بے شرط عشق

اقصیٰ ملک

اے کاش کے ایسا ہو جائے
جسے چاہا تم نے ہر لمحہ
جسے سوچا تم نے ہر لمحہ
وہ شخص تمہارا ہو جائے

تم جس سے محبت کرتے ہو

جسے دیکھ کر جیتے مرتے ہو

جسے کھو دینے سے ڈرتے ہو

وہ شخص تمہارا ہو جائے

وہ جس کی یادوں میں کھو کر

تم وقت گزارا کرتے ہو

وہ جسکی باتوں میں کھو کر

خود سے بھی کنارہ کرتے ہو

ان تنہا تنہا راتوں میں

تم جسکو پکارا کرتے ہو
وہ شخص تمہارا ہو جائے
اے کاش کے ایسا ہو جائے

••••••••••••••••

گھپ اندھیرا روشن دان سے آتی وہ تھوڑی سی روشنی یوں تو کمرے میں ضرورت کا ہر سامان موجود تھا مگر پھر بھی اسے اس کمرے کو دیکھ کر ہتک سی محسوس ہو رہی تھی اسکی نظریں ان لڑھکتے پیروں پر تھی جو

مسلسل کانپ رہے تھے اور اسکے کانوں میں وہ چیخ

۔۔۔جو درد سے بھری تھی اس چھ سالہ بچے کے

کانوں میں گونج رہی تھی وہ بھاگ جانا چاہتا تھا مگر

بھاگ نہیں پا رہا تھا وہ دیکھ رہا تھا اسکی مدد کرنا چاہتا تھا

مگر کر نہیں پا رہا تھا اسکا ڈر اسکے قدم آگے بڑھنے سے

روکے ہوئے تھا اسکی آنکھوں سے مسلسل پانی رواں

تھا کون تھا وہ جس سے محبت بھی تھی اور ڈر بھی

۔۔۔۔۔

یہ کیا تھا اسکا جسم ایک دم سے جکڑا کیوں گیا تھا جیسے
کسی نے مضبوطی سے اسکے ہاتھ پیر پکڑ لیے ہوں وہ
چھڑا رہا تھا مگر مقابل بہت طاقت ور تھا اس نے چیخنے
کی کوشش کی تھی مگر منہ بھی بند کر دیا گیا تھا
اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکی سانسیں روکنے
لگی تھی دم گھٹ رہا تھا اس سے پہلے کے سانس اسکے
جسم سے نکل جاتی اسکی آنکھیں کھل گئی

چہرے پر پسینے کے قطرے چمکنے لگے تھے وہ مسلسل
چھت کو گھور رہا تھا تیز سانسیں آہستہ آہستہ تھم رہی
تھی وہ ایک دم سیدھا ہو بیٹھا تھا

کیا ہوا تھا اسے اور کیوں۔۔۔ سوچ کر آنکھوں میں
خون اتر آیا تھا بالوں میں انگلی پھنسائے وہ کافی دیر بیٹھا
رہا پھر اٹھ کر کھڑکی میں جا کر کھڑا ہو گیا جہاں سے
آسمان صاف نظر آ رہا تھا آسمان کو دیکھتے ہوئے اسکی
آنکھوں میں ایک شکایت تھی جو شاید آج کی نہیں یہ

اسکے ساتھ پچھلے کئ سالوں سے ہو رہا تھا ایسے ہی

راتوں کی نیندیں خراب ہوتی تھی وہ درد بھری آواز

اسکا پیچھا نہیں چھوڑ رہی تھی

ایسے ہی کھڑے کھڑے دور مسجد سے اذان کی آواز

سنائی دی

اَللّٰہُ اَکبَر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اَللّٰہُ اَکبَر

اَللّٰہُ اَکبَر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اَللّٰہُ اَکبَر

اللّٰہ سب سے بڑا ہے۔۔۔۔اللّٰہ سب سے بڑا ہے

کیا واقعی؟اس نے دل سے پوچھا

ہاں وہ بڑا ہے۔۔بے شک بڑا ہے دل سے آئی آواز کو

اس نے چپ کروادیا شاید وہ خود غور نہیں کرنا چاہتا تھا

واپس جاکر بیڈ پر لیٹ گیا ساری رات خراب ہونے

کے بعد اسے اب نیند آنے لگی تھی وہ جلد ہی نیند کی

حسین وادیوں میں گم ہو گیا

••••••••••••••••••••••••••••••

آپ مجھے جاب کی پرمیشن کیوں نہیں دیتے میں بھی

جاب کروں گی تو فائدہ ہی ہو گا نا! اسے کھانا دیتے

ہوئے منہ بنا کر بولی

بیگم مجھے نہیں اچھا لگتا آپ باہر جائیں لوگ دیکھیں

آپکو۔اس نے اسکے رخسار پر ہاتھ رکھ کر پیار سے کہا

۔۔۔۔

یہ عجیب رٹ لگائی ہوئی ہے آپ نے مجھے کوئی نا دیکھے

ایسے کہاں ہوتا ہے جان میں واحد خوبصورت عورت

تھوڑی نہ ہوں دنیا میں مجھ سے بھی پیاری پیاری ہیں

مجھے ہی نہ لوگ دیکھیں !۔۔۔۔ منہ سیکڑ کر بولی

میری جان کے ٹوٹے میرے لئے آپ ہیں صرف

خوبصورت باقی جائیں بھاڑ میں ۔۔۔۔اسکے اس قدر

پیار پر وہ اور چڑھ گئی

یہ تو بہانہ ہے سراسر آپکا مجھے اجازت نہ دینے کا

۔۔۔منہ پھیر لیا

اچھا آپ ناراض نہیں ہوں آپ جس چیز میں خوش
میں بھی اسی میں ۔۔۔ماحہ کا چہرہ یک دم کھل اٹھا تھا
مگر ارحم کے لیکن پر پھر سے بجھ گیا
لیکن بیگم اگر آپ جاب کریں گے تو عینی کو کون
سنبھالے گا وہ تو ابھی بہت چھوٹی ہے۔۔۔ارحم کو عینی
سے بہت پیار تھا اپنی بیٹی میں جان بستی تھی اسکی تب
ہی فکر مند ہوا

اسکی ٹینشن نہ لیں آپ اسے ہم اسکول میں ڈال دیں

گے ویسے بھی چار سال کی ہونے والی ہے

۔۔۔ جھٹ سے بات بنالی

اسکول میں ، بیگم دماغ ٹھیک ہے اتنی چھوٹی سی ہے اور

اسکول میں ۔۔۔۔ اچھا خاصا اسکا منہ خراب ہوا

میں بھی اتنی ہی عمر میں گئی تھی اسکول کچھ نہیں ہوا تھا

وہ بھی چلی جائے گی ۔۔۔ آگے بھی ماحہ تھی باتیں

بنانے میں ایکسپرٹ !!!

وہ آپ تھے یہ میری بیٹی ہے! کہہ کر رکا نہیں اللّٰہ

حافظ کہتا نکل گیا اسکی آنکھیں بھی نہیں دیکھی جہاں

اب نمکین پانی جمع تھا

ماحہ ایک نہایت خوبصورت لڑکی تھی

گھنے گھنے پوری قمر تک بال گورا سورج کی طرح چمکتا

رنگ، پر کشش آنکھیں تیکھا سا ناک گلابی گلابی

ہونٹ اسکے ہونٹ اس قدر پیارے تھے جو بھی دیکھتا

انکا اسیر ہو جاتا شاید ارحم بھی انہی پر فدا ہوا تھا بارہا

اسکی خوبصورتی کافی حد تک خطرناک تھی اس لیے

ارحم اسے باہر جانے سے منع کرتا تھا وہ چاہتا تھا اسے صرف وہ دیکھے اور یہی بات ماحہ کا پارہ ہائی کر دیتی تھی

•••••••••••••••••••••••••••••

دو گھنٹے سے وہ زمین کو تکے جا رہا تھا نہ اسکی پلکیں جھپکی تھی نا ہی اسکے جسم میں کوئی جمبش ہوئی تھی ایسے ہی گھنٹوں تک بیٹھ کر زمین کو تکنا اسکی پرانی عادت تھی

پٹ سے کمرے کا دروازہ کھلا تھا اور وہ غصے میں پھنکار

تے ہوئے اندر داخل ہوئے تھے انہیں ایسے دیکھ کر وہ

سیدھا کھڑا ہو گیا

کیا مسلہ ہے تمہارے ساتھ۔ لہجہ غصیلا تھا

اب کیا ہوا ہے۔ اسکا سفاک لہجہ انکا غصّہ مزید بڑھا

گیا

یوں تمہارا کمرے میں ہر وقت بند رہنا کیا سمجھوں

اسے میں؟

کیوں اس طرح رہنے میں کوئی مسلہ؟

ہاں ہے۔۔۔۔ میں چاہتا ہوں تم کچھ کرو لائف

میں باقیوں کی طرح میری بھی خواہش ہے کہ میرا بیٹا

میرا بازو بنے اور جہاں تک میرا خیال ہے تو میری

خواہش فضول نہیں ہے، لہجہ دھیما ہوتے ہوتے پھر

سخت ہو گیا

اوکے کرتا ہوں کچھ، ہمیشہ کی طرح وہی خشک لہجہ

۔۔۔

مہربانی بھی ہو گی تمہاری، کہہ کر رکے نہیں تھے

وہ بھی ایک لمبی سانس ہوا کے سپرد کر کے بیڈ پر ڈھے سا گیا

•••••••••••••••••••••••••••••

آج وہ بہت دل سے تیار ہوئی تھی آنکھوں میں کاجل ہونٹوں پر ہلکی سی لپسٹک پوری قمر پر بکھرے بال ریڈ کلر کا شفون کا سوٹ پہنے جس پر گولڈن نغوں کے ساتھ بڑے نفوس انداز میں کام کیا ہوا تھا ہلکی گندمی

رنگت میں بھی وہ دل کو لبھا جانے کی حد تک پیاری
لگ رہی تھی

خود کو ایک بار شیشے میں دیکھا جیسے خود کو اچھی لگ رہی
ہوں کاش انکو بھی لگوں! دل سے آواز آئی وہ مسکرائی
تھی مگر اسکی مسکراہٹ کچھ لمحے کی تھی کچھ سوچ کر
مسکراہٹ غائب ہو گئی۔

یہ کیا کلر پہنا ہے تم نے، وہ غصے میں بولا تھا

آ۔۔آ۔۔آپ کو اچھ ۔۔۔اچھ ۔۔۔اچھا۔۔۔ نہیں لگا، ہڑبڑاہٹ کے مارے اسکے منہ سے لفظ نہیں نکل رہے تھے

اچھا۔۔۔۔۔۔ ہنہ ،اسکی نقل اتاری

اچھا لگنے والی بات کیا ہے تم میں اور نہ شکل ایسی کے تم پر کچھ اچھا لگے سمجھی اس لیے یہ فضول کے ڈرامے بند کرو تمھیں دیکھنے کے علاوہ مجھے اور بھی بہت کام ہیں اس لیے بہتر ہو گا کے تم یہ ڈرامے بازی کر کے اپنا اور میرا وقت زائع نہ کرو،،،،،"آنکھوں سے پانی

رواں ہو گیا تھا لفظ تھے یا تیر سیدھا دل پر لگ رہے تھے

سراہے جانے کی خواہش کس عورت کی نہیں ہوتی عورت تو تعریف کی بھوکی ہوتی ہے اور خاص طور پر اپنے شوہر سے لیکن اسکی قسمت شاید باقیوں جیسی نہیں تھی لیکن محبت سب سے الگ جسکی وجہ سے وہ اسکی کڑوی باتیں بھی سن لیتی تھی

خیر کوشش انسان کو کرتے رہنی چاہئے ایک نہ ایک دن وہ رنگ ضرور لاتی ہے اسی امید پر وہ پھر سے آج

تیار ہوئی تھی مگر وہ بھول گئی تھی ہر ایک کی قسمت میں یہ بدلاؤ نہیں ہوتا

••••••••••••••••••••••••••••••••

آج پہلا دن ہے تمہارا عظیم چھوڑنے جائے گا تمہیں یونی۔ڈائننگ ٹیبل پر بریکفاسٹ کرتے ہوئے مصروف انداز میں بولے

بریڈ کا ٹکڑا امنہ میں جاتے جاتے رکا نظر اٹھا کر سامنے

بیٹھے شخص کو دیکھا جو پوری طرح سے اسکو اکسا رہا تھا

کے وہ کچھ بولے مگر آگے بھی وہ تھا ڈھیٹ پن تو کوٹ

کوٹ کر بھرا تھا خاموشی سے بریکفاسٹ کرنے لگا

تم نے سنا میں نے کیا کہا،، وہ پھر گویا ہوئے

جی کان کھلے ہیں میرے،،، وہی ڈھیٹ پنا جو بے پناہ

تھا

گڈ اور اگر چاہو تو یہ روز تمھیں پک اینڈ ڈراپ کر

دے گا ورنہ تم جا کر اپنے لیے کوئی گاڑی پسند کر لینا

میں چاہتا ہوں تم جلد از جلد یہاں کے ماحول میں ڈھل جاؤ،

جی کوشش کروں گا،، کہتے ہوئے بریکفاسٹ جاری رکھا ویسے تمہیں باہر جانا چاہیئے تاکہ نیو فرینڈز بنیں کزنس میں بیٹھو تم انجوائے کرو لائف کو۔ عالہ کے اس قدر میٹھے لہجے پر اسکا خون کھول اٹھا تھا

یہ آپکو بتانے کی ضرورت نہیں مجھے کیا کرنا کیا نہیں بہتر ہو گا کے آپ خود پر اور اپنے نامدار شوہر پر فوکس کریں مسسز شاہ ویز۔ لہجہ دھیما مگر سپاٹ تھا

یہ کیا طریقہ ہے اپنی ماں سے بات کرنے کا؟۔۔۔!

باپ کی آواز پر نظریں نیچی کر گیا سارا غصہ چمچ پر زور دے کر نکالنے لگا

چھوڑیں آپ کیوں ڈانٹ رہیں ہیں بچہ ہے سمجھ جائے گا....

سوری۔اس نے جھٹ سوری کہہ کر بات ختم کر دی

کوئی بات نہیں تم۔۔۔۔۔عالیہ آگے کچھ کہنے ہی لگی تھی کے وہ بیچ میں بول پڑا

سوری بابا۔۔۔۔۔! یعنی وہ دکھا رہا تھا کہ سوری

اپکے لیے ہے نا کہ اس عورت کے لیے

عالہ وہی چپ ہو گئی

••••••••••••••••••••••••••••••

وہ کافی لیٹ نائٹ گھر آیا تھا تھکاوٹ اسکے منہ سے

صاف عیاں ہو رہی تھی آتے ہی اس نے بیگ بیڈ پر

رکھا اور شو نکال کر سائیڈ پر سلیقے سے رکھ دیے وہ اپنی

بیگم کے غصے سے اچھی طرح واقف تھا گیلا تولیہ اگر وہ

کبھی غلطی سے بیڈ پر ڈال دیتا تو وہ پورا گھر سر پر اٹھا لیتی

شور کر کے اور منہ بنا لیتی جو اسے کسی طور بھی گوارہ نہ

تھا

بیگم ارے اووو۔۔۔۔۔۔ بیگم ،"پیار بھری آواز

مگر کوئی جواب نہ آیا پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں وہ منہ بنا کر

بیڈ کے کنارے پر بیٹھی تھی

کلا بازی کھا کر وہ اس تک آیا اس نے دوسری طرف

منہ پھیر لیا

آئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔کتنے پیارے ہیں نہ آپ کبھی

کبھی میرا صدقے جانے کا دل کرتا ہے "شوخی انداز

میں بولا لیکن آگے بھی تھی جھٹ اپنی طرف آتا اسکا

ہاتھ روک دیا

بیگم اب یہ تو ظلم ہے یار ہاتھ بھی نہیں لگانے دیں

گے اب۔وہ سچ میں مایوس ہوا تھا چہرہ بجھ سا گیا

مجھے نہیں کرنی بات آپ سے۔سفاک لہجے میں

بولی

ہیں۔۔۔یہ کیا بات ہوئی بھلا آپ ایسے ناراض

رہیں گے تو کیسے چلے گا۔

جیسے چلتا آرہا ہے ویسے ہی۔

نہیں یہ بات آپ اچھے سے جانتے میں سب

برداشت کر سکتا ہوں مگر اپکی ناراضگی نہیں ہر گز بھی

نہیں اچھا ٹھیک ہے آپ کر لیں جاب اپنی بیٹی کو میں

خود سمبھال لوں گا۔اٹھے دل سے اجازت دے دی

یہ سچ تھا کہ وہ ماحہ سے بے پناہ پیار کرتا تھا اسکی ناراضگی

سے جان جاتی تھی اسکی

اجازت ملتے ہی اسکا چہرہ چمک اٹھا تھا

تھینک یو جان۔۔ تھینک یو تھینک یو سو

مچ۔خوشی سے اچھل پڑی تھی وہ۔۔۔۔۔۔۔

اسے ایسے خوش دیکھ کر اسکے دل کو بھی سکون سا آگیا

تھا مگر اسکے دل میں جو ڈر تھا ماحہ کے متعلق وہ دل میں

گڑھ سا گیا تھا وہ چاہ کر بھی اس ڈر کو نکال نہیں پا رہا تھا

یہ نہیں تھا کہ اسکو ماحہ پر یقین نہیں تھا وہ خود سے بھی

زیادہ اس پر یقین کرتا تھا مگر دنیا پر نہیں تھا ٹکا بھی

نہیں

وہ اسکے سینے پر سر رکھے لیٹ گئی اپنی انگلی کو اسکی شرٹ کے بٹن کے گرد گول گول گھما رہی تھی

جان۔ پیار سے بلایا

جی میری جان۔ اور ارحم کا یہ پیار بھرا جواب اسکا دل باغ باغ کر جاتا تھا

آپ میری ہر ضد کو کیوں پورا کرتے ہیں!

کیوں کہ مجھے آپ سے محبت ہے۔۔۔!

کیا مجھے نہیں ہے؟

آپکو بھی ہے!

پھر میں اپکی باتیں کیوں نہیں مانتی؟

کیونکہ آپکو یقین ہے کہ اسکے بعد بھی میری محبت
میں فرق نہیں آئے گا آپکو یقین ہے کے میں اپکی بات
نہیں جھٹلاؤں گا آپکو محبت ہے تب ہی تو اتنا یقین
ہے اور جہاں یقین ہو وہاں لاڈ اٹھوائے جاتے ہیں!

ماحہ اسکا منہ تکنے لگی کیا تھا وہ بندہ کبھی شکایت نہیں
کرتا تھا ہر حال میں خوش رہتا تھا کیا واقعی یہ ہوتی محبت
۔ محبوب کی رضا میں رضامند رہنا ہاں! یہ ہوتی محبت
اپنا دل مار کر رہنا اسے دیکھ دیکھ کر ہی جینا سچی محبت

کرنے والے آج بہت کم ہیں جسکے پاس سچی محبت وہ

مال و دولت والے سے بھی زیادہ امیر اور ماحہ بہت

امیر تھی

ارحم ایک معمولی سی کلرک کی جاب کرتا تھا اسی ہزار

تنخواہ میں وہ اپنے بیوی اور بیٹی کے ساتھ شکر بسر والی

زندگی گزار رہا تھا ماحہ نے بھی کبھی کسی چیز کی شکایت

نہیں کی تھی مگر اب پتا نہی کہاں سے اسکو جاب کا

بھوت سوار ہو گیا تھا

••••••••••••••••••••••••••••••••••

•••

اسکی بلیک مر سیٹیز یونی کے مین گیٹ سے اندر داخل ہوئی تھی دس منٹ میں وہ اپنے ڈیپارٹمنٹ تک پہنچا گاڑی ڈیپارٹمنٹ کے آگے رکی اس نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی مگر وہ لاک تھا اس نے مینیجر کو

سوالیہ نظروں سے دیکھا جیسے پوچھ رہا ہو "یہ کھل کیوں نہیں رہا

سر ایک منٹ۔ مینیجر کہہ کر جلدی سے باہر آیا اور اسکی طرف کا دروازہ کھولا

عماد غصیلی نظروں سے اسے دیکھنے لگا اسے یہ دکھاوا ہرگز پسند نہیں تھا

اسکا پہلا پیر زمین پر رکھا سب اسی کی طرف دیکھ رہے تھے وائٹ پینٹ ڈارک بلیو بٹن والی شرٹ پہنے گاڑی سے اترتے وہ کسی ہیرو سے کم نہیں لگ رہا تھا

اگر کچھ کمی تھی تو آنکھوں پر لگے بلیک گلاسز نے کسر پوری کر دی تھی اسے دیکھ کر ہر لڑکی کے منہ سے واؤ نکلی تھی وہ واقعی بہت پیارا تھا گورا رنگ تیکھا ناک گلابی ہونٹ بالوں پر جیل لگائے اور سورج کی طرح چمکتی دمکتی رنگت

پیچھے مڑا تو مینیجر کو ایسے کھڑے دیکھ کر اسکا منہ بنا کھڑے کیوں ہو جاؤ اب۔ سپاٹ لہجہ تھا

اللّٰہ حافظ سر۔ کہہ کر عظیم گاڑی لے گیا

وہ یہاں وہاں دیکھ رہا تھا یقیناً اسے رستہ سمجھ نہیں آ رہا

تھا تب ہی ایک حسینہ اپنی ہیل کی ٹک ٹک بجاتی اس

تک آئی تھی بلیک فٹ پینٹ کھلی وائٹ شرٹ جسکے

اوپر کے دو بٹن کھلے اسکا کچھ جسم نمایا کر رہے تھے

گھنگریالی بال کیری آنکھیں ہونٹوں پر ڈارک ریڈ

لیپ سٹک پلس قاتلانہ مسکراہٹ۔۔۔۔!

اسے دیکھ کر اس نے ایک آئبرو اچکائی لڑکیوں سے

اسے کچھ خاص رغبت نہیں تھی

ہیلو۔۔۔۔ہینڈ سم۔!

ہینڈ سم لفظ پر عماد نے اپنے ارد گرد دیکھا جیسے اس نے کسی اور کو کہا ہو جب کوئی نا نظر آیا تو خود مخاطب ہوا

می؟اس نے خود کی طرف انگلی کی

یس یو مائے بوائے۔۔۔۔۔

می عماد۔۔۔عماد شاہ!

نائس اینڈ می عالیہ۔۔۔عالیہ بہروز!

نائس ٹو میٹ یو مس عالیہ!

می ٹو!

عماد بات ختم کر ہی چکا تھا تقریباً مگر شاید عالیہ اور کرنا چاہتی تھی بٹ اس سے پہلے وہ آگے بڑھ چکا تھا

تم یہاں کیا کر رہی ہو۔ پاس آتے ہی ٹینا بولی

اسے دیکھ رہی ہوں۔ اس نے عماد کی جانب اشارہ کیا جو کسی سے بات کر رہا تھا

اووووو۔۔۔۔۔ آئی سی۔ ! اسکے اس طرح کہنے پر عالیہ اسکی طرف مڑی

کیا دیکھ رہی ہو بھائی ہے تمہارا تھوڑا خیال سے۔ باتوں میں وہ کچھ اور ظاہر کرنا چاہ رہی تھی جیسے ٹینا جھٹ سمجھ گئی تھی

•••••••••••••••••••••••••••••••

•••

بیڈ پر پڑے پڑے اسکا جسم دکھنے لگا تھا کروٹ بھی نہیں لے سکتی تھی بس چوبیس گھنٹے چھت کو گھورتی رہتی کھانے کے وقت ملازمہ آتی اور کھانا کھلا کر

واپس چلی جاتی اسکے علاوہ باقی سب جیسے بھول گئے

تھے کوئی خیر خبر لینے نہیں آتا تھا اور یہی بات ہر بار

اسکی آنکھوں کو نم کر دیتی تھی کیوں تھی اسکی قسمت

ایسی کیوں۔۔۔۔۔۔یہ بات وہ چیخ چیخ کر کہنا چاہتی

تھی مگر کہہ نہیں پاتی تھی

یوں ہی لیٹے لیٹے وہ اپنے ماضی میں کھو سی گئی کچھ

باتیں یاد آنے لگی

جب وہ صحن میں ککر کے نیچے تخت پر بیٹھی تھی پاس

ہی اماں بیگن کی سبزی بنا رہی تھی

اماں۔ نسوانی آواز آئی

ہاں۔۔۔۔۔۔

یہ بیگن کیوں بنا رہی ہے۔ منہ بنا کر بولی

کیوں تجھے تو پسند ہیں ناں۔۔۔۔۔۔۔۔۔! اماں نے

پیار سے جواب دیا

پسند تھے۔۔۔! تھے لفظ پر زور دے کر بولی

کیوں اب کیا ہو گیا اب کیوں نہیں ہیں؟

انکا رنگ دیکھ کتنے کالے ہیں

اسکی بات پر اماں نے ایک نظر سامنے بیٹھی اس سانولی سی لڑکی کو دیکھا

رنگ کالا ہے تو؟

تو مطلب یہ اچھے نہیں ہیں۔ بھولا پن تو انتہا کا تھا اس میں

دھت۔۔۔۔رنگ کالا ہے تو کیا اچھے نہیں ہیں پاگل۔اماں نے جھڑکا

ہاں اماں اسی وجہ سے اچھے نہیں ہیں

میری سوہنی دھی۔۔۔۔۔رنگ کو کیوں دیکھ رہی ہے۔اماں کی بات پر منہ بگڑا

اماں ہر کوئی ذائقہ تو نہیں دیکھتا ناں سب رنگ دیکھتے اور آج گورے رنگ والے زیادہ اچھے ہیں

کیا ہوا ہے بتا کسی نے کچھ کہا ہے؟ضرور اس روزی نے آگ لگائی ہو گی۔۔۔۔۔۔"

اماں آج محبت کتنی سستی ہو گئی ہے ناں لوگوں نے محبت کو حسن کے پلڑے میں تولنا شروع کر دیا ہے حالانکہ وہ محبت نہیں ہوتی صرف ہوس ہوتی ہے یہ دنیا حسین لوگوں کی ہے اماں مجھ جیسے بدصورت لوگوں کے لیے تو آزمائش کے سوا کچھ بھی نہیں ہے ہم جیسے حسن والوں کی محبت کو ترس جاتے لیکن ہمیں انکی محبت کا "م" بھی نہیں ملتا ایسا کیوں ہے اماں بولتے بولتے آنکھیں نم ہو گئی ۔

ایسا تجھے لگتا ہے آنے کو تو دل گدھی پر بھی آجائے تو پری کیا چیز ہے اور ضروری نہیں محبت خوبصورت لوگوں سے ہو۔۔۔۔۔۔"

پھر بھی اماں مجھے نا کبھی کبھی لگتا ہے وہ رب کسی کسی کے ساتھ ناانصافی کر دیتا ہے کسی کو اتنا نواز دیتا ہے تو کسی کسی کو آزمائشوں میں گھیر دیتا ہے ساری زندگی

اسکی انہی آزمائشوں میں گزر جاتی۔۔۔" کھوئے ہوئے انداز میں بولی

میری سوہنی دھی۔۔۔وہ سوہنا رب آزمائشوں سے گزار کر ہی تو بندے کو اپنے تک لاتا ہے۔ پیار سے اسکے رخسار پر ہاتھ رکھ کر کہا

اماں بندے تو اسکے سارے ہی ہیں ناں بنایا تو اس نے سب کو ہی ہے تو کیوں آدھوں کو آزماتا۔ اسکی اس بات کا جواب نصیبو کے پاس بھی نہیں تھا

اللہ تو ہمیں سب کچھ آسانی سے دے سکتا ہے ناں پھر وہ توڑتا کیوں ہے ہمیں؟

کیونکہ ہم جب تک ٹوٹتے نہیں ہیں اللہ سے جڑتے نہیں ہیں۔۔۔۔۔!

وہ ہمیں اپنے راستے میں لانے کے لیے دنیا کے
راستوں سے گزارتا ہے وہ آزمائش اس لیے نہیں لاتا
کے وہ ہم سے مقابلہ کر کے ہمیں ہرانا چاہتا ہے بلکہ وہ
آزمائش اس لیے لاتا ہے کہ ہم سمجھ سکیں کہ یہاں تو
مقابلہ بنتا ہی نہیں وہ عطا کرنے سے پہلے ایسی
محرومیاں لاتا ہے جو ہمیں اسکے قریب رکھتی ہیں پھر
جب کہانی بے بسی کے مقام پر آکر کھڑی ہو جاتی ہے
پھر وہ ہمیں معجزوں کا راستہ دکھاتا ہے صبر سے تڑپنے

کا منظر بس اللہ کے کن کہنے سے پہلے تک کا ہی ہوتا ہے

اور پھر اختتام پر وہ ہماری کھوئی ہوئی چیز واپس اسکی

جگہ پر رکھ دیتا ہے وہ اتنا رحیم ہے کہ ایسی دیری تو لاتا

ہی نہیں جسکے بعد ہمارے لیے قبولیت نا ہو اب زیادہ

گہرائی میں نا جا بھٹک جائے گی اس رب کی کرامات

کوئی نہیں جان سکتا اس نے بندے کو بنایا ضرور ہے

پیار بھی کرتا ہے اسی لیے اس نے جنّت جہنم بنائی اور

بتایا بھی کے کس میں کیسے جایا جا سکتا ہے اب یہ

بندے پر ہے وہ اپنے سے پیار کرتا اور جنّت میں لے

کر جاتا یا خود کو برے کاموں میں پھنسا کر جہنم میں دھکیلتا ہے۔ کہہ کر نصیبو پھر سے اپنے کام پر لگ گئی

اما۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ں، وہ رو پڑی تھی بلا رہی تھی اماں کو مگر گزرے لوگ کہاں آتے ہیں واپس نا لوگ ناوقت انسان تو پل بھر میں ماضی ہو جاتا ہے مگر یہ بات کوئی کوئی جانتا

••••••••••••••••••••••••••••••••••

•

تم نے اتنی جلدی نوٹس بنا لیے۔فری حیرانی سے
قرآت کا کامنہ تک رہی تھی

تو اس میں حیران ہونے والی کیا بات ہے۔اسکے منہ کا
زاویہ بگڑا تھا

یار تھوڑا اچل کرو یونی لائف بار بار نہیں ملتی تم نے تو اپنے ارد گرد ایک حالہ بنالیا ہے جس میں بس تم اور تمہاری اسٹڈی نو بڈی ایلس را۔۔۔۔۔۔۔۔۔ئٹ ؟

نو تم کسی کو بھول رہی ہو، انکا سوچتے ہی قرآت کے
چہرے پر سمائل آگئی تھی

ہاں بھئی وہ بھی ویسے انکی طبعیت کیسی ہے اب ؟

الحمدللّٰہ اب بلکل ٹھیک ہیں۔۔۔۔ باتیں ختم کرو کلاس کا ٹائم ہو گیا چلو، قرآت نے نوٹس سمیٹے اور بینا فری کا منہ دیکھے جہاں کلاس کے نام سے ہی منہ پر بارہ بجے تھے اٹھ گئی

تمہیں پتا ہے سر صدام ریزائن دے چکے، کلاس میں آتے ہی اسکے سر پر بم پھوٹا تھا

کیوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں نے اتنی مشکل سے انکے سبجیکٹ کے نوٹس بنائے اور انہوں نے دیکھے بھی نہیں، اسکا چہرہ بجھ سا گیا تھا

دکھ تمہیں صرف نوٹس کا ہے؟

پاگل لڑکی وہ سر بھی تو کتنے اچھے تھے اب پتہ نہیں کیسے ٹیچر آئیں نیو۔۔۔۔

لیٹ سی، باتوں کے دوران کلاس روم کا دروازہ کھلا تھا اندر آنے والی شخصیت کو دیکھ کر سب کے منہ کھلے رہ گئے تھے ہر کوئی حیرانی سے اسکو تک رہا تھا

اوہ مائے گاڈ۔۔۔۔۔۔۔ یہ ہماری کلاس میں پڑھے گا مجھے تو بیلیو ہی نہیں ہو رہا۔۔۔۔۔۔" عالیہ للچائی نظروں سے دیکھ کر بولی

کلاس کی سبھی لڑکیوں کی آنکھیں چمک اٹھی تھی ہر کوئی اسکو تک رہا تھا اسکی شاہکار جسامت سب کی نظروں کا نشانہ بنی ہوئی تھی ہینڈسم لڑکے اور بھی تھے یونی میں مگر اس میں الگ بات تھی لڑکیاں تو لڑکیاں لڑکے بھی اسکی پرسنالٹی کے فین ہو رہے تھے

وہ یہاں وہاں دیکھ رہا تھا ہر طرف لڑکے لڑکیاں اکٹھے بیٹھے تھے لیکن اسے سب سے الگ بیٹھنا تھا آخر اسے سیٹ نظر آگئی تھی اور وہ تھی بھی سب سے پیچھے وہ وہاں جا کر بیٹھ گیا تھوڑی دیر بعد سر کلاس میں آ گئے تھے

کلاس ختم ہونے کے بعد یونی دیکھنے کی غرض سے وہ کلاس روم سے باہر آیا ہر طرف سٹوڈنٹس ہی نظر آ رہے تھے پھر اسے لائبریری کا خیال آیا مگر کہاں تھی

یہ نہیں پتا تھا یہاں وہاں دیکھا سامنے ایک لڑکی نظر آئی جو بیٹھی بک پڑھنے میں مگن تھی اسے وہی ایک ٹھیک لگی تھی ورنہ باقی تو اسے تاڑنے سے ہی باز نہیں آرہی تھیں۔۔"

ایکسیوزمی مس۔۔۔"

ھمم۔۔۔"کتاب میں سر گھسائے جواب دیا

کیا آپ بتا سکتی ہیں لائبریری کس طرف ہے ایکچولی میں یہاں نیو ہوں سو۔۔۔۔۔ کین یو گائیڈ می پلیز ۔۔"

آگے سے دائیں طرف پھر بائیں طرف پھر۔۔۔"وہ جلدی جلدی بتا رہی تھی کہ عماد بیچ میں بول پڑا

ویٹ۔۔۔۔ ویٹ ویٹ۔۔۔۔۔ کیا آپ آرام سے سے بتا سکتی ہیں اتنی جلدی نہیں ہے مجھے۔۔"

تو آپ کسی اور سے پوچھ لیں کیونکہ میرے پاس اتنا

فالتو ٹائم نہیں کہ آپکو پتا سمجھانے بیٹھ جاؤں

۔۔۔"قرآت نے دوٹوک لہجے میں کہا

ایکسیوزمی۔۔۔میں بھی یہاں کسی بار کلب کا رستہ

نہیں پوچھ رہا ہوں۔۔،بتانا ہے بتاؤ ورنہ بھاڑ میں

جاؤ۔۔۔"آئی بڑی کہہ کر عماد جانے لگا تھا کہ واپس

مڑا۔۔۔۔"

اور ہاں ساتھ میں اپنا یہ دو کوڑی کا ایٹیٹیوڈ بھی لے جانا۔۔۔" اسکی بات پر قرآت نے سر اٹھایا اس بلا جواز کے بھڑک جانے والے شخص کو دیکھنے کے لیے مگر وہ پیٹھ موڑ چکا تھا جس سے وہ اسکا چہرہ دیکھتی

••••••••••••••••••••••••

یار بیگم جلدی سے لا دیں ناشتہ میں لیٹ ہو رہا ہوں، ہاتھ پر بندھی گھڑی کی سوئی پر نظریں ٹیکائے وہ ایک

ایک سیکنڈ دیکھ رہا تھا تب ہی سامنے نظر اٹھی تھی

جہاں وہ سرخ ریشمی آنچل لہرائے چوڑیوں سے

بھرے ہاتھوں میں ناشتے کی ٹرے لا رہی تھی ارحم کی

نظریں اس سے ہٹ نہیں رہی تھی وہ نیچے سے اوپر

غور سے اسے دیکھ رہا تھا ہوش میں تب آیا جب اس

نے اپنا ہاتھ اسکی نظروں کے سامنے لہرایا

اب نہیں ہو رہی دیر۔۔۔۔۔۔۔۔ "

نہیں! کہتے ہوئے وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا اور کمر پر ہاتھ رکھے اسے خود کے قریب کیا

اے۔۔۔ایس۔۔۔ایسے کیا دیکھ رہیں ہیں، اسکے مسلسل دیکھنے پر وہ جھینپ سی گئی تھی

دیکھ رہا ہوں اس خدا نے کتنی فرصت میں بنایا ہے میری بیگم کو، بولتے ہوئے وہ اسکی آگے آئی زلفوں کو پیچھے کر رہا تھا

آپ اتنے پیارے کیوں ہیں ؟ وہ اس سے آتی کلون کی خوشبو میں کھو سا گیا تھا

"آپکے دیکھنے کا نظریہ خوبصورت ہے۔۔۔۔

"نہیں آپ واقعی پیارے ہیں۔۔۔۔

تو آپکو پیار کیا میری خوبصورتی سے ہے ؟

ہاں۔۔۔۔۔" مگر، اسکے مگر پر ماحہ نے جھکی نظر اٹھائی

مگر............؟ سوالیہ پوچھا

آپکے ظاہری حسن سے زیادہ آپکے باطن سے محبت ہے آپکے کردار سے محبت ہے اس سے آتی حیا کی خوشبو سے محبت ہے آپکے صاف دل سے محبت ہے اور۔۔۔۔۔" وہ بولتے ہوئے اور قریب ہوتا اسکی سانس روک رہا تھا

اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟ اسکی سانسیں تیز ہو رہی تھی

ارحم کی گرم سانسیں اسے اب اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھی

اور۔۔۔"اب وہ اسے بے حد قریب سے محسوس کر رہا تھا تب ہی ماحہ بول پڑی تھی

مم۔۔ مجھ۔۔۔۔۔مجھے آج آفس جانا ۔۔۔۔۔۔۔"اسکی بات سنتے ہی وہ یکدم پیچھے ہٹا تھا

آفس۔۔۔؟

بتایا تو تھا آپکو میں جاب کرنا چاہتی ہوں۔۔۔"اس نے یاد دہانی کروائی

تو۔۔۔اسکے لیے ابھی سے جانا۔۔۔؟

تو کب جاؤں آج جاؤں گی تب ہی تو ملے گی نا جاب ۔۔۔۔"

کیوں ضروری تو نہیں کے آج ہی جا کر ملے
۔۔۔"ارحم کی بات پر وہ بگڑی

جان آج جاؤں یا کل جانا تو ہے نا مجھے اور آپ کیوں
ایسے کہہ رہے کہیں آپکا ارادہ تو نہیں بدل گیا۔۔۔"

یار ارادہ نہیں بدلا مگر یہ کیا کل ضد کی اور آج جاب پر
بھی جا رہے۔۔۔۔"اسکے دل میں تھا کے وہ اسکی

وقتی ضد ہے مان جائے گی مگر وہ اس طرح تیار ہو کر

اسکے سامنے آئے گی یہ نہیں سوچا تھا

جب آپکا دل ہی نہیں تو کیوں کہا تھا......." وہ مزید

بگڑی

یہ تیرا شہر ہے شہرِ زلیخا جاناں

اور وہ پیغمبر ہے جو دامن بچا لے جائے

کہہ کر ناشتہ کئے بغیر چلا گیا تھا مگر اسکے لفظ گھنٹے تک اسکے کان میں گونج رہے تھے پتا نہیں وہ کیوں ان لفظوں میں کھو سی گئی تھی مگر اسی کے اوپر اسے دوسرا خیال آیا تھا

یہ تم نے کیا ماسیوں والا حال بنا رکھا ہے۔۔۔"منہ میں سیب کا ٹکڑا لیتے ہوئے کہا

یار تمہیں تو پتہ ہے گھر سمبھالنا ہوتا ہے ارحم عینی

دونوں کو مجھے ہی دیکھنا پڑتا ہے ایسے میں خود کے لیے

ٹائم ہی نہیں مل پاتا۔۔۔"وہ کچن کے برتن سمیٹ

رہی تھی اور ساتھ طانیہ کی بات کا جواب بھی

دے رہی تھی

ہائے۔۔۔۔ کیا تھی تم یونی کے دنوں میں کتنے لڑکے

فدا تھے تم پر دوست بھی تھے کیا لائف سٹائل تھا

تمہارا جب سے ارحم سے شادی کی ہے تم تو پوری بدل

گئی ہو لائیک گھریلو ٹائپ عورتوں کی طرح بن گئی ہو

۔۔۔"

کہنا کیا چاہ رہی ہو اب تم۔۔۔" وہ دو گھنٹے سے مسلسل ایک بات سن سن کر اکتا سی گئی تھی

یہی کے ارحم تمہیں قید کر کے رکھ رہا ہے اور تم پاگل بن کر اسے محبت سمجھ رہی ہو وہ ملکیت سمجھتا ہے تمہیں اپنی باندی بنا کر رکھنا چاہتا ہے تمہیں

۔۔۔۔"اسکے چہرے سے دیکھ کر صاف پتہ چل رہا تھا کے طانیہ کی باتیں اسے لگ رہی ہیں اس لیے وہ اور بھڑکانے لگی

ورنہ خود سوچو وہ تمہیں باہر کیوں نہیں جانے دیتا دوستوں سے ملنے کیوں نہیں دیتا کتنے دوست تھے تمہارے لڑکے بھی لڑکیاں بھی کون کون رہا ہے تمہارے پاس سب کو دور کر دیا اس نے تم سے

۔۔۔۔۔"

اسکی باتوں سے وہ الجھنے لگی تھی کہیں نا کہیں اسے وہ سب سچ بھی لگ رہا تھا

دیکھو ماہی (دوستوں کا پیار سے دیا ہوا نام) میرا کام تھا تمہیں آئنہ دکھانا آگے فیصلہ تمہارا ہے تم اب بھی یہ باندی والی زندگی چاہتی ہو یا وہی لائف سٹائل جسکے لیے لوگ ترستے ہیں دوست ہوں تمہاری غلط نہیں چاہوں گی تمہارا۔۔۔۔۔۔اب چلتی ہوں آج ایک

پارٹی میں جانا ہے مجھے یو کنو فرنڈز پارٹیز

۔۔۔۔۔۔۔۔"فرنڈز پارٹیز پر زور دے کر بولی جیسے

کچھ شو کروا رہی ہو اور کیا وہ ماحہ اچھے سے سمجھ گئی

تھی

کتنی ہی دیر تک وہ طانیہ کی باتیں سوچتی رہی تھی

کہہ تو ٹھیک رہی ہے کیا۔۔۔۔۔۔واقع۔۔ارحم نے

"اسکے دل میں یہ خیال پنپنے لگا تھا سوچنے کو وہ یہ بھی

سوچ سکتی تھی کے وہ اسکی محبت ہے جسے وہ چھپا کر

نہیں دنیا کی گندگی سے بچا کر رکھ رہا تھا لیکن جب دل میں بدگمانی آنے لگے تو دوریاں خود بخود انسان کا مقدر بن جاتی ہیں اور یہی انسان کی زندگی تباہ کر دیتی ہیں وہ اپنوں سے تو دور ہوتا ہی ہے ساتھ خود سے بھی ہو جاتا ہے

آج بھی ایسے بیٹھے بیٹھے کافی دیر ہو گئی تھی اس نے ٹھان لی تھی وہ ارحم کی باندی بن کر نہیں جیئے گی اب وہ اس قید کی بیڑیوں سے خود کو آزاد کروانا چاہتی تھی

••••••••••••••••••••••••••••

وہ شام سے بیٹھی پڑھنے پر جتی ہوئی تھی نا کھانے کا ہوش تھا نا پینے کا پڑھائی کے آگے وہ ہر چیز بھول جاتی تھی اور یہ بات رہ رہ کر بیا کا خون جلاتی تھی

پڑھ پڑھ کر کانٹا ہو گئی ہو نا کھانے کا ہوش ہے نا پینے کا سنو لڑکی اتنا پڑھ کر ملک کی صدر نہیں بن جانا تم نے ــــــ لڑکیاں ہوتی ہیں خود کو بنا سنوار کر رکھتی ہیں

اور ایک یہ بی بی ہیں کوئی ہوش ہی نہیں۔۔۔۔اب سن رہی ہو یا نہیں۔۔۔۔۔۔" بیا نے اونچی آواز دے کر اسے بلایا وہ کھانے پر کب سے اسکا ویٹ کر رہی تھی

آ۔۔۔۔ گئی آگئی سوری بیا بہت ضروری اسائمنٹ تیار کرنی تھی۔۔۔۔۔" آتے ہی صفائی دینی شروع کر دی کیوں کہ وہ بیا کے غصّے سے اچھی طرح واقف تھی

قرآت صرف پڑھائی ہی امپورٹنٹ ہے تمہارے لیے میں؟انداز سوالیہ تھا

نہیں۔۔۔۔" جان بوجھ کر بیا نے رونی شکل بنائی

بیا۔۔۔۔۔۔۔یار" وہ اٹھ کر انکے پاس آئی اور پیچھے سے انکو اپنی بازو کے حصار میں لے لیا

امہ۔۔۔۔۔۔۔" ہمیشہ کی طرح گال پر پیار کیا

بس بس اب زیادہ پیار نہیں دکھاؤ۔۔۔" پھر سے ناراض ہونے کی ایکٹنگ کی

جان ہو میری۔۔۔۔" قرآت نے بھی زور سے ہگ کرلیا

بیا آپکو پتا تو ہے میرا آپکے علاوہ کوئی نہیں ہے اس دنیا میں ایک آپ ہی تو ہیں میرا سب کچھ۔۔۔۔"

وہ دونوں ایک چھوٹے سے گھر میں ہنسی خوشی رہ رہی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ کھاتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہی تھی

بیا۔۔۔۔۔۔۔"اسکی نظر نیچے تھی مگر خود پر نظریں وہ بھانپ گئی تھی

ہاں کیا۔۔۔۔۔۔دیکھ رہی ہوں کیسے کھا رہی ہو چڑیا جتنا کھانا ہے تمہارا ٹھیک سے کھاؤ،انداز ڈانٹنے والا تھا

••••••••••••••••••••••••

ہمیشہ کی طرح آج بھی وہ فجر کے وقت سویا تھا چونکہ سنڈے تھا اس لیے سوتا رہا تھا گہری نیند میں ہی تھا کے اسے اپنے سر پر ہاتھ کا لمس محسوس ہوا دھیرے دھیرے آنکھیں آنکھیں کھولی گہری نیند کی وجہ سے پہلے تو سامنے والا چہرہ دھندلا سا دکھائی دیا مگر جیسے ہی پوری آنکھ کھلی وہ یکدم سیدھا ہو بیٹھا تھا ناک کے نتھنے پھول گئے تھے ماتھے پر تیوریاں چڑھ گئی تھی ایک تو

گہری نیند کی وجہ سے آنکھیں لال تھی کچھ مزید سامنے والا چہرہ دیکھ کر ہو گئی تھی

آپ۔۔۔"دانت بھینچ کر کہا

اٹھ جاؤ عادی بارہ بج چکے ہیں۔۔۔"عالہ پیار سے مخاطب ہوئی

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے کمرے میں آنے کی ،اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کچھ کر جائے

تم ایسے ریکٹ کیوں کرتے ہو جیسے میں کوئی غیر ہوں ماں ہوں تمہاری۔۔"

شٹ اپ۔۔۔۔۔۔شٹ۔۔۔۔اپ"اسکے غصّے سے دھاڑنے پر عالہ کے قدم ایک پل کو لڑکھڑائے

ماں لفظ خود پر بول کر اسکی توہین نا ہی کرو تو بہتر ہے سمجھی تم۔۔۔۔"اب چہرہ غصّے سے لال ہو رہا تھا

بس بہت ہو گیا بہت کر لی تمہاری بد تمیزی بر داشت اب اور نہیں میں ماں ہوں تمہاری تم مانو یا نا مانو ـــــ"

مر کر بھی نہیں مانوں گا سمجھی تم ـــــ" انگلی اسکی طرف کر کے دانت بھینچ کر کہا

اور یہ جو ماں بننے والے ڈرامے کرتی ہو نا یہ سارے

اپنے شوہر کے سامنے کیا کرو میرے آگے نہیں

۔۔۔۔اور ایک اہم بات۔۔۔"جاتے جاتے پلٹا

دوبارہ میرے کمرے میں آنے کا سوچنا بھی نا میں کسی

قسم کی گندگی اپنے کمرے میں نہیں چاہتا۔۔۔۔"

تولیہ اٹھایا اور واشروم میں گھس گیا

عالہ جاتے اسکی پیٹھ دیکھتی رہی پھر آنکھوں میں پانی لیے بوجھل قدموں سے واپس پلٹ گئی

•••••••••••••••••••••••••••••

بیگم۔۔۔۔۔۔"ہمیشہ کی طرح گھر آتے ہی اس نے ماحہ کو آواز دی مگر ہمیشہ کی طرح وہ مسکراتی ہوئی نہیں آئی تھی اور یہ بات ارحم فوراً نوٹ کر گیا وہ جانتا تھا اسکا منہ کیوں پھولا ہوا ہے اسی لئے اسکے قریب گیا اور اسے اپنے باہوں کے حصار میں لے لیا

کیا ہوا ہے ہماری بیگم کو۔۔۔۔منہ کیوں پھولا ہوا ہے

بتائیں۔۔۔۔۔۔۔"اسکے لہجے میں وہی ہمیشہ کی طرح

پیار تھا

آپکو تو جیسے پتا ہی نہیں ہے نا۔۔۔۔۔۔"منہ بسور کر

بولی

اچھا۔۔اچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو اس وجہ سے منہ بنایا ہوا

"ہمممم۔۔۔۔۔۔" ایک لمبی سانس لی اور کچھ سوچ کر کہا

بیگم عینی کا بھی تو سوچیں نا یار وہ کیسے رہے گی اتنی چھوٹی سی ہے اسے آپکی ضرورت ہے وہ ہو جائے تھوڑی بڑی پھر آپ بھلے کر لیں جاب مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے مگر ابھی میں اپنی بیٹی کے معاملے میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کر سکتا

برداشت۔۔۔۔۔"اس نے اتنے پیار سے دھیمے لہجے میں کہا تھا مگر اسے صرف ایک بات یاد تھی

""وہ تمہیں باندی بنا کر رکھنا چاہتا ہے محبت کے نام پر بیوقوف بنا رہا ہے تمہیں۔۔""

آپ اسکی فکر نہیں کریں۔۔۔"خود کو اسکی گرفت سے چھڑاتے ہوئے بولی

اسکا میں نے سوچ لیا ہے۔۔۔"

اچھا۔۔۔کیا سوچا ہے بتائیں مجھے بھی۔۔۔"ارحم کے ذہن میں دور دور تک نہیں تھا کوئی حل•

میں نے رابی سے کہہ دیا ہے وہ رہے گی یہاں آکر اور عینی کو سمبھالے گی۔۔۔۔"اس نے اپنی بہن تک سے بات کرلی تھی مطلب وہ ٹھان کر بیٹھی تھی کے اسے اب جاب کرنی ہے انڈیپینڈنٹ ہونا ہے

کیا۔۔۔" ارحم سیدھا کھڑا ہو گیا وہ خاصا حیران ہوا تھا اسکے گمان میں بھی نہیں تھا کے وہ اپنی کنواری بہن کو ہی بلا لے گی

بیگم دماغ ٹھیک ہے آپکا رابی کو بلانا چاہتے آپ۔۔۔۔ آپکو یہ مناسب لگتا ہے؟

بلانے میں کیا ہے جان بہن ہی تو ہے میری کونسا کوئی

غیر ہے جو آپ اتنے حیران ہو رہیں ہیں۔۔۔"وہ پھر

سے بگڑی تھی

آپکا ہوا ہے دماغ خراب اور کچھ نہیں۔۔۔۔"اب

آ کے تھوڑا بہت غصّہ ارحم کے چہرے پر دکھا تھا ورنہ

وہ ہمیشہ مسکرا کر ہی بات کرتا تھا

کیوں۔۔۔میں نہیں بلا سکتی کیا اپنے گھر والوں کو

۔۔۔۔۔۔۔۔"

الٹی بات نہیں کریں میں نے ایسا کب کہا کہ آپ نہیں بلا سکتے اپنے گھر والوں کو۔۔۔یار بلاؤ سو دفعہ نہیں ہزار دفعہ بلاؤ مگر اس طرح رہنے کے لیے کام کے لیے نہیں ہر گز بھی نہیں۔۔۔"اب کی بار واقعی ارحم کو غصّہ آیا تھا•

وہ یہاں آئے گی بھی اور عینی کو سمبھالے بھی گی ۔۔۔"دو ٹوک انداز میں جواب دے کر جانے لگی تھی کہ واپس مڑی

اور۔۔۔میں کل سے جاب پر بھی جاؤں گی بہت

گزار لی یہ قید والی زندگی اب مجھے بھی کھل کر سانس

لینا ہے۔۔۔"چلی گئی تھی وہ مگر اسکا لفظ"قید"ارحم

کے کانوں میں گونج رہا تھا

چھناک سے کچھ ٹوٹا تھا شاید اسکا دل مطلب وہ خود کو

قید سمجھ رہی تھی آج تک اس نے کوئی کسر نہیں

چھوڑی تھی اسکو خوش رکھنے کی ہر طرح سے پیار دیا تھا

مگر وہ اسے قید سمجھتی تھی۔۔۔

کیا ہے قسمت میں ۔۔۔" دل سے آواز آئی

•••••••••••••••••••••••••••••

بیا جلدی سے دیں بریکفاسٹ لیٹ ہو رہی ہوں

۔۔۔۔" ہلکے پنک کلر کا سادہ سا سلوار قمیص گلے میں دوپٹہ لیے ہلکا سا سر پر پن کے ساتھ جمایا پیروں میں چپل اڑسے جلدی سے بیگ اٹھایا آج وہ واقعی لیٹ ہو گئی تھی

میری تو کبھی نا سننا تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہمیشہ تنگ کر کے رکھتی ہو۔۔۔۔" اسے سینڈوچ کا ٹکڑا اٹھاتے دیکھ بیا کا پارہ ہائی ہو گیا تھا

بیا قسم بہت دیر ہو رہی ہے ٹائم پر نا پہنچی تو انسلٹ ہو جانی۔۔۔۔" اسکے گال پر پیار کر کے اللّٰہ حافظ کہتی نکل گئی پیچھے بیا آواز دیتی رہ گئی

خیال سے جانا اور ٹفن رکھ دیا ہے میں نے بیگ میں یاد سے کھا لینا اور زیادہ چلنا پھرنا نہیں ورنہ ٹانگوں میں درد ہو جائے گا سن رہی ہو نا۔۔۔۔" وہ اسکے پیچھے پیچھے دروازے تک آگئی تھیں

جی جی کھا لوں گی۔۔" کہتے ہوئے وین میں بیٹھ گئی جو اسکی یونی کی ہی تھی

••••••••••••••••••••••••••••

اسکے لیے وہ ایک حسین صبح تھی آج اسکے چہرے سے خوشی صاف عیاں ہو رہی تھی ایک الگ ہی خوشی کا رنگ اسکے چہرے پر تھا اسکا چہرہ بلکل کھلے غلاب کی مانند لگ رہا تھا اسکا رنگ ضرور سانولا تھا مگر ایک کشش تھی اس میں اور خوش وہ اس لیے تھی کے اسکے لیے ایک بڑے گھر کا رشتہ آیا تھا لوگ بہت پیسے والے تھے لڑکا بھی بے حد خوبصورت تھا اسکی تو بس

تصویر دیکھی تھی اور تب ہی سے وہ اس سے خیالی

محبت کرنے لگی تھی۔۔۔۔۔"

کیا ہوتا اگر کمبخت خود بھی آ جاتا اپنی اماں کے سنگ

۔۔۔ ہنہ خیر نا آیا ہو بھلے ہو نا تو آخر اس نے میرا ہی

ہے دیکھتی رہوں گی ساری زندگی آنکھ بھر کے

۔۔۔۔ ہائے۔۔۔۔۔۔ اب بتاؤں گی اس میسنی

روزی کو کیا کہتی تھی تیری قسمت میں کوئی تیرے

جیسا ہی لکھا ہو گا پھنی ناک والا۔۔۔۔۔۔۔۔۔" اسے

اسکی سہیلیاں ہمیشہ چھیڑتی تھی اسکا مذاق بناتی تھی کہ

تیری اماں نے تیرے ہونے پر کوئیلے کھائے تھے اسی لئے تو ایسی ہے اور وہ ہمیشہ اماں کے پاس آکر شکایت کرتی

اماں تو نے میرے ہونے پر کوئیلے کیوں کھائے دیکھ اب ساری مجھے چڑاتی ہیں۔۔۔۔"

اب کس نے کہہ دیا؟

وہ روزی ہے ناں خالہ بانو کی بیٹی وہ کہہ رہی تھی خود تو
جیسے کوئی حور ہے ناں۔۔۔آئی بڑی میسنی کہیں کی
۔۔۔۔"منہ بسور کر بولی

تجھے اتنی دفعہ منع کیا ہے اس سے دور رہا کر لیکن تجھے
میری کوئی بات سمجھ نہیں آتی۔۔۔"

تو کس کے ساتھ رہوں تو ہی بتا دے میری تو کوئی
دوسری سہیلی بھی نہیں ہے اور اکیلے مجھ سے رہا نہیں

جاتا کوئی تو ہو ناں جس سے میں اپنی باتیں کروں اسکے سنگ بتلاؤں۔۔۔"

میں ہوں ناں میرے ساتھ کر لیا کر جتنی مرضی باتیں ماں سے اچھی کوئی سہیلی نہیں ہوتی۔۔۔" یہ بات سچ تھی دوست زندگی میں ضروری ہوتے ہیں لاکھوں سچی دوستی کے دعوے کرتے ہیں اور وقتی طور پر ہم انھیں مان بھی لیتے ہیں مگر ایک ماں سے اچھا دوست کہیں نہیں ملتا۔۔۔ ❤

اب اٹھے بھی گی یا ایسے ہی پڑی رہے گی سارا دن

۔۔۔۔" اماں نے اسکا کندھا پکڑ کر ہلا یا اور خیالی دنیا

سے باہر لائی

اماں کیا ہے سونے دے ناں۔۔۔اتنے اچھے خواب آ

رہے ہیں تیرے ہونے والے جمائی کے۔۔۔" بول

کر چادر پھر سے منہ پر ڈال لی

بے شرم تیرا ابا گھر پر ہے تھوڑا آہستہ بول
۔۔۔" اماں نے ایک تھپکی لگائی اسکی پیٹھ پر

کیا۔۔۔" وہ ابا کے نام سے سیدھی ہو بیٹھی تھی جلدی
سے دوپٹہ سر پر جمایا اور منہ دھونے چلی گئی

کیا دن تھے اب وہ یادیں ہی تو تھی اسکے پاس باقی سب
تو جیسے ختم ہو گیا تھا وہ وقت اماں ابا سہیلیاں سب

ریت کی مانند ڈھیر ہو گیا تھا اب بچا تھا تو صرف

آنکھوں میں آنسوں

تھوڑی دیر بعد میڈ کھانے کی ٹرالی گھسیٹتی کمرے

میں داخل ہوئی

میڈم آپکے کھانے کا وقت ہو گیا۔۔۔۔"وہ کھانے

کو دیکھ رہی تھی کیا کرنا تھا کھا کر کھانا زندہ رہنے کے

لیے کھایا جاتا ہے اور وہ زندہ ہو کر بھی زندہ نہیں تھی

میڈ نے اسے سہارا دے کر اٹھایا کھانا کھلا کر اسکے کپڑے تبدیل کئے دوائیاں دی اور پھر سے لٹا دیا

مجھے باہر جانا ہے کھلی ہوا میں کچھ پل سانس لینے ہیں آسمان دیکھنا ہے دنیا کے رنگ دیکھنے ہیں۔۔۔۔" یہ ساری باتیں وہ اسے کہنا چاہتی تھی مگر کہہ نہیں پا رہی تھی

میڈ اپنا کام کر کر چلی گئی وہ بھی بے بسی سے آنکھیں موندیں لٹی رہ گئی کر بھی کیا سکتی تھی۔۔۔۔۔۔"

••••••••••••••••••••••••••••••

قرآت۔۔۔۔۔"وہ لکھنے میں مگن تھی جب پیچھے سے بھاری آواز نے اسے پکارا پیچھے مڑ کر دیکھا تو اسکا کلاس فیلو مائک کھڑا تھا

تمہیں فری نے بلایا ہے۔۔۔۔۔"

مجھے ؟اپنی طرف اشارہ کر کے پوچھا حیران وہ اس لیے ہو رہی تھی کہ اس نے کسی کے ذریعے بلایا تھا خیر یہ کوئی بڑی بات نہیں تھی

کہاں ہے وہ۔۔۔"

وہ پیچھے والی طرف جا رہی تھی تمہیں بھی وہیں بلایا ہے۔۔۔"کہہ کر وہ چلا گیا وہ بھی اپنا بیگ سمیٹ کر چل دی

اسکی بتائی جگہ پر پہنچ گئی تھی وہ یونی سے تھوڑی دور تھی بٹ وہاں فری نہیں تھی انفیکٹ کوئی بھی نہیں تھا آس پاس سنسان جگہ تھی یہاں شاید کوئی پریپیرنگ کا کام چل رہا تھا سنسناھٹ دیکھ کر وہ ڈر گئی تھی بڑی مشکل سے آواز نکالی

ف۔۔۔فرفری۔۔یو دیئر" کوئی نہیں تھا وہاں

یہ فری مجھے یہاں کیوں بلائے گی بھلا غلط جگہ بتائی ہے
مجھے کسی نے وہ یہاں کیوں آئے گی مجھے بھی جانا چاہیئے
یہاں رکنا سیف نہیں ہے۔۔۔۔۔" سوچ کر وہ
جلدی سے مڑی کہ اسکے لوہے جیسے مضبوط بدن سے
ٹکرا گئی اسے دیکھ کر تو اسکی سانس اوپر کی اوپر اور نیچے
کی نیچے رہ گئی تھی

سامنے زین العابدین کھڑا تھا گرے ہاف بازو والی ٹی

شرٹ گلے میں چین ہاتھوں میں بیلٹ باندھے کہنے کو

وہ ایک معروف بزنس مین کا بیٹا تھا دولت مند ہونے

کی وجہ سے خاصا روب تھا اسکا سب پر اور سب سے

بڑی بات وہ گنڈا گردی میں ماہر تھا کئی سٹوڈنٹس کا سر

پھاڑ چکا تھا ایک بار تو سب کے سامنے ایک پروفیسر کو

تھپڑ مارا تھا تب سے سب اس سے ڈرتے تھے یہاں

تک کے ٹیچرز بھی اسے سلام کرتے تھے تھپڑ مارتے

ہوئے قرآت نے اسے دیکھا تھا تب سے وہ بھی اس

سے ڈرتی تھی کبھی سامنے بھی نہیں آتی تھی مگر وہ نہیں جانتی تھی کے سامنے نا آکر بھی وہ اسکی نظروں میں تھی

کہاں چلا میرا اپارا بے بی ہاں۔۔۔۔۔"اس سے ٹکرانے کے بعد وہ جلد از جلد وہاں سے نکلنا چاہتی تھی مگر زین نے اسے بازو سے پکڑ لیا تھا اور اتنے میں ہی اسکی بڑی بڑی آنکھوں سے پانی شروع ہو گیا تھا

مجھ۔۔۔مجھے جانے دو پلیز۔۔۔۔"روتے ہوئے التجا یا کہا خوف کے مارے اسکے پسینے چھوٹ رہے تھے

اے۔۔اے جانا ہے میلے بے بی کو جاؤ۔۔۔"اس نے اسکے بازو چھوڑ دئے وہ سیکنڈ کے آخری لمحے میں وہاں سے گم ہو جانا چاہتی تھی مگر پھر کسی نے اسے بازو سے پکڑ کر پیچھے کھینچ لیا تھا

اتنی بھی کیا جلدی ہے بے بی تھوڑا ہمیں بھی تو ٹائم دو آخر کو ہم آپکے عاشقوں کی لسٹ میں پہلے نمبر پر آتے ہیں اب اتنا حق تو بنتا ہے ناں میرا۔۔۔ نہیں؟ خود ہی بات کہہ کر خود ہی پوچھنے لگ گیا اسکے ساتھ کھڑے اسکے دوست ہنسنے لگ گئے

کیوں بھائیوں حق ہے کی نہیں۔۔۔"دوستوں سے پوچھا

بلکل ہے بھائی۔۔۔۔"سب نے یک زبان کہا

دیکھا۔۔۔سب نے کہا حق ہے آخر کو بھابھی ہو

انکی۔۔۔"بولتے بولتے وہ اسکے ہونٹوں کو چھونے لگا قرآت نے ایکدم سے اسکا ہاتھ جھٹکا

دور رہو مجھ سے غلیظ انسان اپنے گندے ہاتھوں سے مجھے چھونا بھی نہیں سمجھے تم۔۔۔"آخر کو ہمت کر کے وہ چیخ ہی پڑی تھی

ارے۔۔۔۔۔۔۔ابھی چھوا ہی کہاں ہے ابھی تو چھونا ہے یہاں۔۔۔یہاں۔۔اور۔"وہ بولتے ہوئے اپنا ہاتھ اسکی طرف لے کر گیا تھا مگر اس سے پہلے ایک زوردار تھپڑ اسکے منہ پر پڑا تھا سارے دوستوں کی ہنسی ہوا ہو گئی تھی زین کے گال پر اسکی انگلیوں کے نشان باقی رہ گئے تھے۔۔

یہاں یہاں تو کیا تم میرا ایک بال بھی نہیں چھو سکتے

سمجھے تم۔۔۔۔" وہ پھر دھاڑی تھی آنکھوں سے

آنسوں رواں تھے

زین کا چہرہ غصّے سے لال ہو گیا تھا پہلی بار کسی نے اسے

تھپڑ مارا تھا وہ بھی اس نے جسے وہ بہت معصوم سمجھ رہا

تھا

تمہاری اتنی ہمت ۔۔۔ تم نے زین العابدین کو تھپڑ
مارا

یو۔۔۔"اس نے زور سے اسے کلائی سے پکڑا تھا اب
قرآت کو درد بھی ہو رہا تھا

چھوڑو مجھے درد ہو رہا ہے ۔۔۔"روتے ہوئے اسکی
آواز بھی نہیں نکل رہی تھی

درد ابھی کہاں تمہیں تو میں بتاتا ہوں اصلی درد کیا ہوتا
ہے۔۔۔" اس نے اسکے دوپٹے کو پکڑ کر بے دردی
سے کھینچا تھا پن جس سے اس نے اسے سر پر ٹکار کھا تھا
بالوں سمیت آئ تھی درد کے مارے اسکے منہ سے
ایک دم آہ نکلی تھی

دوپٹہ اس نے ایک طرف پھینک کر اسے پیچھے بینچ
پر دھکا دے دیا وہ بے دھیانی کے عالم میں پھٹی
نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی جو اسے بینچ پر دھکا

دے کر اسکی طرف قدم بڑھا رہا تھا اسکے دوست زور زور سے ہنس رہے تھے اور وہ زور سے آنکھیں بند کیے دل ہی دل میں دعا کر رہی تھی

یا اللّٰہ ہم غریبوں کے پاس عزت کے سوا کچھ نہیں ہے اے میرے رب تو ہمارا مشکل کشاں ہے مدد فرما میری اے اللّٰہ میری عزت کی حفاظت فرما پلیز اللّٰہ جی ــــــ آج اس خبیث انسان نے کچھ کر دیا تو میں جیتے جی مر جاؤں گی میرے لیے میری عزت سے

بڑھ کر کچھ بھی نہیں ہے اللہ بچا لے میرے مالک بچا لے۔۔۔۔" زور سے آنکھیں موندیں وہ دعا مانگنے میں ہی مگن تھی کے اس نے محسوس کیا زین نے اب تک اسے ٹچ نہیں کیا تھا

زین کا ہاتھ کسی نے پکڑا ہوا تھا اور اس کے چہرے سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ مقابل کی گرفت کتنی سخت ہے زین کے ہاتھ کی رگیں دکھنے لگی تھی پھر

ایک زوردار گھونسا اسکے منہ پر پڑا تھا اور وہ زمین پر جا گرا تھا ہونٹوں سے خون بہنے لگا

اسی شخص نے دوپٹہ اٹھایا تھا اور قرآت کے گلے میں ڈالا تھا

زین غصّے میں خون صاف کرتے ہوئے اٹھا تھا اور اسے غصیلی نظروں سے دیکھ رہا تھا مانو مار دے اور مر جائے

بھائی فلحال چل یہاں سے۔۔۔۔۔" پیچھے سے ایک دوست نے آکر اسے دھیرے سے کان میں کہا

زین اب انہی غصیلی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

بھائی چل فائدہ ہے ورنہ اپنا ہی نقصان ہو گا

۔۔۔" ایک نظر پھر سے اس شخص پر ڈال کر وہ وہاں سے چلا گیا مگر واپس آنے کے ارادے سے

یواو کے؟ ایک خوبصورت مردانی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی

اس نے دھیرے سے آنکھیں کھولی سامنے کھڑا شخص

اسے اس وقت فرشتہ لگ رہا تھا

آؤ۔۔۔"عماد نے اسے اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا

قرآت نے جب ہاتھ بڑھایا تو کلائی پر نظر پڑی جہاں

زور سے پکڑنے کی وجہ سے لال نشان ہو گیا تھا اسے

دیکھ کر اسکی آنکھوں سے اور بھی پانی بہنے لگا

عماد کی نظر اس نازک لڑکی سے ہٹ نہیں رہی تھی جو

روتے ہوئے اپنی کلائی سہلا رہی تھی

دکھاؤ۔۔۔"جب دیکھا کے وہ اٹھ ہی نہیں رہی تو خود

ہی بیٹھ کر اسکی کلائی پکڑ کر دیکھنے لگا

کچھ کھاتی نہیں ہو کیا۔۔۔"اتنی نازک کلائی دیکھتے

ہوئے اسے دینے کے لیے جیب سے رمال نکالا تو وہ

منہ کھولے اسے تکنے لگی

پاگل ہے کیا یہ بندہ۔۔۔"دل میں سوچا کیوں کہ

اس کے ہاتھ سے کونسا خون بہہ رہا تھا جو وہ رمال لیتی

لے لو ناک صاف کرنے کے لیے۔۔۔"اس کے

بولنے پر وہ تھوڑی جھینپ سی گئی اسے احساس ہوا

روتے ہوئے اسکی ناک سے بھی پانی بہہ رہا تھا

مگر وہ پھر اور زور سے رونے لگی عماد بھی پریشان ہو گیا

کے اس نے ایسا کیا کہہ دیا اسے

کیا ہوا۔۔۔۔۔رو کیوں رہی ہو"

مجھ۔۔۔۔مجھے۔۔مجھے بیا کے پاس جا۔۔جا جانا ہے

۔۔۔"ہچکولے لیتے ہوئے بولی اس وقت وہ بلکل بچی

لگ رہی تھی عماد کے چہرے پر ایک انجانی سی

مسکراہٹ آن ٹھہری تھی

ٹھیک ہے چلو چھوڑتا ہوں تمہیں تمہاری بیا۔۔۔کے

پاس۔۔۔۔"بیا پر زور دے کر کہا

آنسو صاف کرتی ہوئی سر پر دوپٹہ لے کر جلدی سے اٹھی اور اسکے شانہ بشانہ چلنے لگی

ویسے تمہاری اطلاع کے لیے بتادوں یہ جگہ سیر و تفریح کے لیے نہیں ہے۔۔۔"

میں یہاں سیر کرنے نہیں آئی تھی۔۔۔" دھیمی آواز میں جواب دیا

توکوئی کلاس ہو رہی تھی تمہاری یہاں؟۔۔۔" پھر الٹا سوال۔۔"

جی نہیں۔۔۔"

توبوائے فرینڈ کے کہنے پر آئی تھی ؟۔۔۔۔۔"

اب کی بار غصّے میں اس بندے کو گھورا

آپکے ساتھ کوئی مسلہ ہے ؟

میرے ساتھ۔۔۔"؟عماد نے خود کی طرف انگلی کی

آپکے علاوہ یہاں کوئی زی روح نظر آرہی ہے آپکو

؟۔۔

روح توآگئی سمجھ یہ زی کیا ہے۔۔۔؟مقابل خوب

اسے زچ کرنے کے ارادے میں تھا

دیکھیں مجھے کوئی شوق نہیں ہے آپکے ساتھ اپنا سر کھپانے میں تو بہتر ہو گا آپ چپ رہیں۔۔۔"

ا۔۔۔چھا۔۔۔۔"پھر آئبرو اچکی

تو کس چیز کا شوق ہے تمہیں۔۔۔؟ پھر سے سوال

مرنے کا۔۔۔"ٹکا کے جواب دیا

کیا سچ میں۔۔۔؟

آ۔۔۔ہ مسلہ کیا ہے آپکا؟

مجھے تو کوئی مسلہ نہیں بس تم رونا مجھے اچھا نہیں لگ رہا

۔۔۔"اس نے یہ بات کیوں کہی اسے خود بھی نہیں پتا

چلا

میں روؤں ہنسوں اس سے آپکو کوئی سروکار نہیں ہونا

چاہیے۔۔۔۔"

ویسے دماغی مسلہ تو تمہارے ساتھ لگ رہا ہے گھر

والے کیسے جھیلتے ہیں تمہیں۔۔۔"

جیسے آپکو آپکے گھر والے۔۔"

اچھا۔۔۔۔ تمہیں بڑا پتا میرے گھر والے مجھے جھیلتے

ہیں۔۔۔۔"آئی بر وا چکا کر کہا

اب قرآت کا دل چاہا اسکا سر پھوڑ دے

آپ۔۔۔۔"وہ کچھ کہنے لگی کہ سامنے سے فری آ

گئی

قرآت تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔۔"اسکو دیکھتے ہی وہ

اسکی طرف لپکی

کیا ہوا تم ٹھیک ہو۔۔۔"اسکے ایکدم گلے لگ کر

رونے سے وہ پریشان ہوئی

تم کہاں تھی۔۔۔تم۔۔۔تمہیں۔۔تمہیں پتا ہے وہ

ناں۔۔۔۔۔وہ"فری کو دیکھ کر پھر بچوں کی طرح

رونے لگی تھی عماد حیرانی سے اس نازک لڑکی کو دیکھ

رہا تھا وہ بلکل کانچ کی گڑیا لگ رہی تھی

اچھا بس۔۔۔بس رو نہیں چپ ہو جاؤ اور بتاؤ کیا ہوا

ہے۔۔۔"فری نے اسکے آنسوں صاف کئے اور عماد کو

عجیب نظروں سے دیکھنے لگی

اسکا خیال رکھیں اور ہاتھ پر کوئی ٹیوب لگائیں پین ہو رہا

ہو گا۔۔۔"کہہ کر وہ جانے لگا تھا کہ واپس مڑا

اور اسے اسکی بیا کے پاس بھی چھوڑ دینا۔۔۔"عماد جاتے جاتے طنزیہ کہہ کر گیا اور وہ اسکی پیٹھ دیکھتی رہی

تم دونوں یہاں ایک ساتھ اور یہ۔۔۔چوٹ یہ کیسے لگی۔۔۔"اسکے پوچھنے کی دیری تھی کہ اے ٹو زیڈ اس نے ساری کہانی اسکے گوش گزار دی

فری نے سر پکڑ لیا۔۔۔۔"یار۔۔۔حد ہے کسی کے کہنے پر تم یہاں آگئی خود کا دماغ نہیں چلتا کیا اب چلو۔۔۔"اسکا ہاتھ پکڑ کر لے گئی

••••••••••••••••••••••••

آج وہ معمول سے ہٹ کر گھر آیا تھا اور آتے ہی سیدھا کمرے میں چلا گیا نا کسی کو مخاطب کیا بس چپ چاپ چینج کر کر سو گیا

ماحہ یہ سب نوٹ کر رہی تھی مگر اب اسے رتی بھر بھی فرق نہیں پڑ رہا تھا "میری بلا سے بھاڑ میں جائے "دل میں کہا لائٹس آف کر کر وہ بھی لیٹ گئی کھانے

کا بھی نہیں پوچھا خیر ہے کھا کر آیا ہو گا خود ہی فرض
کیا اور نیند کی وادیوں میں کھو گئی

وہ کب سے ایک ہی طرف لٹا رہا نیند دور دور تک نہیں
تھی ایک پانی کا قطرہ آنکھوں سے نکل کر تکیے میں
جزب ہو گیا اسکے ذہن میں بس ایک ہی لفظ گھوم رہا تھا
"قید" اس نے بہت زور دیا دماغ پر مگر دور دور تک
کوئی ایسا جواز نظر نہیں آیا جو اسکے اس حد تک باغی ہو

جانے کا باعث بنتا عنقریب تھا کہ وہ رو دیتا مگر اسکا مرد ہونا اسے اس چیز کی اجازت نہیں دے رہا تھا

محبت بھی کتنی ظالم چیز ہے ناں انسان کو کتنا بے بس کر دیتی ہے وہ چاہ کر بھی اپنے محبوب کے خلاف نہیں ہوتی، محبت ہو تو دو طرفہ ہو ایک طرفہ محبت انسان کی جان لے لیتی ہے

میں بات کروں گا صبح سمجھاؤں گا انہیں یہ ضرور

سمجھیں گے میری بات نہیں ٹالیں گے۔۔۔۔"خود

کو دلاسہ دیتے ہوئے اس نے آنکھیں موند لیں اور

جلد ہی نیند کی وادیوں میں کھو گیا

گیارہ کے قریب اسکی آنکھ کھلی آنکھیں ملتے ہوئے

کمرے سے باہر آیا سامنے ماحہ بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی

رہی تھی جہاں اسکا فیورٹ سیریل چل رہا تھا ارحم

آہستہ سے جا کر اسکے قریب بیٹھ گیا اسکی نظریں

مسلسل ماحہ پر تھیں اسکا شدت سے دل چاہا وہ اسکو گلے لگا لے مگر اسکے چہرے پر ناراضگی ابھی بھی دکھ رہی تھی بہت ہمت باندھ کر اس نے بات شروع کی

"جان۔۔۔۔۔۔۔

آپکا ناشتہ میں نے ریڈی کر دیا ہے آپ کر کر فریش ہو جائیں میں نکل رہی ہوں جاب کے لیے

۔۔۔۔۔" اسکی بات سنے بغیر وہ اپنا ہینڈ بیگ اٹھا کر اللہ

حافظ کہتی نکل گئی اور وہ بے چارگی سے صرف زمین
تکتا رہ گیا پھر اچانک عینی کا خیال آیا وہ جلدی سے اٹھا
اور دوسرے کمرے میں گیا جو عینی کے لیے ہی دونوں
نے اتنے پیار سے سیٹ کیا تھا
وہاں جاکر اسکی آنکھیں پوری کھل گئی تھی اور منہ سے
بے ساختہ رابی نکلا تھا

"رابی تم ــــــــــ"

السلام علیکم ارحم بھائی۔۔۔" رابی نے ارحم کو دیکھ کر

دوپٹہ ٹھیک سے سر پر جماتے ہوئے سلام کیا

وعلیکم السلام۔۔۔۔ تم کب آئی؟ حیرت سے پوچھا

میں تھوڑی دیر پہلے ہی آئی۔۔۔"

اچھا۔۔۔"

جی۔۔"

ٹھیک۔۔۔"مزید کہنے کے لیے اسکے پاس نہیں تھا

کچھ مطلب اب بات ہاتھ سے نکل گئی تھی اور شاید وہ

بھی۔۔۔۔"

•••••••••••••••••••••••••••••

وہ بے دلی سے ٹی وی کے چینل بدل رہے تھے کہ

ایک پر انکی انگلی ٹک گئی جہاں عالہ شاہ ویز کا نام

معروف بزنس مین بہروز ہاشمی کے ساتھ لیا جارہا تھا

صرف وہی نہیں ٹی وی کے نیوز چینل پر نیوز اینکر

دونوں کے بزنس میں ہونے والی ٹکر کو مرچیں لگا لگا کر اپنی اوڈینس کو پیش کر رہا تھا پل بھر کو تو شاہ ویز کے دل میں ڈر آیا تھا عالہ کے لیے

تھوڑی دیر بعد وہ بھی چہرے پر اطمینان لیے لاؤنج میں داخل ہوئی جہاں شاہ ویز بے صبری سے اسکا انتظار کر رہا تھا

بڑی ٹکریں لیتی پھر رہی ہو ہاشمی سے تمہیں پتا ہے ناں اس بندے کا کتنا ڈینجرس ہے وہ۔۔۔"

اوہ کم آن ڈارلنگ۔۔۔۔اس جیسے ہزاروں سے ٹکر لے سکتی ہوں اور یہ بہروز کیا چیز ہے نو تھنگ سو ڈونٹ یو۔۔۔۔۔۔ری اوکے"........

چلو کافی دیر ہو گئی سونے چلتے ہیں۔۔۔"ٹی وی بند کر کر وہ جانے لگے تھے اتنے میں گاڑی کے ٹائر چر چرا

نے کی آواز آئی تھوڑی ہی دیر میں وہ ایک سائیڈ
شولڈر پر جیکٹ ٹانگے اندر داخل ہوا تھا اسکا موڈ
قدرے بہتر تھا مگر دونوں کو ایک ساتھ دیکھ کر سیکنڈ
کے پہلے ہی لمحے میں چہرے کے زاویے بگڑے تھے
بھنویں اچکی باری باری دونوں کو اوپر سے نیچے تک
دیکھ کر جانے لگا کہ شاہ ویز کی آواز پر رک گیا

گھر اتنی لیٹ آنے کی وجہ جان سکتا ہوں؟

نہیں۔۔۔۔" سرسری سا جواب دیا

کیوں۔۔۔۔" شاہ ویز کو غصّہ آیا اسکے جواب پر

کیوں۔۔۔کہ میری۔۔۔۔مر۔۔۔ضی" ٹھہر

ٹھہر کر جواب دیا کم وہ بھی نہیں تھا غصّہ دلانے میں تو

جیسے پی ایچ ڈی کر کے آیا تھا

تم۔۔" وہ غصّے میں اسکی طرف لپکنے لگے تھے کہ

عالہ نے انھیں کندھے سے پکڑ کر روکا

چھوڑیں بچہ ہیں۔۔۔۔"

چھوڑ رہا ہوں تمہیں تمہاری ماں کی وجہ سے۔۔"

کیوں۔۔۔۔۔ نہیں تو گولی مار دیتے۔۔۔۔"ھنہہ

کہہ کر آگے بڑھنے لگا تھا کہ واپس مڑا

اور ایک بات گولی سے اڑائیں یا توپ سے لیکن اسکو

میری ماں نا بنائیں۔۔۔" کہہ کر دو دو سیڑھیاں

چڑھتا کمرے میں چلا گیا

اسے تو۔۔۔"

بس کریں ہو جائے گا ٹھیک میری محبت میں ہی کوئی

کمی ہو گی جو اسے مجھ سے دور رکھ رہی ہے میں

کوشش کروں گی سب ٹھیک کرنے کی۔۔۔۔ "

تم کتنا پیار دیتی ہو اسے اور وہ دن بہ دن بد تمیز ہوتا جا رہا ہے۔۔۔۔۔"

کول ڈاؤن چلو سونے بہت دیر ہو گئی۔۔"عالہ نے اوپر عماد کے کمرے کی جانب دیکھا اسکی نظروں میں کچھ عجیب سا تھا چہرے پر جیسے ایک فاتحانہ مسکراہٹ آئی

••••••••••••••••••••••

وہ نشے کی حالت میں دھت تھا آس پاس کی کوئی خبر نہیں تھی زرار بھی اسے سمبھالتے سمبھالتے تنگ آ چکا تھا

"تجھے بھی آج ہی اتنی پینی تھی تیری ماں کو پتا چلا تو تیرے ساتھ مجھے بھی شوٹ کر دیں گی وہ۔۔۔۔" یار۔۔۔۔۔

تجھ۔۔۔ تجھ۔۔۔۔ے ماں کی پڑی ہے او۔۔ر اور جو ۔۔۔ان۔۔ ہوں نے مم۔۔ میری زندگی کی

۔۔۔ بر بادوہ۔۔۔۔۔۔و۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہ

"شراب کی بوتل پورے جوش کے ساتھ دیوار پر

ماری تھی زرارا ایک قدم پیچھے ہٹا

انہوں نے میری شادی ایک ایسی لڑکی سے کروادی

جسے میں پسند ہی نہیں کرتا جسکو دیکھا تک نہیں میں

نے اس۔۔۔۔۔سے۔۔"

یار تو ایک بار دیکھ تو لے کیا پتا زونیرا اسے اچھی ہو دیکھنے

میں تجھے تو خوبصورت ہی چاہیے ناں اور تیری خود کی

ماں۔۔۔وہ خود اتنی ماڈرن ہیں تو سوچ تیرے لیے کیسی بیوی لائی ہو نگی

ٹھیک ہے دیکھتا ہوں گھر جا۔۔۔ک۔۔۔ر۔"

جیسے تیسے زرار اسے گھر تک چھوڑ گیا مین گیٹ بند تھا اس لیے کمپاؤنڈ وال پر چڑھا کر اسے گھر میں داخل کروایا

لڑکھڑاتے قدموں سے وہ آگے بڑھا اور وہاں رکھے گلدان سے ٹکرا گیا

ششششش۔۔۔۔۔۔۔چپ نہیں تو ماما اٹھ۔۔۔ جائیں

گے

بابا آپ۔۔۔۔ "واچ مین شور سن کر اس طرف آیا

اسے اس حالت میں دیکھ کر تھوڑا پریشان ہوا

ہاں کیوں۔۔۔ تم۔۔۔۔ تمہیں کک۔۔ کوئی مسلہ جاؤ

تم اپ۔۔۔ اپنا کام کرو" اسے دھتکار کر گرتا پڑتا

کمرے تک پہنچا جہاں وہ اتنے زیور اور مہنگا سوٹ

زیب تن کئے اسکا انتظار کر رہی تھی

اسے دیکھ کر ایک پل کو ٹھٹھکا پھر اسکے قریب گیا جا کر بیڈ کی ایک سائیڈ بیٹھ گیا

تم۔۔۔"اس نے جیسے ہی منہ کھولا شراب کی بدبو سے حسن آراہ نے اپنی ناک پر ہاتھ رکھا

تمہارا نام۔۔۔تو حس۔۔ حسن آراہ ہے ناں۔۔ہاں ماما نے یہی بتایا تھا

تمہیں۔۔۔میرے اند۔۔۔ر سے بد۔۔۔بو آ رہی ہے۔۔۔"

حسن آراہ نے اپنا گھونگھٹ ہٹا کر اسکی جانب دیکھا اسکی نظر جیسے ہی حسن آراہ پر پڑی وہ لپک کر اٹھا پہلے تو وہ آنکھیں ملتے دیکھتا رہا پھر آہستہ آہستہ اس پر نشہ طاری ہوتا گیا اسکے بعد کیا ہوا اسے کچھ خبر نہیں تھی

••••••••••••••••••••••••••••

مجھ۔۔۔۔مجھے بیا کے پاس جا۔۔۔۔۔۔۔جانا ہے

۔۔۔۔"آئینے میں خود کو دیکھتے ہوئے یہ الفاظ یاد آتے

ہی وہ مسکرایا

وائٹ پینٹ شرٹ اوپر بلیک جیکٹ وائٹ جو گرما تھے

پر بکھرے بال آج پھر وہ اتنا ڈیشنگ بن کر جا رہا تھا

اکبر ناشتہ لاؤ۔۔۔۔" شولڈر پر بیگ ٹانگے موبائل میں کسی کو میسج ٹائپ کرتے ہوئے ڈائیننگ ٹیبل کی طرف آ رہا تھا سامنے عالہ کو دیکھ کر منہ بگڑا

رہنے دو۔۔" اکبر کو منع کر کر وہ جانے لگا تھا کہ شاہ ویز کی آواز پر رک گیا

ناشتہ کرو پہلے۔۔۔"

اسے ناچار آ بیٹھنا پڑا

یہ لو بریڈ۔۔۔"عالہ نے بریڈ اسکی طرف کئے عماد نے

بھنویں اچکا کر ایسے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو "نو
تھنکس۔۔۔"

عالہ نے شاہ ویز کی طرف دیکھا جو یہ سب دیکھ رہے

تھے

ایک غلطی کی سزا تم کب تک دو گے ہمیں۔۔۔؟
غلطی۔۔۔۔سیریسلی بابا؟آپکو وہ غلطی لگتی ہے

۔۔۔۔"عماد نے طنزیہ کہا

آپکے نزدیک وہ ایک غلطی ہے بٹ میرے نزدیک وہ گناہ ہے۔۔۔ جسکی معافی نہیں

احساس ہو جانا۔۔۔۔ کیا اتنا کافی نہیں ہے غلطی کا مداوہ کرنے کے لیے۔۔۔۔؟

ہنہ۔۔۔۔"طنزیہ ہنسا

بابا۔۔۔احساس کافی تب ہو جب وہ صحیح وقت پر ہو دیر ہو جائے تو وہ احساس نہیں پچھتاوا کہلاتا ہے۔۔"

تو کیا اب تم ساری زندگی اپنے ماں باپ کے ساتھ ایسے رہو گے۔۔۔" انکے لہجے میں واقعی درد تھا

کیسے۔۔۔؟

یوں بے رخی سے۔۔۔!

آپ بابا تھے اور ہیں۔۔۔ آپ سے چاہ کر بھی میں رشتہ نہیں توڑ سکتا مگر اسکو کبھی ماں کہوں گا اسکی امید

آپ ناہی رکھیں تو بہتر ہے۔۔۔" کہہ کر وہ اٹھنے لگا تھا

کہ شاہ ویز بول پڑے

بریکفاسٹ تو کرلو۔۔۔

بھوک مر گئی میری۔۔۔"

اب کی بار رکا نہیں لمبے لمبے ڈھینگ بھرتا باہر نکل

گیا

••••••••••••••••••••••••••

یار تھوڑا تو رحم کھا بیچاری معصوم سی لڑکیوں پر

۔۔۔۔"اسکے شانہ بشانہ چلتے ہوئے حارس بولا

میں نے کیا کیا ہے۔۔۔۔؟فون میں نظریں جھکائے

پوچھا

کیا کیا ہے۔۔۔۔؟

اتنا ڈیشینگ بن کر آیا ہے بیچاری لڑکیوں کو ہارٹ

اٹیک نا ہو جائے۔۔۔۔"

چلتے چلتے عماد رکا اور حارس کو گھورنے لگا

تجھے بکواس کرنے کے لیے ساتھ نہیں کیا میں نے منہ بند کر کلاس کا ٹائم ہو گیا۔۔۔" حارس اسکا چچازاد کزن تھا جس سے بچپن میں دوستی تھی پھر لندن جانے کے بعد کوئی رابطہ نہیں رکھا

حارس کچھ کہنے لگا تھا کہ آگے سے آتی فاریہ کو دیکھ کر چپ ہو گیا وہ سلام حارس کو کر رہی تھی مگر نظر عماد پر تھی

عماد رکا نہیں کلاس میں چلا گیا

وہ آج پھر جلدی جلدی آئی تھی اور اس جلدی کے چکر میں نوٹس بھی بکھیر دیے تھے جنہیں سمیٹتے ہوئے وہ آرہی تھی اور بے دھیانی میں سامنے بیٹھے شخص کو پکڑا دیے

پکڑنا ایک منٹ۔۔۔۔"

تھینک ی۔۔۔۔۔"سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ کر باقی کا تھینک یو منہ میں رہ گیا

مسسز عالہ شاہ ویز۔۔۔" بولتے ہوئے انکی آنکھیں
بھی انگارا ہو رہی تھیں
وہی پرانی گھسی پیٹی لائن تم نے میرے ساتھ اچھا
نہیں کیا میں یہ کر دوں گا میں وہ کر کر دوں گا برباد کر
دوں گا یہ لائنس بول بول کر تھکتے نہیں ہو
۔۔۔؟ عالہ کی ڈھیٹائی بھی عروج پر تھی وہ سامنے
کرسی پر بیٹھی ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے اپنے لہجے سے
بہروز کے پسینے چھٹوا رہی تھی

عورت ذات کو اتنا اچھلنا نہیں چاہیے۔۔۔" اپنا لہجہ سپاٹ کرتے ہوئے بولے

تم نے عورت کو بہت کمزور سمجھ لیا ہے بہروز ہاشمی ورنہ تم جیسے جاہلوں کو جنم دینے والی بھی ایک عورت ذات ہی ہوتی ہے۔۔۔"

تم نے مجھ سے پنگا لیا ہے بہروز ہاشمی سے بہت بھاری قیمت چکانی پڑے گی اسکی تمہیں۔۔۔"

یہ ڈائیلاگ تو ویسے بہت پرانا ہو گیا بٹ تم جیسے گھسے پیٹے لوگوں پر گھسا پیٹا ڈائیلاگ کہ ہلکی اور سستی چیزوں سے مجھے الرجی ہے۔۔۔"

یہ گھسا پیٹا شخص دیکھو تمہیں اب کیسے کھنچتا ہے ۔۔۔"انگلی اٹھا کر وارن کرتے ہوئے کہا

چلو کھینچ لو مگر یہ یاد رکھنا کھینچتے وقت تمہارا ہاتھ میرے پیروں پر ہو گا۔۔۔"

تم۔۔۔"

آواز نیچے۔۔۔"

وہ کچھ کہتے کہ عالہ کا روب دار لہجہ انکو چپ کروا گیا

یہ میرا آفس ہے تمہارا اڈا نہیں تو آواز نیچے رکھو بہتر

ہوگا تمہارے لیے سمجھے۔۔۔"

تم اچھا نہیں کر رہی۔۔۔"

اچھا اچھے لوگ کرتے ہیں اور بائے گاڈ میں بہت بری

ہوں۔۔۔"

اب نکلو۔۔۔"

واپس آؤں گا میں۔۔۔"

ضرور۔۔۔"

انکے جانے کے بعد ایک ادا سے بال جھٹکتی اپنے کام
میں مصروف ہو گئی

•••••••••••••••••••

آج اسے معمول سے ہٹ کر دیر ہو گئی تھی بار بار ارحم
کا خیال دل میں آرہا تھا
پریشان ہو رہے ہونگے ایک بار کال کر کے بتا دیتی
ہوں کہ میں ٹھیک ہوں۔۔۔"ماحہ نے سوچ کر فون

اٹھایا نمبر ڈائل کرنے ہی لگی تھی کہ پھر سے فون رکھ

دیا

جانے والی تو ہوں گھر بس جا کر ہی بتا دوں گی ورنہ ابھی

خوامخواہ منہ بنائے گا اور ساتھ میرا ابھی بنوائے گا۔۔۔"

ایک جھٹکے میں فون رکھ کر وہ پھر سے کام میں مشغول

ہو گئی تب ہی بلیک پینٹ وائٹ شرٹ پر بلیک کوٹ

پہنے ایک کم سن لڑکی ہاتھ میں فائل تھمائے اس تک

آئی

میم۔۔۔"

ماحہ نے سر اٹھا کر دیکھا

میم یہ فائل آپ سر کے کیبن میں لے جائیں انہوں

نے آپکو بلایا ہے۔۔۔"

سن کر اسکے چہرے کے زاویے بگڑے وہ پہلے ہی

جلدی میں تھی اوپر سے یہ

ٹھیک ہے آتی ہوں۔۔۔"

جلدی سے بیگ میں دوسری فائل رکھ کر وہ کیبن کی

طرف گئی

مے آئی کم ان سر؟

کم ان۔۔۔"

سر آپ نے بلایا

ہاں آؤ۔۔۔"

جی سر۔۔"

زوہا نے فائل تو دے ہی دی ہو گی تمہیں مجھے ابھی وہ کمپلیٹ کر کر دو ہماری کل کی میٹینگ میں وہ کام آئے گی۔۔۔"

بٹ سرا بھی۔۔۔ابھی تو کافی دیر ہو گئی مجھے گھر کیلئے

نکلنا بھی ہے کیا میں یہ کل کر سکتی ہوں۔۔۔؟اجازت

طلب لہجے میں پوچھا

کرنے کو تو یہ دس دن بعد بھی کر سکتی ہو لیکن اگر ہم

اس طرح کل پر کام ٹالتے رہیں گے تو آگے کیسے

بڑھیں گے

اس سے آگے کیا کہتی وہ چپ کر کر سائیڈ کاؤچ پر بیٹھ

گئی اور اپنے کام میں مگن ہو گئی تھوڑی دیر بعد اس نے

خود پر کسی کی نظریں محسوس کی وہ انکمفرٹیبل ہوئی مگر

خود کو مصروف شو کرواتی رہی

جلدی سے کام ختم کر کر اجازت لیتی باہر آگئ اور کھل

کر ایسے سانس لی جیسے کافی دیر سے بند کر ہو

••••••••••••••••••••

یار تو بھی عجیب ہے خدا کی نعمتوں کی قدر کر ورنہ ایک

نہیں ملنی تجھے۔۔۔" سگنل پر رکی گاڑی میں بیٹھے

حارس اسکا دماغ خراب کر رہا تھا

یہ تمہاری چونچ کبھی بند نہیں ہوتی اسکو بھی کبھی آرام دے دیا کرو۔۔۔"

یار دیکھ مجھے تیری فکر ہے اسی لیے کہتا ہوں کوئی اچھی سی نیک پرور دین دار لڑکی ڈھونڈ لے۔۔۔"

شادی کرنی یا پانی پر دم کروانا۔۔۔؟عماد کی بات

حارس کا منہ بگڑا

تو شادی کر لے پانی وہ خود پڑھ کر دے دے گی کیسا ۔۔۔"بول کر آئی برو مٹکائی

ہنسی نہیں آتی مجھے۔۔۔"

ہاں وہ تو پتا ہے پیدائشی کنجوس ہے۔۔۔" انکی باتوں کے دوران وہ یونی بھی پہنچ گئے تھے

اسکا دھیان حارس کی باتوں کی طرف تھا تب ہی کوئی لڑکی عماد سے ٹکرائی عماد نے بے ساختہ اسکو بازو سے تھاما

وہ لڑکی اسے دیکھتے ہوئے جیسے کھو سی گئی تھی عماد کی آواز بھی نہیں سنائی دی

ہیلو۔۔۔یو اوکے ؟

یا یم۔۔اوکے تھینک یو۔۔۔"

یو ویلکم۔۔۔"عماد کہہ کر جانے لگا تھا کہ پھر اسے اس
لڑکی کی آواز پر رکنا پڑا

اتنی جلدی جا رہے ہو تھوڑی دیر رک جاؤ ناں

۔۔۔"اس لڑکی کی اس قدر بے تقلفی پر عماد سے پہلے
حارس کا بڑا سا منہ کھلا تھا وہ حیرت سے کبھی عماد کو تو
کبھی سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھتا

کیا ہم جانتے ہیں ایک دوسرے کو۔۔۔؟ عماد کے
سوال پر وہ لڑکی ہنسی

اوہ کم آن بوائے زیادہ نوٹی بننے کی ضرورت نہیں ہے

سمجھے۔۔۔"

ہیں۔۔۔۔۔ں"اب عنقریب حارس کو ہارٹ

اٹیک ہونے والا تھا کیونکہ وہ لڑکی بولتے بولتے عماد

کے قریب ہو کر اسکا کالر سیٹ کرنے لگی

ایکسیوزمی میں جانتا نہیں ہوں تمہیں اور تم ہو کہ اتنا

قریب ہوتی جا رہی ہو۔۔۔"عماد اسکا ہاتھ جھٹکتا پیچھے

ہوا

میں عالیہ پرسوں ہی تو ہماری ملاقات ہوئی تھی

تمہارے فرسٹ ڈے پر۔۔۔"

ملاقات بھی کرلی کمینے نے۔۔۔"حارس منہ ہی منہ

میں بڑبڑایا

ملاقات۔۔۔؟

ہاں۔۔۔"

عماد تو بھول بھی چکا تھا اس ملاقات کو اور ایک وہ تھی

جو پتا نہیں کیا کیا سوچ بیٹھی تھی

دیکھو وہ سرسری سی ملاقات تھی اور کچھ بھی نہیں

میری تم سے کوئی دوستی نہیں ہے۔۔۔"

عماد کے کہنے پر عالیہ کے منہ کے زاویے بگڑے

بٹ۔۔۔"وہ اور کچھ کہتی اس سے پہلے عماد بائے کہتا

وہاں سے چل دیا

دوستی تو تمہیں کرنی پڑے گی۔۔۔"وہ جاتے عماد کی

پیٹھ دیکھتے ہوئے غرائی

••••••••••••••••••••••

اندر آسکتی ہوں۔۔۔؟اجازت طلب کر کر وہ اندر آئی

رانا بیگم سامنے بیڈ پر براجمان بک پڑھنے میں مشغول

تھی ایک نظر اٹھا کر حسن آراہ کو دیکھا پھر سے بک پر

نظریں گاڑھ لیں

بولو کیا کہنا چاہتی ہو۔۔۔! روب دار آواز ابھری

مم۔مجھ مجھے اماں۔۔۔اماں سے ملنا تھا۔۔۔"انکی

پرسنالٹی کے آگے اسکی آواز ہی نہیں نکل رہی تھی

انہوں نے بک سائیڈ ٹیبل پر رکھی اور بیڈ سے اٹھ

کھڑی ہوئیں بلیک ساڑی ریڈ بلاؤس بالوں کا جوڑا

بنائے خود کو انہوں نے بہت فٹ رکھا ہوا تھا چہرے

سے وہ اپنی اتج سے کم لگتی تھیں پورا گھر انکے اشاروں

پر چلتا تھا اسی لیے حسن آراہ بات کرتے ہوئے گھبرا

رہی تھی

دیکھو لڑکی یہ بات میں نے پہلے ہی بتا دی تھی کہ

شادی ہونے سے تمہارا ایک نیا رشتہ بنے گا اور باقی

رشتے ختم ہو جائیں گے اور ہم نے اس بات کا معاوضہ بھی ادا کر دیا تھا۔۔۔!

لیکن بیگم صاحبہ ماں باپ سے کیسے ختم ہو سکتا ہے رشتہ۔۔۔" وہ روھانسی سی ہو کر بولی

پیسہ چیز ہی ایسا ہے رشتہ کوئی بھی ہو پیسہ تڑوا بھی سکتا ہے اور بنا بھی سکتا ہے جیسے تمہارا بنا ہے ہمارے بیٹے سے۔۔۔"

لیکن۔۔۔" وہ بولنے ہی لگی تھی کہ وہ پھر بول پڑیں

دیکھو لڑکی جن ماں باپ کے لیے تم ہم سے بحث

کرنے آئی ہوا نہی ماں باپ نے تمہارے بدلے ہم

سے بھاری معاوضہ وصول کیا ہے لہٰذا بہتر ہو گا تم بھی

اب اپنے شوہر پر دھیان دو۔۔۔!

وہ تو اماں والی بات پر ہی ٹوٹ گئی تھی تو یہ کیسے بتاتی کہ

اسکے بیٹے نے تو اسے ایک بار بھی ہوش میں بیوی قبول

نہیں کیا آنسوں آنکھوں کی باڑ توڑتے گال پر آ بہے

تھے

آپکے اتنے بھاری بھر کم معاوضے کا کیا بنا جب آپکے بیٹے نے ہی مجھے قبول نہیں کیا۔۔۔" بے آواز روتے ہوئے بولی آنکھیں زمین میں ہی گڑھی ہوئی تھیں

کرلے گا ایکسیپٹ بھی اسے تھوڑا وقت دو تم آخر تم میں اور اس میں زمین آسمان کا فرق ہے تم کہاں اور وہ کہاں۔۔۔"

انکی بات حسن آراہ کا دل مزید توڑ گئی

توجب میں کہاں اور وہ کہاں تو آپ نے ہماری شادی ہی کیوں کروائی"...

دیکھو لڑکی زیادہ زبان درازی کرنے کی ضرورت نہیں ہم نے کچھ سوچ کر ہی تمہیں اپنی بہو بنایا ہے ورنہ تم سے اچھے ہمارے یہاں کے ملازم ہیں۔۔۔"کرخت لہجہ حسن آراہ کے دل پر تیر چلا رہا تھا

وہ مزید کچھ بولے بنا وہاں سے نکل گئ

اپنے کمرے میں آتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی

اللّٰہ جی۔۔۔۔"

کیا لکھا ہے تو نے میری قسمت میں کیوں اتنا آزما رہا ہے میری برداشت کتنی رکھی ہے اور کیونکہ تو اپنے بندوں کو انکی برداشت سے زیادہ نہیں آزماتا کیوں دی ہے اتنی برداشت کیوں۔۔۔۔ل اللہ جی کیوں ۔۔۔"

بس ہو گئی میری مزید کیا دیکھنا رہ گیا ہے بس کر دے ۔۔۔"

•••••••••••••••••••••

آپی آپ بھی آجائیں ساتھ کھانا کھاتے ہیں۔۔۔"

نہیں تم لوگ کھاؤ مجھے بہت کام ہیں۔۔۔"ماحہ

مصروف انداز میں گویا ہوئی

آپی کتنے دن ہو گئے آپکو ارحم بھائی کے ساتھ وقت

گزارے عینی کو پیار کئے وہ بچی ہے اسکو ضرورت ہے

آپکی۔۔۔"رابی کو آئے کافی وقت ہو گیا تھا اس اسکے

آنے کے بعد ماحہ نے گھر کی ساری زمیداری اسکے سر

کر دی تھی

ہاں ٹھیک ہے چلو تم میں آتی ہوں۔۔۔"اس نے بنا

رابی کا منہ دیکھے کہا

ماسی کی جان کچھ تو کھاؤ نا۔۔۔"عینی کچھ کھا نہیں رہی

تھی رابی نے پورا زور لگا لیا تھا

ارے واہ ماسی اور بھانجی کا پیار چل رہا ہے۔۔۔"ماحہ

روم سے نکلی تھی اسی وقت ارحم بھی گھر آ گیا تھا

ادھر آؤ۔۔۔"ماحہ نے عینی کی جانب ہاتھ بڑھائے مگر

وہ اسے چھوڑ کر ارحم کی گود میں جا کر بیٹھ گئی ارحم نے

ایک نظر ماحہ کو دیکھا جسکا چھوٹا سا منہ ہو گیا تھا اسے

دیکھ کر ارحم نے عینی کا گال پر پیار کیا

کیا کھائے گا میرا بیٹا ماسی نے کیا بنایا ہے۔۔۔"ارحم

بھی آج مسلسل ماحہ کو اگنور کر رہا تھا جس سے ماحہ اور

چڑھ گئی

"واہ رابی تم تو کوکنگ بہت اچھی کرتی ہو۔۔۔

"تھینک یو بھائی آپی نے ہی سیکھائی تھی مجھے بھی۔۔۔

آپکی جاب کیسی جا رہی ہے۔۔۔"ارحم ماحہ کی طرف

متوجہ ہوا

اچھا۔۔۔" وہ کہنے ہی لگی تھی کہ اسکے فون کی سکرین جگمگائی

وہ ارحم کی بات کا جواب دینے کے بجائے میسج کرنے والے کا جواب دینے لگ گئی ارحم تھوڑا اداس ہو گیا تھا جسے رابی فوراً بھانپ گئی

بات کرتے ہوئے یہ تک بھول گئی کہ وہ سب کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھی ہے بات کرتے کرتے وہ اٹھ کر اندر چلی گئی

ارحم کی برداشت اب ختم ہو گئی تھی وہ عینی رابی کے

حوالے کر کر غصّے میں اسکے پیچھے گیا

مسلہ کیا ہے آپکا۔۔۔"اس نے آتے ہی فون اسکے

ہاتھ سے لے کر بیڈ پر پھینک دیا تھا

ماحہ بھی اسکی اس حرکت پر دنگ رہ گئی تھی کیونکہ آج

تک ارحم نے اسے غصّے میں دیکھا بھی نہیں تھا اس

لیے اسکا حیران ہونا بنتا بھی تھا

یہی میں آپ سے پوچھوں تو۔۔۔"الٹا سوال داغا

اوہ مجھ سے پوچھیں گے پوچھیں کیا پوچھنا۔۔"ارحم بھی اسکے مقابل آ کھڑا ہوا

"آپ مجھ سے ایسے بات نہیں کر سکتے۔۔۔"

کیوں۔۔شوہر ہوں آپکا پیار کرنے کا حق ہے تو غصّہ کرنے کا بھی حق ہے مجھے۔۔۔"

"آپ بھڑک کس بات پر رہیں ہیں۔۔۔"

یار تو دیکھیں ناں خود عینی کا ریکشن دیکھا آپ نے ۔۔۔"

بچی ہے وہ کیا ہوا اگر اس نے منہ موڑ لیا تو۔۔۔"

آپکو دکھ نہیں ہوا۔۔۔؟

دکھی ہونے والی بات ہی نہیں ہے ارحم چھوٹی سی بچی

کی وجہ سے آپ بلاوجہ بھڑک رہے ہیں۔۔۔"

کیوں کر رہے ہیں ایسے آج تک کونسی آسائش نہیں

دی میں نے آپکو کونسی ضرورت پوری نہیں کی کہاں

کسر چھوڑی چیزوں میں یا محبت میں کس میں کمی ہوئی

میری طرف سے۔۔۔"بولتے ہوئے ارحم کا لہجہ

رندھ سا گیا تھا

آپکو اچھا نہیں لگ رہا مجھے آزاد دیکھ کر۔۔۔"

پہلے قید لفظ اور اب آزاد وہ آہستہ آہستہ اپنے لفظوں
سے اسکو زخمی کر رہی تھی

آپکو لگتا ہے کہ میں قید کر کے رکھ رہا ہوں آپکو آپ

آزاد ہونا چاہتے ہیں۔۔۔؟

ہاں۔۔۔!

اتنا تو کر دیا آزاد اور کتنا کروں جو مرد اپنی عورت پر

پرائے مرد کی نظر تک نا پڑنے دے وہ آج آپکو ایک

پرائے مرد کے ساتھ جہاں چاہے بھیج رہا ہے اور کتنا آزاد ہونا ہے آپکو بتائیں۔۔۔"

تو احسان کیا ہے۔۔۔؟

احسان۔۔۔یار آپ بات کو کیوں بڑھا رہے ہیں میں نے کب کہا احسان کیا ہے۔۔۔"

اوہ میں بات بڑھا رہی ہوں سیریسلی۔۔۔؟اب آپ مجھے مجبور کر رہے ہیں کہ میں بات بڑھاؤں۔۔۔"

کیا مطلب ہے آپکا۔۔۔؟

مطلب یہ کہ اب مجھے ان جھمیلوں سے بھی آزاد ہونا ہے۔۔۔" ماحہ کرخت لہجے میں گویا ہوئی

آپ کہنا کیا چاہ رہے ہیں۔۔۔؟ ارحم کو اسکی بات سمجھ نہیں آرہی تھی یا شاید وہ سمجھنا نہیں چاہ رہا تھا

یہ کہ مجھے آپ سے ڈائیورس چاہیے۔۔۔"

ارحم کو لگا تھا جیسے کسی نے اس پر پہاڑ توڑ دیا ہو وہ بے خیالی سے اسے تکنے لگا اسے لگا اس نے غلط سنا ہے اسے خود کے کانوں پر یقین نہیں آیا پھر پوچھا

آپ۔۔۔آپ مذاق کر رہے ہیں ناں۔۔۔؟یقین دہانی چاہی

ہنہ مذاق اس حد تک نہیں ہوتا میری جان۔۔۔"

یار آپ پاگل پن کیوں کر رہے ہیں طلاق۔۔۔میں تو یہ نام بھی نہیں لینا چاہتا۔۔۔"

بٹ میں طلاق ہی چاہتی ہوں۔۔۔"

یار پاگل ہو گئے ہیں کیا۔۔۔؟ارحم کو ایک دم غصّہ آیا تھا اس نے غصّے میں پاس پڑا ٹیبل پر فلاور واس زمین پر

دے مارا تھا ماحہ ایک پل کو ڈر گئی لیکن وہ دکھانا نہیں چاہتی تھی

ہاں۔۔۔" وہ بھی تقریباً پھٹ پڑی تھی

ہاں چاہیے مجھے طلاق آپ سے ابھی اور اسی وقت ۔۔۔"

آپکا دماغ خراب ہو گیا ہے اتنی سی بات پر طلاق کون مانگتا ہے۔۔۔"

اتنی سی بات سیریسلی ارحم۔۔۔؟

اتنے دنوں سے میں نوٹ کر رہی ہوں آپ کس

طرح مجھ سے بات کرتے ہیں کیسے رات کو چپ کر کر

آ کر لیٹ جاتے ہیں کیسے کھانے پر اگنور کرتے ہیں

کیسے میرے سامنے رابی کے کھانے کی تعریف کرتے

ہیں کیسے مجھے جلانے کی کوشش کرتے ہیں سب پتا

ہے مجھے۔۔۔"

وہ کیا بول رہی تھی اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی ارحم

کو تو بس اسکا لہجہ نظر آ رہا تھا

اب اور نہیں فارغ کریں مجھے۔۔۔؟

میں ارحم ایجاز اپنے پورے ہوش و حواس میں ماحہ

سکندر کو۔۔۔

طلاق دیتا ہوں

طلاق دیتا ہوں

طلاق دیتا ہوں

آنسوں آنکھوں سے روڑک کر گال پر آ گئے تھے اور

وہ جو طلاق چاہتی تھی ملنے پر عجیب سی سرائیت اسکے

جسم میں دوڑ گئی تھی ساکت کھڑی بنا پلک جھپکائے

اسکو تکتی رہی آنسں تو اسکی آنکھ سے بھی نکلے تھے مگر

صاف کر کر اپنا بیگ پیک کرنے لگی اور اپنا سفید آنچل لہراتی گھر سے نکل گئی پیچھے سے ماں لفظ بھی نہیں سنا کمرے میں کھڑا ارحم جیسے جم سا گیا ہو

••••••••••••••••••••••••••

کمینے میں تو تجھے شریف سمجھا تھا اور تو پیٹھ پیچھے حسیناؤں سے ملاقاتیں کرتا پھر رہا ہے۔۔۔"

یار میں تو جانتا بھی نہیں اس لڑکی کو پتا نہیں کون ہے زبردستی گلے پڑ رہی ہے ایک منٹ۔۔۔" عماد بولتے ہوئے رکا اور حارس کی جانب مڑا

تمہیں کیوں اتنا دکھ ہو رہا ہے بیگم ہے کیا تمہاری ۔۔۔؟

استغفر اللہ ہو ہی نہ جائے یہ میری بیگم۔۔۔!

کیوں برا کیا ہے اس میں اچھی خاصی دکھتی ہے ماڈرن سٹائلش۔۔۔"

بھائی چہرے کی خوبصورتی کا میں اچار ڈالنا کریکٹر کی

خوبصورتی ہونی چاہئے اور وہ کپڑے بھی اتنی جلدی

نہیں بدلتی ہوگی جتنی جلدی لڑکے بدلتی ہے ہنہ

۔۔!حارس منہ بسور کر بولا

یار تم۔۔۔"عماد کچھ کہنے ہی لگا تھا کہ پھر حارس بول

پڑا

اچھا چل آج یونی کے کچھ سٹوڈنٹس نے پارٹی رکھی

ہے وہاں چلتے ہیں۔۔۔"بولتے ہوئے حارس کی

آنکھیں چمک اٹھی تھی

تمہیں پتا ہے ناں میں کون ہوں۔۔۔" عماد اس پر نظریں گاڑے بولا

اوئے چل ناں نہیں گھٹتی شان تیری لندن میں تو مار آیا جھک۔۔۔" حارس زبردستی اسکو کھینچ کر لے گیا

•••••••••••••••••••••

وہ یونی کے شہزادے شہزادیوں کی ایک حسین شام تھی ہر طرف حسینائیں لاہور کے بار کلب کی جگمگاتی لائیٹوں میں اپنے حسن کی بجلیاں گرا رہی تھیں لڑکے

بھی کسی سے کم نہیں تھے سب مستی کے عروج پر

تھے انہی میں ایک وہ بھی تھا وائٹ کچی کاٹن کی شرٹ

وائٹ ہی پینٹ میسی ہیئر سٹائل ہاتھوں کے فولڈیڈ

رولس وائٹ ہی جو گر کہنے کو عماد شاہ اپنی مثال آپ

تھا

ڈی جے کی دھمک نے سب کے جسموں میں عجیب

سی سرائیت پیدا کر رکھی تھی سب خود میں مگن ڈانس

میں مصروف تھے

وہ سائیڈ میں انگلیاں مروڑتی کنفیوز سی بیٹھی فری کو کوسنے میں مگن تھی

اللہ پوچھے تجھے کہاں لے آئی مجھے۔۔۔" اتنے لوگوں کو دیکھ کر قرآت کا دل چاہا بھاگ جائے وہ فرسٹ ٹائم ایسی پارٹی میں آئی تھی فری اسے یہاں بیٹھا کر خود ڈانس میں بزی ہو گئی

وائٹ شلوار قمیص ہلکا پنکش دوپٹا سر پر سلیقے سے جمائے ہونٹوں پر ہلکی سی پنک لپسٹک لگائے وہ سب میں الگ لگ رہی تھی

یہاں وہاں فری کے لیے دوڑتی نظریں سامنے

کھڑے شخص پر جا رکی جو مسلسل اسے تاڑ رہا تھا اسے

دیکھتے ہی قرآت کی چہرے کی سمائل ہوا ہو گئی تھی

کیسی ہو بیب۔۔۔"زین وہی اپنی شیطانی مسکراہٹ

سے گویا ہوا

وہ دو قدم آگے آیا ہی تھا کہ پھر وہ ڈھیٹ اسکے ارمان

ٹھنڈے کرنے بیچ میں آگیا تھا

اسے دیکھ کر زین کے سیکنڈ میں تیور بدلے تھے اسکا

بس نہیں چلا وہ عماد کو وہی شوٹ کر دے

بنا کچھ کہے وہ قرآت کا ہاتھ پکڑ کر لے گیا یہ دیکھے بغیر

کے زین اسکو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ تھا تھا

ہاتھ چھوڑو میرا۔۔۔"قرآت نے ایک جھٹکے میں اپنا

ہاتھ چھڑایا

عماد نے پھر سے اسکا ہاتھ پکڑا اور ڈانس فلور تک لے

گیا ڈانس کرو میرے ساتھ ورنہ واپس اسکے حوالے کر

آؤں گا۔۔۔"عماد نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا

مجھے ڈانس نہیں آتا۔۔۔"

آجائے گا جب میرے ساتھ کرو گی۔۔۔"

عماد نے کہہ کر اسکا جواب سنے بغیر اسکا ہاتھ پکڑ کر گھما دیا

تب ہی ڈی جے کی دھن بھی بدلی اسے بھی ناچار آئ

ڈانس کرنا پڑا

سب کی نظریں ان پر تھی

دھمک۔۔۔۔۔۔

قرات ڈائیلا گھس۔۔۔۔

نہ کوئی لکیریں نہ دا۔۔ ئرے۔۔۔"

عشق میں حد ہوتی نہیں۔۔۔"

اتنا بے حد ہوتا ہے کہ۔۔۔"

یہ فتوری گھٹتی نہیں۔۔۔"

نہ کوئی لکیریں نہ دائرے۔۔۔"

عشق میں حد ہوتی نہیں۔۔۔"

اتنا بے حد ہوتا ہے کہ۔۔۔"

یہ فتوری گھٹتی نہیں۔۔۔"

وہ دونوں آمنے سامنے کھڑے تھے

قرآت نے عماد کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اسکے

منہ پر ہاتھ پھیرا عماد کا بھی ایک ہاتھ قرآت کی کمر پر تھا

ایک عجیب سی مسکراہٹ دونوں کے فیس پر تھی اور

عجیب سی کشش دونوں کی آنکھوں میں

"او جانا ہے اک بار۔۔۔"

"تیری روح کے پار۔۔۔"

"میں تورہ کے کنارے پے تھکیا۔۔۔"

عماد نے قرآت کا ہاتھ پکڑ گھمایا اور کمر سے پکڑ کر پیچھے کو جھکایا

عماد ڈائیلا گھس۔۔۔۔۔۔

او۔۔۔ تیرا اچڑیا خمار۔۔۔۔"

تیرے بن میرے یار۔۔۔۔"

اس۔۔۔جگ میں نہیں کچھ رکھیا۔۔۔"

مکس دھمک۔۔۔۔

بربادیاں۔۔۔ تم سے ہی ہیں۔۔۔"

آبادیاں۔۔۔ تم سے ہی ہیں۔۔۔"

اب کیا غلط اور کیا صحیح۔۔۔"

جب روح داریاں تم سے ہی ہیں۔۔۔۔"

کندھوں کو جنبیش دے کر قرآت پر جھکا

دھمک۔۔۔۔۔۔۔۔۔

برباد یاں۔۔۔ تم سے ہی ہیں۔۔۔"

آباد یاں۔۔۔ تم سے ہی ہیں۔۔۔"

اب کیا غلط اور کیا صحیح۔۔۔"

جب روح داریاں تم سے ہی ہیں۔۔۔۔"

دھمک۔۔۔۔۔۔

دونوں پورے ڈانس فلور پر آگ لگا رہے تھے اور لوگوں کے دلوں میں بھی گانے کی دھمک نے سب کے جسموں میں ایک لہر سی پیدا کر دی تھی

قرآت ڈائیلا گھس۔۔۔۔

"مدہوشیاں ہیں مدہوشیاں۔۔۔"

"ان نگاہوں میں تیری ہیں مدہوشیاں۔۔۔"

"ڈب جانیاں۔۔ایسے ڈب جانیاں۔۔۔"

"پھر کبھی نہ میں تجھ سے ابھر پانیاں۔۔۔"

مدہوشیاں ہیں مدہوشیاں۔۔۔"

ان نگاہوں میں تیری ہیں مدہوشیاں۔۔۔"

ڈب جانیاں۔۔ایسے ڈب جانیاں۔۔۔"

پھر کبھی نہ میں تجھ سے ابھر پانیاں۔۔۔"

قرآت بھی فل اپنے زون میں آگئی تھی عماد دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہا تھا آج وہ کھل کر مسکرا رہا تھا

عماد ڈائیلاگھس۔۔۔۔۔۔

"او کیسی۔۔۔۔ لگن ہے یار۔۔۔"

"لگی۔۔۔۔جو اس بار۔۔۔۔"

"رتی دن بس نام تیرا رٹیا۔۔۔"

قرات ڈائیلاگھس۔۔۔۔

"او۔۔۔ تیرا چڑیا خمار۔۔۔"

"تیرے بن میرے یار۔۔۔"

اس جگ میں نہیں کچھ رکھیا۔۔۔"

مکس دھمک۔۔۔۔

بربادیاں۔۔۔ تم سے ہی ہیں۔۔۔"

آبادیاں۔۔۔ تم سے ہی ہیں۔۔۔"

اب کیا غلط اور کیا صحیح۔۔۔"

جب روح داریاں تم سے ہی ہیں۔۔۔۔"

برباد یاں۔۔۔ تم سے ہی ہیں۔۔۔"

آبادیاں۔۔۔ تم سے ہی ہیں۔۔۔"

اب کیا غلط اور کیا صحیح۔۔۔"

جب روح داریاں تم سے ہی ہیں۔۔۔۔"

قرات ڈائیلاگھس۔۔۔۔

مدہوشیاں ہیں مدہوشیاں۔۔۔"

ان نگاہوں میں تیری ہیں مدہوشیاں۔۔۔"

"ڈب جانیاں۔۔ایسے ڈب جانیاں۔۔۔"

"پھر کبھی نہ میں تجھ سے ابھر پانیاں۔۔۔"

"دھمک۔۔۔۔۔"

دونوں پر ایک جنون سا سوار ہوا ہوا تھا عنقریب وہ ڈانس فلور توڑ دیتے

انکے ساتھ اور بھی بہت سے سٹوڈنٹس تھے جو فل زون میں تھے سب چل کر رہے تھے سوائے دور کھڑی عالیہ اور پاس کھڑے زین کے

ڈانس کرتے کرتے وہ کب اتنا قریب آئے وہ نہیں جانتے تھے ایک دوسرے کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے جسم بلکل ساکت ہو گئے تھے آس پاس سارے ڈانس میں مشغول تھے

عماد نے اپنے ہاتھ کی انگلیوں کی پوروں سے ہلکے سے قرآت کا چہرہ چھوا

قرآت کی پلکوں میں جنبش ہوئی وہ دور ہونے لگی تھی کہ عماد نے پھر سے قریب کر لیا

وہ کچھ کہنے لگی تھی کہ عماد نے اپنی انگلی اسکے منہ پر رکھ

دی

ششششششش"

وہ اتنا قریب ہو کر اسکے حواس باختہ کر رہا تھا

پیچھے تمہارا باپ کھڑا ہے۔۔۔"عماد کا اشارہ زین کی

طرف تھا

قرآت وہی ساکت ہو گئ

عماد کی جھیل سی آنکھیں پھیل سی گئی جب دیکھا کہ

قرآت اسکے چہرے پر اتنے پیار سے ہاتھ پھیرنے لگی

عماد نگاہیں ترچھی کر کر کبھی ہاتھ کو تو کبھی قرآت کو تکنے لگا

پریشان نہیں ہو پیچھے بھی تمہاری ماں کھڑی ہے ۔۔۔"اب قرآت کا اشارہ عالیہ کی طرف تھا

عماد کے چہرے پر انجانی سی مسکراہٹ آن ٹھہری۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اسے اب یقین ہو گیا تھا کہ اسکی قسمت باقیوں سے

مختلف ہے خوشیاں اسکے نصیب میں نہیں تھی اسکی بد

صورتی اسکا مقدر بن چکی ہے وہ بار بار آسمان کی جانب

نگاہیں اٹھاتی اور خود کو بنانے والے سے شکوہ کرتی

اتنے حسین حسین لوگ ہیں دنیا میں کیا ہوتا اگر ایک

وہ بھی ان میں شامل ہو جاتی ایک اسکی بد صورتی دوسرا

اسکا نام

"شکل دیکھی ہے اپنی اور نام ہنہ۔۔۔۔ حسن آراہ

"یہ لفظ اسکے کانوں میں سیسے کی طرح انڈیلا تھا

اماں کم تو تو نے بھی نہیں کیا میرے ساتھ زمانے بھر میں مذاق بنوادیا میرا۔۔۔۔ایک تو شکل ایسی اوپر سے نام

کیا ہے میری قسمت کیوں وہ رب کسی کسی کو ازماتا کیوں۔۔۔۔۔کیو۔۔۔۔۔۔۔۔ں "روتے ہوئے زمین پر بیٹھ گئ اسکی ٹانگیں بلکل بے سدھ ہو گئیں تھیں نہ اب وہ اماں سے مل سکتی تھی اس پر بھی پابندی عائد کر دی گئ تھی نہ وہ گھر سے باہر جا سکتی تھی اسے یہ بھی بعد میں پتا چلا تھا کہ اسکا سودا ہوا ہے رانا بیگم (اسکی

ساس) نے اسے خرید ا تھا صرف اس لیے کے وہ اپنے بیٹے کو اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہتی تھیں انکی انا نے حسن آراہ کی زندگی برباد کر دی تھی

زمین پر بے سدھ پڑے ایک دم اسکا جی متلا یا وہ دوڑ کر واشروم میں گھس گئی اسی وقت میڈ کھانا لے کر کمرے میں آئی تھی اسے کھانا بھی علیحدہ دیا جاتا تھا حسن آراہ کو کمرے میں نا پا کر میڈ پریشان ہوئی اور چیختی ہوئی نیچے بھاگ گئی

رانا بیگم۔۔۔"

دلہن اپنے کمرے میں نہیں ہے۔۔۔"

یہ بات سنتے ہی پریشانی اور غصّے کے ملے جلے تاثرات
انکے چہرے پر واضح ہوئے

وہ میڈ کے ساتھ حسن آراہ کے کمرے میں آئیں

ایکدم دروازہ کھولا سامنے کھڑی وہ تولیے سے اپنا منہ
صاف کر رہی تھی
رانا بیگم نے غصّیلی نظروں سے میڈ کو دیکھا

آپ۔۔۔!
حسن آراہ انکو دیکھ کر ایکدم سیدھی ہوئی

اب وہ کیا بتاتیں ناچار اُاُسے اندر آکر بات بنانی پڑی

وہ۔۔۔ ہم تمہیں دیکھنے آئے تمہیں کسی چیز کی

ضرورت تو نہیں بس یہ دیکھنا چاہتے تھے۔۔۔"

نھ۔۔"حسن آراہ کچھ کہنے لگی تھی کہ پھر منہ بھر کر

قے آئی وہ دوڑ کر واشروم میں چلی گئی

رانا بیگم کی آنکھیں حیرت سے کھلی تھی انکواپنی عمر

کے حساب سے ان سب چیزوں کا اچھے سے تجربہ تھا

حیران وہ اس لیے ہوئیں تھی کہ انہوں نے اب تک

اپنے بیٹے کو حسن آراہ سے اچھا برتاؤ کرتے نہیں دیکھا

تھا تو یہ کیسے کر ممکن ہو سکتا تھا

تھوڑی دیر میں حسن آراہ باہر آئی اسے دیکھ کر رانا بیگم

نے اپنا منہ زبردستی غصّے والا بنایا اور میڈ کو مخاطب

کرتے ہوئے اسے باہر جانے کا حکم دیا

کیا ہوا ہے تمہیں۔۔۔؟ استفسار یہ پوچھا

پتا نہیں صبح سے جی متلا رہا ہے۔۔۔" سر جھکائے

جواب دیا

کچھ ایسا ویسا کھایا ہے تم نے۔۔۔؟ پھر سوال

میں کہاں جاتی ہوں جو ایسا ویسا کھاؤں گی۔۔۔"

تم دونوں کے بیچ کچھ ہوا تھا۔۔۔" مدعے پر آئیں

جی۔۔۔؟ حسن آراہ کو سمجھ نہیں آئی اسلیئے لمبا سا جی

کہا

اتنا مشکل سوال نہیں کیا ہم نے۔۔۔!

آپ کیا کہنا چاہتی ہیں۔۔۔؟ استفسار کیا

سادہ لفظوں میں تم امید سے ہو اور یہ کیسے ممکن ہو

سکتا یہ ہمیں تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں تو اب

اب ہم پوچھنا یہ چاہ رہے ہیں کہ یہ سب کب ہوا

۔۔۔؟

حسن آراہ کا دماغ گھوما اور اسے کچھ ہی پل میں یاد آگیا

تھا جب وہ نشے میں دھت اسکے قریب آیا تھا

پپ۔۔پپ پہلی۔۔پہلی رات۔۔۔"وہ تھوڑی

ہکلائ

وہ خود۔۔۔؟ڈھکے چھپے لفظوں میں پوچھا

جی وہ تب اپنے حواسوں میں نہیں تھے۔۔۔"

ٹھیک ہے خیال رکھو تم اپنا۔۔۔"

جی۔۔۔"

رانا بیگم کے جانے کے بعد اس نے کھل کر سانس لی پریشان بھی تھی مگر دل میں ایک انجانی سی خوشی تھی اتنی مدت بعد وہ خوش ہونا چاہ رہی تھی

••••••••••••••••••••••

آس پاس سے بیگانہ وہ دو دن سے اپنے کمرے میں بند تھا کسی کا کوئی ہوش نہیں تھا بیڈ کی چادر زمین پر پڑی تھی ٹیبل پر پڑا سامان بھی زمین پر چور ہوا پڑا تھا جن

میں شراب کی بوتل بھی تھی کمرے میں گھپ اندھیرا کھڑکی سے آتی روشنی کی کچھ کرنیں اسکے چہرے کو چھو رہی تھیں پاس میں ہی ایش ٹرے جلی ہوئی سیگرٹوں سے بھری ہوئی تھی

لال اور نشیلی آنکھیں ماتھے پر بکھرے بال شرٹ کے اوپر والے دو بٹن کھلے ہاتھوں کے کف رف طریقے سے مڑے ہوئے بیڈ کے سہارے پڑا اس وقت اسکا حال موالیوں جیسا ہوا پڑا تھا

ارحم۔۔۔"

جی ارحم کی جان۔۔۔"

آپ مجھ سے پیار کرتے ہیں ناں۔۔۔؟

ہاں جی کرتا ہوں۔۔۔"

کتنا۔۔۔؟

اتنا کے جسکو بیان کرنے کیلئے کوئی لفظ نہیں بنا۔۔۔"

بتائیں ناں۔۔۔"

میری جان کے ٹوٹے اتنا پیار جتنا

سمندر میں پانی کے قطرے

زمین پر مٹی کے ذرے

درختوں پر لگے پتے

آسمان پر تارے

بس۔۔۔؟

نہیں۔۔۔!

تو۔۔۔؟

آپ میرے لیے وہ ہیں جسے دیکھ کر مجھے سانس آتی دل کو چین آتا روح کو قرار ملتا میرے وجود کو اپنے لمس سے ٹھنڈک ملتی

اور اگر میں مر گئی تو۔۔۔؟

ششششش۔۔۔" پاگل ہیں میں یہاں آپ سے پیار محبت کی بات کر رہا ہوں اور آپ ہیں کہ مرنے مرانے کی۔۔۔"

ہمیشہ کیلئے تو کوئی بھی نہیں ہوتا ناں۔۔۔"

نہیں ہوتا مگر میں نے اپنے رب سے آپکا ساتھ مانگا اس جہاں میں بھی اور اس جہاں میں بھی آپ میرے ہیں صرف اور صرف میرے آپ سے پہلے میں چلا جاؤں۔۔۔" بولتے ہوئے ماحہ نے اسکے منہ پر انگلی رکھ دی

چپ کریں ابھی تو مجھے کہہ رہے تھے اور اب خود ---"بولتے ہوئے ماحہ کا لہجہ رندھ سا گیا

جا---ن"ارحم نے اسے اپنی باہوں کے حصار میں لیا

ہم کبھی الگ نہیں ہونگے یوں ہی ساتھ رہیں گے ہمیشہ اور اب تو اللہ پاک نے اپنی رحمت بھی ہم پر نازل کی ہے الحمدللہ ہم خوش رہیں گے---"باہوں میں لیے لیے وہ آنکھیں موندیں حسین خوابی دنیا میں کھو گیا

ہوا کے جھونکے سے اسکی آنکھ کھلی اور پل بھر میں اسکا خواب ریت کی مانند اسی کے سامنے ڈھیر ہو گیا سب تنکا تنکا ہوا میں اڑ گیا وہ چاہ کر بھی ان تنکوں کو سمیٹ نا سکا آج وہ پہلی بار رویا تھا اور جی بھر کر رویا تھا

•••••••••••••••••••

واہ جی تم تو چھا گئی تھی پوری پارٹی میں کیا ڈانس کیا ہے تم نے اور سر نے افففف۔۔۔ قسم مزہ آگیا

۔۔۔"یونی کے پارک میں بیٹھے فری اسکو نان اسٹاپ

پکائے جارہی تھی اسکی بات پر قرآت نے خاصے تیکھے تیوروں سے نوازہ

وہ سر کہنے کے لائک نہیں ہے انفیکٹ انسان ہی کہنے کے لائک نہیں ہے۔۔۔"

او میڈم کونسی دنیا میں ہو تمہیں نہیں پتا جس سر کے جانے پر تم رو رہی تھی ناں وہ انہی کی جگہ آئے ہیں۔۔۔"فری نے ایٹمی بومب اسکے سر پر پھوڑا تھا جو اچھا خاصا قرآت کا دماغ ہلا گیا

وہاٹ۔۔۔آر یو سیریس۔۔۔؟

یس آئی یم۔۔۔!

نہیں تم مذاق کر رہی ہو ہیں ناں۔۔۔؟ انچا ہی تصدق مانگی

آئی یم ناٹ کڈڈنگ وہ سچ میں پروفیسر ہے۔۔۔"

بٹ وہ تو کلاس میں۔۔۔" کہتے کہتے چپ ہو گئی اسکا دماغ کیوں گھوما پتا نہیں

ٹھیک ہے چلو لائیبریری چلتے ہیں مجھے لگتا ہے میں پاگل ہو جاؤں گی۔۔۔"

تمھیں اتنا شاک کیوں لگا بائے داوے۔۔۔"فری نے اسکو اوپر سے نیچے تک معائینہ خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا

یار وہ سر کیسے ہو سکتا ہے وہ میرے ساتھ کلاس میں بیٹھا تھا کلاس بھی اٹینڈ کی تھی اب تم کہہ رہی ہو وہ سر ہے ہاؤ اٹس پوسیبل۔۔۔؟

میں بھی کہوں ہیچکیاں بند کیوں نہیں ہو رہی یہاں آ کر پتا چلا کوئی مجھے شدّت سے یاد کر رہا ہے۔۔۔"ایک چہکتی آواز قرآت کی سماعتوں سے ٹکرائی

چہرے پر ہلکی سی مسکان لیے جیب میں ہاتھ ڈالے وہ عین اسکے پیچھے کھڑا تھا

قرآت جیسے ہی مڑی اسکی کہنی عماد کے سینے سے ٹکرائی ڈر کے مارے پیچھے ہونے سے نرم گھاس پر قدم لڑکھڑا گئے لیکن عماد نے اسے پکڑ کر اچھی خاصی چوٹ لگنے سے بچالیا

اس نے زور سے آنکھیں بند کی ہوئی تھی اسے لگ رہا تھا وہ اب گرے گی

وہ اسکا چہرہ دوسری بار اتنے قریب سے دیکھ رہا تھا

آنکھیں تو ایسے بند کی ہیں جیسے کے ۔ٹو سے گر رہی ہو

۔۔۔"عماد کے طنز پر قرآت نے جھٹ آنکھیں

کھولیں اور آنکھیں پھاڑے اسے گھورنے لگی

بس بس مزید نہ کھولنا ورنہ نکل کر باہر آجانا انہوں نے

۔۔۔"اگلا طنز

قرآت نے اسکی بات دل پر لے لی اور جلدی سے

آنکھیں چھوٹی کی

وہ اسکی جھیل سی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کھو سی گئی

تھی کہ عماد کی آواز اسے ہوش میں لائی

ویسے یار آپس کی بات ہے تم دکھنے میں چھوئی موئی

ٹائپ ہو ورنہ وزن تو۔۔۔"بولتے ہوئے عماد کی شریر

مسکراہٹ اسکو اچھا خاصا تپا گئی

تمہیں بڑا پتا ہے مجھ میں وزن ہے۔۔۔"چڑھ کر

بولی

ہاں وہ تو تمہارے بوائے فرینڈ کو پتا ہو گا ناں۔۔۔"عماد

دونوں شانے چت کرتا بولا

میں سر پھوڑ دونگی تمہارا اگر اسکو ایک بار اور میرا

بوائے فرینڈ بنایا تو۔۔۔"

چھوڑدو۔۔۔دیکھوں میں بھی کتنا دم ہے بیا کی چہیتی میں پھوڑو۔۔۔"عماد ایک قدم آگے آکر اسکے سامنے سر جھکاتے ہوئے بولا

مم۔۔مم میں۔۔۔میں پھپھ۔۔۔پھو۔۔پھوڑ بھی دو نگی ۔۔۔"

تو پھوڑو نا کر تو رہا ہوں آفر کر و اپنی دلی خواہش پوری ۔۔۔"

پھوڑ دوں گی بٹ پہلے یہ بتاؤ تم سٹوڈنٹ ہو یا پروفیسر ۔۔۔؟

تمہیں کیا لگ رہا ہے۔۔۔ "

وہ مزید اسکے قریب ہوتے ہوئے بولا اسکے سینے تک آتی قرآت سٹپٹا سی گئی

مم۔۔۔ مم مجھ۔۔۔مجھے۔۔۔؟

ہاں تت۔۔تت۔ تمہیں۔۔۔"عماد نے نکل اتاری

یو لسن ایسے میری نک۔۔۔نک۔۔ نکل نہیں اتار سکتے۔۔۔"

کک۔۔ کک کیوں۔۔۔"

قرآت نے کچھ کہے بغیر بچوں کی طرح ہونٹ نکال لیے اسکی حرکت پر عماد کو اپنے جسم میں سرائیت سی محسوس ہوئی

وہ ایکدم پیچھے ہوا اور بنا کچھ کہے وہاں سے چلا گیا

عجیب انسان ہے۔۔۔"قرآت منہ بناتے ہوئے بولی

عجیب نہیں ہینڈسم اور کیوٹ ہے۔۔۔"فری نے دہائی دیتے ہوئے کہا جس پر قرآت کا مزید منہ بگڑا

اللہ سے بخشش مانگو۔۔۔"کتابیں سمیٹ کر کلاس روم میں جانے کے ارادے سے اٹھتے ہوئے بولی

اللہ سے اسے ہی نہ مانگ لوں ہاہاہاہا۔۔۔"اپنی بات پر

خود ہی قہقہہ بلند کیا
ہمممم سوفنی چلواب۔۔۔"اب کی بار لہجہ لتاڑنے والا

تھا

••••••••••••••••••••

پٹ سے کمرے کا دروازہ کھول غصّے سے پھنکارتے

ہوئے وہ اندر داخل ہوا تھا اور جاتے ہی شیشے کے

سامنے کھڑی حسن آراہ کو بازو سے پکڑ کر دیوار سے جا لگایا تھا

وہ پھٹی نظروں سے اپنے مجازی خدا کو دیکھنے لگی جو اتنے دن بعد اپنے کمرے میں آیا تھا وہ بھی ایسے شادی کے بعد اس نے کمرہ ہی تبدیل کر لیا تھا

چھوڑو میرا ہاتھ درد ہو رہا ہے مجھے۔۔۔" درد سے کراہتے ہوئے حسن آراہ نے خود کو چھڑوانے کی ناکام کوشش کی مگر مقابل کی گرفت بہت سخت تھی

سیر یسلی تمہیں درد ہو رہا ہے ہاں ۔۔۔ بولو۔۔۔"وہ

بولا نہیں سید ھا دھاڑا تھا

کیا ہوا ہے تم ایسے ریکٹ کیوں کر رہے ہو کیا کیا ہے

میں نے ۔۔۔"اب درد کے مارے ایک آنسوں

چھلک کر گال پر آگیا تھا

کیا کیا ہے ۔۔۔؟

بتاؤں کیا کیا ہے پہلے تو میری زندگی پر گرہن بن کر آ

گئی اور اب اس گرہن کی منحوسیت میری زندگی میں

گھول رہی ہو ۔۔۔"

مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا تم کیا کہہ رہے ہو

۔۔۔"روتے ہوئے بولی

مام سے کیا کہا تم نے۔۔۔؟

کیا کہا ہے میں نے۔۔۔؟

یہی کہ تم۔۔۔"بولتے بولتے چپ ہوا

کسی اور کیساتھ کالا منہ کر کر وہ کالک مجھ پر تھوپ رہی

ہو واو سیریسلی۔۔۔"

چھناک۔۔۔سے کچھ ٹوٹا تھا جسکی آواز تو بہت بلند تھی

مگر صرف اس تک سنائی دی تھی حسن آراہ کو اپنا جسم

بے جان محسوس ہوا آنسوں پلکوں کی باڑ توڑ کر گالوں
پر بہنے لگے تھے پیار محبت اسکی قسمت میں نہیں تھے تو
کیا اب عزت بھی نہیں تھی ؟ ایک باحیا عورت کیلئے
اسکا کردار سب سے زیادہ اہم ہوتا ہے جسے وہ پوری
زندگی شیشے کی طرح چمکا کر صاف ستھرا رکھتی ہے اور
کوئی آکر ایک پل میں اس پر کیچڑ اچھال دے تو وہ وہی
زمین میں زندہ درگور ہونا چاہ رہی ہوتی ہے یہی حال
حسن آراہ کا تھا اس وقت۔۔۔"

بولو چپ کیوں ہو۔۔؟

اسے اس طرح سکتے میں کھڑا دیکھ وہ پھر دھاڑا

جب حسن آراہ کچھ نہ بولی تو اسے بیڈ پر دھکا دے کر کمرے کا دروازہ زور سے بند کرتا باہر نکل گیا

وہ جیسے گری تھی ویسے ہی پڑی تھی آنسوں بھی نہیں تھے اس پر ایک عجیب سی کیفیت طاری ہو رہی تھی

کچھ ہی پل میں اسے سب دھندلاتا ہوا نظر آیا اور جلد ہی وہ تاریکی میں گم ہو گئی

••••••••••••••••••••••••

ایک آخری کش لگا کر سگریٹ ایش ٹرے میں نیست کرتے اس نے دھواں اوپر منہ کر کر ہوا کے سپرد کیا اسکے کمرے کی کھڑکی سے باہر ڈوبتا سورج نظر آرہا تھا اسے ایک نظر دیکھ کر وہ جا کر بیڈ پر ڈھے گیا اور چھت کو گھورنے لگا پتھراتی آنکھوں کو ایک پل کیلیئے بند کیا تو ایک روتا ہوا چہرہ اسے نظر آیا

مجھ۔۔۔ مجھ مجھے۔۔۔ بیا کے پاس جا۔۔۔ جا۔۔ جانا ہے۔۔۔"

پیچھے بھی تمہاری ماں کھڑی ہے۔۔۔"

میں سر پھوڑ دونگی تمہارا اسکو میرا ابوائے فرینڈ بنایا تو

۔۔۔"

بچوں کی طرح ہونٹ نکالتی وہ لڑکی اسے کیوں یاد آ

رہی تھی کیوں اسے سوچ کر ہی وہ بندہ جس نے کبھی

مسکرا کر نہیں دیکھا تھا وہ ہنس دیتا ہے کیوں۔۔۔"

کیوں اسکو اتنے قریب سے دیکھ کر اسے اپنے وجود

میں سرائیت محسوس ہوئی

بیا کی چہیتی کیا ہو تم۔۔۔کیوں یاد آ رہی ہو۔۔۔"خود

سے سوال کیا

اسے یاد کرتے کرتے وہ نیند کی وادی میں کھو گیا

"۔۔۔

ہر طرف ہریالی جس میں لگے رنگ برنگے پھول اور ان پر اڑتی رنگ برنگی تتلیاں ایسے میں اسکی نظر سامنے پڑی جہاں سفید فام لڑکی دکھائی دی جسکے آس پاس سفید پھول ہی پھول تھے ان میں کھڑی سفید رنگ کی میکسی زیب تن کئے کھلے بال سر پر سفید پھولوں سے بنا ہوا تاج پہنے چہرے پر شریر سی مسکراہٹ لیے وہ بھی پھول ہی لگ رہی تھی

اسے دیکھ کر بے ساختہ عماد کے قدم اسکی جانب

بڑھے

کچھ قدموں کی اس دوری کو پار کرتے ہوئے اس تک

پہنچا ایک قدم کی دوری تھی اب وہ وہی کھڑا اس سفید

فام لڑکی کو دیکھنے لگا جسکے چہرے پر ایک عجیب سا نور

تھا وہ ایک قدم کی دوری ختم کرتا اسکے قریب ہوا اور

آنکھیں بند کئے اپنے ہاتھ کی انگلیوں کی پوروں کو

اسکے چہرے پر پھیرتا اسے محسوس کرنے لگا اسے ایک

عجیب سا سکون ملا دل کو جیسے ٹھنڈک سی مل گئی ہو ایسا

سکون اسے اپنی چوبیس سالہ زندگی میں کبھی نہیں ملا تھا

کچھ ہی پل میں اس نے آنکھیں کھولیں اس سفید فام لڑکی نے اپنا سر اسکے کندھے پر رکھ دیا

تب ہی وہاں ایک سیاہ فام عورت آئی اور اس لڑکی کو کھینچ کر لے جانے لگی عماد نے اسکا ہاتھ پکڑ کر روکنا چاہا مگر مقابل زیادہ طاقت ور تھی

اگلے ہی پل وہ دونوں غائب ہو گئیں تھیں اسکی آنکھیں کھلیں چہرے پر پسینے کے قطرے چمکے

کون تھی وہ۔۔۔؟ذہن پر زور دیا مگر وہ خواب تھا آنکھ کھلنے پر ختم ہو گیا تھا

بالوں میں انگلیاں پھنسائے وہ کتنی ہی دیر بیٹھا رہا تب ہی ڈور ناک ہوا بنا دیکھے اس نے اندر آنے کی اجازت دے دی اور پھر اندر آنے والی شخصیت کو دیکھ کر اسکے خاصے تیور بگڑے

ناٹ اگین (پھر سے نہیں)۔۔۔"پہلے ہی وارن کرتا اٹھ کر واش روم جانے لگا کہ عالیہ کی آواز پر رک گیا

طبیعت ٹھیک ہے تمہاری۔۔۔؟ مختصر سا سوال کیا

تم کیوں پوچھ رہی ہو۔۔۔؟ سپاٹ لہجے میں کہا

ویسے ہی لگ نہیں رہا۔۔۔"

تو وہ تمہاری پرابلم ہے ناٹ مائن۔۔۔"

پرابلم تو مجھے تمہارے مجھے تم کہنے پر بھی ہے میں ماں

ہوں تم۔۔۔"

شٹ اپ۔۔۔"بیچ میں ہی عالہ کی بات کاٹ دی

میں نے پہلے ہی کہا ناٹ اگین اسکا مطلب جانتی ہو

۔۔۔؟

پہلے ہوا ہی کب ہے جو دوبارہ نہ ہو۔۔۔؟

کیا چاہتی ہو۔۔۔؟

کہ تم مجھے اپنی مام ایکسیپٹ کرو۔۔۔"

اپنی یہ خواہش لیے قبر میں اتر جانا۔۔۔"

تم ایسے بیہو و کیوں کر رہے ہو۔۔۔"

اہ پلیز مجھے اپنی شکل بھی مت دکھایا کرو غصّہ آتا ہے مجھے تمہیں دیکھ کر۔۔۔"

یہ ناانصافی ہے میرے ساتھ۔۔۔"بولتے ہوئے لہجہ رندھا

دوسروں کے ساتھ ناانصافی کرنے والے اپنی باری پر روتے اچھے نہیں لگتے مسز عالہ شاہ ویز۔۔۔"

بٹ ت۔۔"عماد کی وارن کرتی انگلی کھڑی دیکھ وہ چپ ہو گئ

ناؤ گیٹ لوسٹ اینڈ ڈونٹ شو می یور فیس اگین۔۔۔"(اب نکلو اور دوبارہ اپنا چہرہ نہ دکھانا)

عالہ خاموش شکواتی نظر اس پر ڈال کر چلی گئ

وہ پھر سے بیڈ پر بیٹھ گیا ایک لمبی سانس ہوا کے سپرد کی اور وہی لیٹ گیا

••••••••••••••••••••••

بھائی۔۔۔"ایک ہمدردانہ آوازاسکی سماعتوں سے ٹکرائی ارحم نے دھیرے سے آنکھیں کھولی دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے آنکھیں مسلیں

تم۔۔۔"

بھائی کچھ کھالیں۔۔۔"رابی کابس نہیں چلا تھاکہ وہ اسکی حالت پر رودیتی اور ساتھ اپنی بہن کی قسمت پر بھی

بھوک نہیں ہے مجھے۔۔۔" مختصر سا جواب دیا

بھائی پلیز کھالیں عینی بھی نہیں کھا رہی کچھ۔۔۔"

کیوں۔۔۔اسکی طبیعت تو ٹھیک ہے ناں۔۔۔؟ بیٹی

کے ذکر پر سیدھا ہو بیٹھا

پتا نہیں بھائی بس روئے جا رہی ہے۔۔۔"

کہاں ہے۔۔۔؟

میرے کمرے میں ہے۔۔۔"

منہ پر ہاتھ پھیر کر جلدی سے اٹھا اور کمرے کی جانب

گیا

سامنے اپنی بیٹی کو روتے بلکتے دیکھ اسکے دل پر جیسے ہاتھ

ساپڑا جھٹکے میں اسے اٹھا کر اپنے سینے سے لگا لیا

بس بچہ۔۔۔ بابا آ گئے ہیں ناں بس چپ بلکل

۔۔۔"اسے شرمندگی سی ہوئی تھی کہ اپنے دکھ میں

وہ اپنی بیٹی کو بھی بھول گیا تھا

بس بابا کی جان۔۔۔"اسکا رونا دیکھ ارحم کی آنکھوں

میں بھی آنسوں آ گئے تھے وہ کبھی رویا نہیں تھا مگر

اب ہر پل اسکی آنکھوں میں آنسوں ہوتے تھے

ما۔۔۔م۔۔ا۔۔۔" چار سالہ بچی ہیچکو لے لیتے ہوئے

بولی

" بابا ہیں ناں میری جان۔۔۔"

" ما۔۔۔ما۔۔۔"

کہاں سے لا۔۔۔ؤں" تقریباً پھٹ پڑا تھا

" کہاں سے لاؤں ماما کو۔۔۔"

چپ بس۔۔۔" پیار سے سینے سے لگا کر سہلانے لگا

سامنے کا منظر دیکھ کر رابی کا دل پھٹ رہا تھا دونوں کو

کیسے وہ اکیلا چھوڑ کر جاسکتی ہے جبکہ اسے پتا ہے کہ

دونوں ہی اسکے بنا ادھورے ہیں کتنی بد قسمت تھی

اسکی بہن

بابا کی جان کچھ کھائے گی۔۔۔؟

ن۔۔ئ"...

بٹ بابا تو کھلائیں گے چلو آج اپنی پر نسسز کو میں خود

کھلاؤں گا رابی کھانا لے آؤ۔۔۔"

جی بھائی ابھی لائی۔۔۔" کہتے ہی رابی کچن میں چلی

گئی

تمہیں اب چلے جانا چاہئے واپس۔۔۔"عینی کو کھانا

کھلاتے ہوئے رابی سے گویا ہوا

کیوں بھائی۔۔۔"رابی کو مایوسی ہوئی وہ ان دونوں کو

ایسے اکیلا چھوڑ کر نہیں جاسکتی تھی

کیونکہ تمہارا اب یہاں رہنا مناسب نہیں ہے۔۔۔"

اور عینی۔۔۔؟

اسے میں سمبھال لوں گا۔۔۔"

اتنا آسان نہیں ہے بھائی۔۔۔"

آسان تو اب میری زندگی ہی نہیں ہے۔۔۔" بولتے ہوئے ارحم کی آنکھوں میں عرق اتر آیا

رابی کو اس وقت وہ ایک اجڑا بیا باں لگ رہا تھا

لیکن میں عینی سے دور نہیں ہونا چاہتی بھائی

۔۔۔" ڈھکے چھپے لفظوں میں اجازت چاہی

تمہارا یہاں رہنا ٹھیک نہیں ہے بات کو سمجھو ہمارا معاشرہ جاہلوں سے بھرا پڑا ہے نا جانے کیسی کیسی باتیں بنادیں لوگ۔۔۔"

مجھے فرق نہیں پڑتا ارحم بھائی مجھے بس عینی کے پاس رہنا ہے۔۔۔"

اب کیا کہتا وہ۔۔۔"

ٹھیک ہے تم رہ لو میں اپنا سامان اوپر شفٹ کر لوں گا وہاں سے باہر کی طرف سیڑھیاں ہیں میں وہی استعمال کر لوں گا

جی ٹھیک ہے۔۔۔"

عینی کو کھانا کھلانے کے بعد سلا کر باہر چلا گیا

••••••••••••••••••••••

بیگم صاحبہ دلہن اپنے کمرے کا دروازہ نہیں کھول رہی۔۔۔" میڈ ہاتھ میں کھانے کی ٹرے لیے سر جھکائے بولی

کیا مطلب نہیں کھول رہی۔۔۔؟ سپاٹ لہجے میں پوچھا

میں کھانا دینے گئی اور کافی دیر دروازہ کھٹکھٹایا مگر اندر سے کوئی آواز نہیں آئی۔۔۔"

پچھلی بار کی طرح اگر تمہاری ہی غلطی ہوئی تو تمہیں

چھوڑیں گے نہیں۔۔۔" انگلی اٹھا کر وارن کرتیں وہ

حسن آراہ کے کمرے کی جانب گئیں

انکی آواز پر بھی اندر سے کوئی جواب نہیں آیا تو وہ

پریشان ہوئیں

ملازم کو بلاؤ اور کھلواؤ یہ دروازہ ابھی۔۔۔" میڈ کو

حکمیہ انداز میں کہا

ملازم نے چابیوں کا گچھا لا کر دروازہ کھولا

رانا بیگم غصّے میں بھری اندر داخل ہوئیں سامنے اسے

بیڈ پر پڑا دیکھ انکی پریشانی میں اضافہ ہوا

میڈ کے ہلانے پر پتا چلا کہ وہ بیہوش پڑی ہے ڈاکٹر کو

بلایا گیا تھوڑی دیر میں اسے ہوش آیا

رانا بیگم کو پاس بیٹھا دیکھ کر وہ ایکدم سیدھی ہو بیٹھی

اور اٹھتے دوران بازو ہلنے پر منہ سے آہ نکلی

کیا ہوا ہے تمہیں۔۔۔؟استفسار یہ پوچھا

پتا نہیں کب میں میں۔۔۔"

اپنا خیال رکھو جانتی ہو ناں یہ آنے والا وارث ہمارے لیے کتنا معنی رکھتا ہے۔۔۔"

جی۔۔۔" مختصر سا جواب دیا

بول کر وہ چلی گئیں تھیں انکے جاتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی آج بھی اللّٰہ سے وہی سوال کیا کہ اسکی قسمت میں کیا ہے ایسا اور کتنی آزمائی جائے گی کتنی۔۔۔؟

••••••••••••••••••••••

یار تم نے اسائمنٹ بنائی ہے۔۔۔؟فری نے روتا ہوا چہرہ بنا کر پوچھا

ہاں لیکن تم ایسے کیوں پوچھ رہی ہو۔۔۔؟استفسار کیا

میں نے نہیں بنائے ناں۔۔۔"

وہ تو روز نہیں بناتی آج کونسی نئ بات ہے۔۔۔"

آج نیو پروفیسر جو آئیں گے اچھا امپریشن پڑنا چاہئے ناں۔۔۔" بالوں کو ادا سے جھٹکتی ناز سے کہا

نیو۔۔۔؟قرآت نے حیرت سے پوچھا

اسی دوران کلاس روم کا دروازہ کھلا اور ایک یونیک پرسنالیٹی اندر داخل ہوئی

بلیک پینٹ بلیو شرٹ بازو کے رف طریقے سے مڑے ہوئے کفوں سے جھانکتی اسکی سفید بازو بالوں پر جیل لگائے سنجیدہ چہرہ لیے وہ سامنے کھڑا تھا سب حیرت سے اسکو دیکھ رہے تھے

پہلا شاک جو سب کو لگا وہ یہ کہ وہ پروفیسر تھا اس کے بعد دوسرا شاک کہ وہ کچھ دن پہلے انکے ساتھ انکے بیچ سٹوڈنٹ کی طرح بیٹھا تھا تیسرا اور تگڑا شاک کے

اسکی ایج ابھی ان ہی کے جتنی تھی چوبیس سالہ

نوجوان پروفیسر نکلا

اس نے پڑھانے کے دوران خود پر کسی کی نظریں جمی

محسوس کی کسکی تھی وہ بخوبی جانتا تھا

لیکن اسے تو وہاں بس ایک شخص سے سروکار تھا

ایم آئی کلئیر۔۔۔؟

یس سر۔۔۔"سب نے یک زبان کہا

اینی قیوسچن اباؤٹ ٹوپک۔۔۔؟

نو سر۔۔۔"

یس سر۔۔۔"پوری کلاس میں سے ایک نسوانی آواز ابھری

پوچھیں۔۔۔"

آپ کمیٹڈ ہیں کہیں۔۔۔؟ندیدوں کی طرح پوچھا

جی ہاں۔۔۔"عماد کے جواب نے مقابل کے ارمانوں پر پانی پھیرا

اوکے گائیز نیکسٹ کلاس میں ہوتی ہے ملاقات تب تک ٹیک کیئر بائے

اسکے کلاس سی اوف کرنے کے بعد قرآت نے کھل کر سانس لی کلاس کے دوران وہ نظریں جھکائے بیٹھی رہی کیونکہ کل تک وہ جسکا سر پھوڑنا چاہتی تھی وہ اسکا پروفیسر نکلا تھا

کیا ہوا تمہارے چہرے کی ہوائیاں کیوں اڑی ہوئی ہیں۔۔۔"فری نے اسکے بدلے رنگ کو دیکھ کر پوچھا

یہ پکا مجھ سے بدلہ لے گا دیکھ لینا تم۔۔۔"وہی بچوں کی طرح ہونٹ نکالتے ہوئے کہا

یار بدلہ چھوڑو یہ تو مجھے پہلے ہی بیوہ کر گیا۔۔۔"

ہیں۔۔۔۔ں مطلب ؟

مطلب کہ یہ تو کمیٹڈ نکلا میں تو اسکے اور اپنے خواب دیکھ رہی تھی۔۔۔"

فری کے ارمانوں پر پانی پھرتا دیکھ قرآت کو ہنسی آئی تھی

یار پاگل ہو تم پوری چلو اب۔۔۔"اسکا ہاتھ پکڑ کر لائیبریری کی طرف لے گئی

••••••••••••••••••••••

کیا مطلب ہے آپکا مام آپ نے صرف شادی کرنے

کیلئے کہا تھا جو میں نے نا چاہتے ہوئے بھی اس

بد صورت لڑکی سے کرلی اب آپ اور کیا چاہ رہے ہیں

مجھ سے۔۔۔"لاکھ کوشش کے باوجود وہ اپنا لہجہ

دھیما نہیں رکھ پایا تو پھٹ پڑا

اگر پسند نہیں تھی تو کیا ضرورت تھی وہ سب کرنے

کی۔۔۔؟ انکا اشارہ وہ بخوبی سمجھ گیا تھا

میں نہیں گیا اسکے قر۔۔۔" بولتے ہوئے چپ ہو گیا

اسکے ذہن میں اس رات کا سارا واقعہ ایک فلم کی

طرح دوڑ گیا

اوہ شٹ۔۔۔"

یہ سب مجھ سے ہوا تھا اور میں اس پر اتنا بھڑک آیا نو

ایکچولی یہ سارا آپکا کیا دھرا ہے مام نہ آپ میری شادی

اس سے کرواتے نہ میں دکھ میں اس دن نشہ کرتا اور

نہ یہ سب ہوتا

کچھ سوچ سمجھ کر ہی کیا ہے میں نے یہ سب ماں ہوں

تمہاری دشمن نہیں۔۔۔"

فلحال تو دشمنوں سے بھی بدتر کام کیا ہے آپ نے

۔۔۔"بول کر رکا نہیں ایک تیکھی نگاہ رانا بیگم پر ڈال

کر کمرے سے نکل گیا

فلحال تو اپنے دشمنوں سے بچایا ہے تمہیں۔۔۔"

رانا بیگم اپنے وقت کی ایک معروف سیاستدان تھیں
مسلسل پانچ سال کرسی پر رہیں کوئی انکو ٹکر دینے والا
نہیں تھا انکی شخصیت ہی کافی روب دار تھی دیکھنے والا
پہلی نظر میں ہی زیر ہو جاتا انکی سلطنت خوب عروج پر
تھی ساتھ انکا غرور بھی مگر ہر غرور کو زوال پزیر ہونا
پڑتا ہے انکا بھی وقت آیا تھا جب پرویز
صاحب (زونیرہ کا باپ) نے انکی سیاست کو چٹکیوں
میں مسل دیا تھا اور دھمکی دی تھی کہ اگر انکے بیٹے
نے اسکی بیٹی کو نا چھوڑا تو وہ انکی پاور کی طرح انکے بیٹے

کو بھی ختم کر دے گا رانا بیگم کو سب منظور تھا مگر اپنے
بچوں پر ایک آنچ بھی برداشت نہیں تھی مگر وہ بھی
رانا بیگم تھیں جو جلدی ہار ماننے والوں میں سے نہیں
تھیں وقتی طور پر دنیا کو دکھانے کیلیئے کہ انھیں غریبوں
سے کتنی ہمدردی ہے اپنے بیٹے کی شادی حسن آراہ
سے کروادی لیکن اس شادی کا اصل مقصد پرویز
صاحب کو مطمئن کر کر ان سے اپنی پاور واپس لینا تھا
اپنی سلطنت کی جنگ میں انہوں نے ایک معصوم دل
کو روند ڈالا تھا وہ جسکی زندگی میں آزمائیشوں اور

زخموں سے بھری پڑی تھی آخری چوٹ انہوں نے لگادی تھی مگر یہ دنیا مکافات عمل ہے جو جیسی کرے گا ویسی پائے گا

•••••••••••••••••••••••••

اکیلا کمرہ اسے کھانے کو دوڑ رہا تھا ہر ایک چیز سے اسے اسکی یاد آرہی تھی اسکا دم گھٹنے لگا تھا چہرے پر آئے پسینے کے قطروں کو ہاتھ کی ہتھیلی سے صاف کیا سانس لینے میں بھی مشکل ہونے لگی تھی اسکی عجیب سی

کیفیت ہورہی تھی اسی دوران رابی اسکے لیے کھانا اوپر لائی تھی ارحم کی ایسی حالت دیکھ کر وہ بھی پریشان ہو گئی تھی

بھائی۔۔۔آپ ٹھیک ہیں؟ فکرمندانہ لہجے میں پوچھا

ہا۔۔ہاں مم۔۔میں۔۔۔میں ٹھ۔۔یک ہوں

"پھولتی سانس اسے بولنے بھی نہیں دے رہی تھی

نہیں آپ ٹھیک نہیں ہیں۔۔۔"

میں ٹھٹھ۔۔ٹھیک ہوں۔۔"

کہاناں نہیں ہیں آپ ٹھیک چلیں ہم ڈاکٹر کے پاس

چلتے ہیں۔۔۔"رابی نے اسکو سہارا دے کر اٹھانا چاہا

ن۔۔ نہیں۔۔۔"

بھائی پلیز عینی کیلیئے ہی چل لیں پلیز۔۔۔۔ز"اسکی

حالت دیکھ کر رابی کے بھی ہاتھ پیر ٹھنڈے ہو رہے

تھے

ٹھ۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ میں خود۔۔ خود چلا جاؤں

گا۔۔"

ایسی حالت میں خود کیسے جائیں گے۔۔۔"آخر ابی
بھی پھٹ پڑی تھی ارحم کی بے جا ضد پر

چلا جاؤں۔۔گا"

ٹھیک ہے میری تو مانی نہیں ہے بٹ اسکا مطلب یہ
نہیں کہ خود سے جانے کا کہہ کر ٹرخا دیں مجھے۔۔۔"

ارحم کی پھولتی سانس نے اسے مزید بولنے کی اجازت
نہ دی اس لیے بس ہاں میں سر ہلا دیا

مجھے پانی دے دو۔۔ پھر ہو کر آتا ہوں۔۔۔"

رابی نے گلاس میں پانی انڈیل کر اسکی جانب بڑھایا پانی

پینے سے اسکی سانس میں کچھ فرق آیا تھا

عینی کا خیال رکھنا۔۔۔" دھیمے لہجے میں تنبیہہ کی

آپ جلدی واپس آئیں۔۔۔"

آؤں گا مجھے کہاں جانا ہے۔۔۔"

اللہ حافظ کہتا اپنی بائیک پر نکل گیا رابی پتا نہیں کیوں

اسے جاتے دیکھتی رہی عجیب سی بے چینی اسکے دل

میں تھی مانو وہ نہیں چاہتی تھی کہ ارحم باہر جائے دل

میں آتے برے خیالات جھٹکتی اندر آگئی

کبھی کبھی ایسے خیالات جھٹکنے نہیں چاہئے کیونکہ یہ کسی نہ کسی ہونے والے واقعے کی پیش گوئی ہوتے ہیں

•••••••••••••••••••••••••

بہت دیکھ بھال کے بعد آخر وہ دن آہی گیا جس دن اللہ تعالیٰ نے اسکی گود ایک پیارے سے بیٹے کیساتھ بھردی تھی اسکو پاکر حسن آراہ کو لگا تھا کہ اسے ملے

آج تک ہر غم کا صلہ ہے وہ خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی

اتنا چاند سا بیٹا پا کر اسے لگا وہ دنیا کی سب سے خوش قسمت عورت ہے خود کو تو اسکی بدصورتی کی وجہ سے دنیا نے روند دیا تھا مگر اب اسکا بیٹا۔ وہ بار بار خود کو یقین دہانی کروا رہی تھی کہ اس نے اسی کی کوک سے جنم لیا ہے خوشی سے آتے آنکھوں میں آنسوں وہ بار بار صاف کرتی کبھی اسکے گال پر تو کبھی اسکی پیشانی پر پیار کیئے جا رہی تھی

اس سے زیادہ خوشی رانا بیگم کو تھی انکو توانکے خاندان کا وارث مل گیا تھا وہ حسن آراہ کا بہت زیادہ خیال رکھ رہی تھیں

ملازموں کی لائن لگادی گئی تھی کہ اسے اور بچے کو کسی چیز کی کمی نہ ہو

اب تو وہ بھی میرے ساتھ ٹھیک ہو جائیں گے

۔۔۔"اپنے مجازی خدا کا خیال دل میں آتے ہی اسکے چہرے پر انجانی سی مسکراہٹ آن ٹھہری

مام آپ نے بلایا خیریت۔۔۔؟ لاؤنج میں داخل ہوتے ہی سامنے بیٹھی اسکا انتظار کرتی رانا بیگم سے مخاطب ہوا

میری جان بہت بہت مبارک ہو۔۔۔" وہ اسکے آتے ہی خوشی سے چہکتے اسکے گلے لگتے ہوئے بولیں

خیر مبارک لیکن ہوا کیا ہے یہ تو بتائیں۔۔۔؟ اپنی ماں کو پہلی بار اتنا خوش دیکھ کر اسے خوشی کیساتھ حیرت بھی ہورہی تھی

بیٹا ہوا ہے تمہارا۔۔۔"

اسکے چہرے کی سمائل ایک پل کو غائب ہوئی اسکے

بدلتے تاثرات دیکھ کر رانا بیگم بھی پریشان ہوئیں

لیکن اگلے ہی پل اسکے چہرے پر خوشی دکھائی دی تھی

جسے دیکھ کر رانا بیگم کو کچھ تسلی ہوئی

بہت بہت مبارک ہو مام۔۔۔"اپنی ماں کو گلے لگاتے

گویا ہوا

میں بہت خوش ہوں تمہارے لیے میری جان۔۔۔"

اور آپکو خوش دیکھ کر میں خوش ہوں۔۔۔"

اچھا جاؤ دیکھو تو صیح بلکل تم پر گیا ہے۔۔۔"

رئیلی۔۔۔؟حیرت سے پوچھا

جاؤ دیکھو۔۔۔''اپنی ماں کے کہنے پر وہ کتنے دن بعد

اپنے کمرے کی طرف گیا تھا حسن آراہ کا خیال دل میں

آتے ہی اسکی خوشی جھاگ کی طرح بیٹھ گئی اور قدم

وہی منجمند ہو گئے

لیکن آج ایک باپ کا پیارا اسکی نفرت پر حاوی ہو گیا تھا

بہت ہمت باندھے کمرے میں داخل ہوا اسے دیکھ کر

وہاں کام کرتی ملازمہ باہر نکل گئی

اپنے بیٹے کو گود میں لیے ایک آنسوں چھلک کر گال پر آ گیا وہ بلکل اپنے باپ پر تھا جھیل سی آنکھیں ستواناک گلابی چھوٹے چھوٹے ہونٹ دودھ جیسا سفید رنگ بنی بنائی آئی برو اور سے بھی زیادہ کہ اس نے اپنی ایک آئی برو اچکار کھی تھی جسے دیکھ کر اسے ہنسی آئی مطلب پیدا ہوتے ہی باپ والا اٹیٹیوڈ اس میں آگیا تھا پھر ایک نظر اس نے حسن آراہ کو دیکھا جو اسی کی جانب دیکھ رہی تھی

اسکی خود پر پڑتی نظر حسن آراہ کی دل کی دھڑکنیں بے ترتیب کر گئیں اسی وقت اسے کھانسی ہوئی کمزوری کی وجہ سے وہ پانی تک اپنا ہاتھ نہیں پہنچا پائی

اسے پانی تک ہاتھ بڑھاتا دیکھ وہ اسکی طرف آیا اور پانی کا گلاس اٹھا کر اسکے قریب کیا

حسن آراہ پانی پیتے ہوئے بھی اسی کی طرف دیکھ رہی تھی انکے بیچ یہ سفر کرتی خاموشی کو اس نے روکنا چاہا تب ہی وہ اسکے قریب آکر بیٹھ گیا

اسکا اتنا قریب آنا حسن آراہ کا دل بند کر رہا تھا

تم نے مجھے بہت حسین تحفہ دیا ہے۔۔۔" دھیرے

سے گویا ہوا

مگر۔۔۔" اسکی دل کی دھڑکن تیز ہوئی

مگر۔۔۔؟ سوالیہ پوچھا

مگر میں کسی اور سے محبت کرتا ہوں تمہیں کبھی اپنی

بیوی قبول نہیں کر سکتا۔۔۔"

ٹھاہ۔۔۔ پھر کچھ ٹوٹا تھا اور وہ اسکا دل ہی تھا

تمہاری حیثیت اب صرف اتنی ہے کہ تم میرے بیٹے

کی ماں ہو اسکے علاوہ اور کچھ نہیں۔۔۔" سپاٹ لہجے

میں تنبیہ کرتا کمرے سے نکل گیا اور بے بی کو اسکی گود میں چھوڑ گیا

تجھ سے کس کس چیز کا شکوہ کروں یا رب بے شک تو بہتر فیصلہ کرنے پر قادر و مطلق ہے میرے لیے بھی تو نے کوئی بہتر فیصلہ کیا ہو گا بندے تو تیرے وہی ہوتے ہیں جنکے قدم مظبوتی سے اپنے ایمان پر جمیں رہیں مجھے بھی ہمت دے کہ میں کبھی تیری ناشکری

نہ کروں تو نے جو میری قسمت میں لکھا ہے مجھے اس پر راضی رکھ اور تو مجھ سے راضی رہ۔۔۔!!!!

آج تک اپنے ساتھ ہوئی ہر ناانصافی کا وہ رب سے گلہ کرتی رہی آخر میں ملی اس ایک نعمت سے سب بھول گئی

•••••••••••••••••••••••

یہ بلکل آپ پر گئی ہے ارحم۔۔۔"خوشی سے چہکتے ہوئے بولی

نہیں یہ آپ پر ہے دیکھیں اسکی ناک بلکل آپکے جیسی

بڑی۔۔۔" کہہ کرارحم نے زوردار قہقہ لگایا اور

دوسری طرف ماحہ کا منہ بگڑا

کیا مطلب ہے میری ناک بڑی ہے۔۔۔؟

نہیں میری جان کے ٹوٹے مذاق کر رہا ہوں آپ جتنا

پیارا ابھی بھلا کوئی ہو سکتا ہے۔۔۔"

ہاں یہ تو ہے۔۔۔"

اپنی زندگی میں بیٹی جیسی نعمت پا کر وہ دونوں رب کے

حضور سر بسجود ہو رہے تھے

ویسے۔۔۔"بولتے بولتے ارحم رکا

کیا۔۔؟استفسار یہ پوچھا

نیکسٹ کب۔۔"ارحم کی شریر مسکراہٹ پر وہ

جھینپ سی گئی

لوویو میری جان کے ٹوٹے۔۔۔"جوش سے اسکو اپنی

باہوں کے حصار میں لے کر کہا

لوویو ٹو۔۔"اسکا جواب ارحم کا دل باغ باغ کر گیا

ارحم نے اپنے لبوں کو اسکی پیشانی پر رکھ دیا

کتنے حسین لمحات تھے ہمارے بیچ اچانک کسکی نظر لگ گئی

مجھے طلاق چاہئے۔۔۔" یہ الفاظ یاد آتے ہی ارحم کا دل پھر سے چھلنی ہو گیا

میں ارحم ایجاز ماحہ سکندر کو طلاق دیتا ہوں

طلاق دیتا ہوں

طلاق دیتا ہوں

اسکی بائیک سلپ ہوتی بہت دور گئی تھی چند پل میں

اسکا چہرہ خون سے لت پت ہو چکا تھا اور سفید رنگ کی

شرٹ بھی سرخ ہو چکی تھی آس پاس کے لوگ اسکی مدد کو دوڑے تھے اتنی چوٹ کے بعد بھی اسے ذرا بھی درد محسوس نہیں ہوا تھا بس آنکھوں سے ایک آنسوں نکل کر کان کی لو تک آیا تھا اسے بس اسکا چہرہ یاد تھا اور وہ لمحات جن میں وہ اسکے سنگ جیا تھا

تو مصلے پر میری نیت تو باندھے گی

مگر میں نماز عشق ہوں تجھ سے قضا ہو جاؤں گا

چاہتوں کے دائرے میں آؤ دوڑیں ایک ساتھ

تو نے مجھے چھو لیا تو میں تیرا ہو جاؤں گا

آخری سیڑھی پر جا کر تو پکارے گی مجھے

اور میں نیچے کھڑا تیری صدا ہو جاؤں گا

بے وفائی کا دیا ہے تو نے طعنہ مجھے

اب میں اچھا جائے بے وفا ہو جاؤں گا

کبھی کبھی انسان رضا الٰہی نہیں مرتا کسی کی محبت اسے

قضا الٰہی مار دیتی ہے محبت کے پاس دل تو ہوتا ہے وہ

بہت نرم دل ہوتی ہے مگر جب باغی ہونے پر آئے تو

کچھ نہیں دیکھتی وہ پہلے کی محبت تھی جو خدا تک

رسائیت کا سفر تھی مگر آج کی محبت قبر تک کا سفر ہے

محبت مل جائے تو قدر ختم ہو جاتی اور نا ملے تو انسان

) مگر دنیا میں بہت لوگ آج بھی ہیں جو سچی محبت

کرتے ہیں سب بے وفا نہیں ہوتے (

••••••••••••••••••••

بیا جلدی دیں ناشتہ لیٹ ہو گئی۔۔۔"ہمیشہ کی طرح

آج بھی وہ لیٹ ہو گئی تھی

ایک تو توبہ ہے ہر وقت ہوا کے گھوڑے پر سوار رہتی

ہے یہ لڑکی مجال ہے جو ٹائم سے اٹھ جائے

۔۔۔"ہمیشہ کی طرح بیا جل تپ کر بولی

قرآت اپنی عادت بدل لو میں بتا رہی ہوں۔۔۔"

اچھا ناں آکر بدل لوں گی ابھی یونی کیلیۓ نکلوں ورنہ

بس نکل جائے گی میری۔۔۔"جلدی جلدی بیگ

پیک کر کر بیا کے گال پر پیار کیا اور نکل گئ

مگر آج اسکی قسمت واقعی خراب تھی اسکی بس نکل

چکی تھی

یا اللہ۔۔۔اب کیا کروں۔۔۔"ماتھے پر ہاتھ رکھ کر

یہاں وہاں دیکھنے لگی گھر واپس جا کر بیا کو پریشان نہیں

کرنا چاہتی تھی اسی لیے وہی سے آٹو دیکھنے لگ گئی

جلد ہی اسے آٹو مل گیا تھا مگر جب قسمت ہی خراب ہو

تو بیچارہ آٹو والا بھی کیا کرتا تھوڑی ہی دور جا کر آٹو نے

بھی جواب دے دیا

بیچ سڑک پر کھڑی اسکا دل کیا رو دے اور آتا بھی کیا

تھا اسے لیکن وہ پہلی بار ایسے اکیلی ہوئی تھی۔۔۔"

تب ہی ایک بلیک مر سیٹیز اسکے پاس آر کی پہلے تو وہ ڈر گئی تھی مگر اندر بیٹھے شخص کو دیکھ کر پتا نہیں کیوں اسکی جان میں جان آئی وہ اتر کر اسکی طرف آیا۔۔۔"

کیا ہوا مس بیا کی چہیتی اپنے بوائے فرینڈ کا ویٹ کا کر رہی ہو۔۔۔؟" ہمیشہ کی طرح وہ اپنے مخصوص انداز میں گویا ہوا

قرآت کو جی بھر کر تاؤ آیا اس پر۔۔۔"

نہیں موت کے فرشتوں کا۔۔۔" ٹکا کر جواب دیا

تم نہیں مرنے والی ابھی جب تک اپنے بوائے فرینڈ کو نہ پہنچادو اوپر۔۔۔" مقابل کس قدر ڈھیٹ تھا اسکا اندازہ قرآت کو بخوبی ہو گیا تھا

آپکا مسلہ کیا ہے کیوں بار بار اسکو میرا بوائے فرینڈ بناتے ہیں۔۔۔"

کیونکہ وہ تمہارا بوائے فرینڈ ہے۔۔۔"

نہیں ہے۔۔۔"

کہاناں۔۔۔ہے۔۔۔"

میں نے کہاناں۔۔۔نہیں ہے۔۔۔"

ہے۔۔۔"

نہیں۔۔۔"

آخر میں عماد نے آئی برواچکائی کہ مطلب۔۔۔ہے

۔۔۔"

قرآت نے پھر سے بچوں کی طرح ہونٹ نکال لیے

ساتھ آنکھوں میں بھی عرق اتر آیا

اوئے بس بس۔۔۔رونے نہیں لگ جانا میرے پاس

رمال نہیں ہے ناک صاف کرنے کیلئے تمہاری

۔۔۔"پچھلی بار کا یاد کرتے ہوئے پھر سے چھیڑا

اووووو۔۔۔۔۔ں "وہ سچ میں آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر رونا شروع ہو گئی تھی

یا۔۔۔۔ر میں تو بس تنگ کر رہا تھا۔۔۔"اسکو روتا دیکھ عماد بے چین ہوا اسکے دل کو کچھ ہو رہا تھا

آ۔۔آآپ۔۔۔آپ بہت برے۔۔۔۔ہیں "ہچکولے لیتے ہوئے بولی

اچھا میں برا ہوں بہت برا ہوں تم پلیز چپ کر جاؤ سوری۔۔۔"

چلو یونی دیر ہو رہی ہے۔۔۔"

میں نہیں۔۔۔بچ جاؤں گی۔۔آپکے ساتھ"

چل رہی ہو یا اٹھا کر لے کر جاؤں۔۔۔"عماد نے

دھمکی آمیز لہجے میں کہا

اووووو۔۔۔ں آپ نے مم۔۔۔مجھے۔۔۔مجھے

ڈانٹا"

ہیں۔۔۔۔ں ڈانٹا کب میں نے۔۔۔؟

ابھی جو ڈانٹا۔۔۔"

یا۔۔۔۔ریہ بیا تمہیں برداشت کیسے کرتی ہیں

۔۔۔"عماد کا دل چاہا اپنا سر پھوڑ لے

وہ جیسے بھی کریں آپکو اس سے مطلب۔۔۔"لتاڑا

ہاں وہ تو تمہارے بوائے فرینڈ کو ہو گا ناں۔۔۔"زبان

دانتوں تلے دبائی

عماد نہیں جانتا تھا کہ اسکی یہ جو زبان پھسلی ہے وہ اس
پر کتنی بھاری پڑ سکتی تھی

قرآت جو پھر شروع ہوئی عماد نے پکڑ کر گاڑی میں

زبردستی بٹھایا اور گاڑی اڑا لے گیا

سارے رستے خاموشی رہی اسی نے پہل کی

ناراض ہو۔۔۔؟دھیمے لہجے میں پوچھا

آپ سے کیوں ہو نگی۔۔۔"مختصر سا جواب دیا

ہاں وہ تو اپنے بوائے فرینڈ سے ہو گی ناں۔۔۔"دل ہی

دل میں کہا

ریسٹورینٹ چلیں۔۔۔؟

مجھے نہیں جانا۔۔۔"

تو کہاں جانا ہے۔۔۔؟

بھاڑ میں۔۔۔"ٹکا کر کہا

ٹھیک ہے رستہ بتاؤ لے کے چلتا ہوں۔۔۔

قرآت کو یقین ہو گیا تھا کہ وہ اسکے ضرور کسی گناہ کی

سزا ہے وہ چپ رہی۔۔۔

اب عماد کو چپ ہو جانا بہتر لگا تھا اسی دوران وہ یونی بھی

پہنچ گئے تھے وہ جلدی سے اتر کر چلی گئی جبکہ وہ وہی

بیٹھا اسے جاتے دیکھتا رہا

•••••••••••••••••••••••

کیا۔۔۔"وہ غش کھا کر زونیرا کی طرف پلٹا تھا

تم پاگل ہو ایسے کیسے کر سکتی ہو یہ غلط ہے زونی۔۔۔"

اوہ و۔۔۔او" تم کرو تو ٹھیک میں کروں تو غلط

۔۔۔" تمسخر اڑاتے ہوئے گویا ہوئی

لیکن میں نے اسکو اپنی وائف ایکسیپٹ تو نہیں کیا ناں

۔۔۔"

بس کرو۔۔۔اگر وائف نہیں مانا تھا تو وہ بے بی اسکے

بارے میں کیا خیال ہے اور سب سے بڑی بات کہ اتنا

سب کچھ ہو گیا تمہارے بیچ اور تم نے مجھے بتانا تک

مناسب نہیں سمجھا۔۔۔" بولتے ہوئے آنسوں کا

قطرہ چھلک کر زونیرا کے گال پر آگیا

زونی میری جان۔۔۔" وہ ایک قدم آگے بڑھا اسکا آنسوں صاف کرنے کیلیئے ہاتھ بڑھایا مگر زونیرا نے اسکا ہاتھ جھٹک دیا

یار پلیز ٹرائے ٹوانڈراسٹینڈ وہ غلطی تھی میری۔۔۔"

ہاں اور اس غلطی کو تم نے دنیا میں بھی آنے دے دیا ۔۔۔"

یہ سب میں نے مام کی وجہ سے کیا۔۔۔"

بس کرو شیزی اور کتنا جھوٹ بولو گے۔۔۔" وہ اکتے ہوئے بولی

میں جھوٹ بول رہا ہوں" استفسار اً پوچھا

تم نے اپنی ماں کیلئے شادی کی اب میں اپنے باپ کیلئے

کروں گی" اپنا آخری فیصلہ سنا کر وہ جانے لگی تھی تب

ہی شیزی نے اسکا بازو پکڑ کر خود کے قریب کیا

ایک بات یاد رکھنا میں تمہیں یہ شادی نہیں کرنے

دونگا۔۔۔" انگلی اٹھاتے وارن کیا

کیا کرو گے۔۔۔؟ سوال کیا

شوٹ کر دونگا اسے یا تمہیں"

شیزی کا جارحانہ لہجہ اس پر کوئی اثر نہیں کر رہا تھا وہ پھر بھی ڈھیٹ بنی اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتی رہی

اتنا کمزور نہ سمجھو مجھے سمجھے تم" ایک جھٹکے میں اپنا بازو چھڑاتی وہاں سے چلی گئی

شیزی کچھ دیر اسے ایسے ہی جاتے دیکھتا رہا پھر پاس ٹیبل پر پڑا اپنا فون اٹھا کر خود بھی وہاں سے نکل گیا

••••••••••••••••••••

تم ایسے ہی کوشش کرتی رہو ایک نہ ایک دن وہ ضرور

تمہیں اپنی ماں ایکسیپٹ کرے گا۔۔۔"اپنی توجہ عالہ

کی جانب مبذول کرتے ہوئے بولے

کر رہی ہوں میں بھی چاہتی ہوں کہ کوئی مجھے بھی ماں

کہے۔۔۔"اپنی ہی بات پر اسے کوئی یاد آیا دل پر جیسے

ہاتھ سا پڑا تھا

پتا نہیں کب تک یہ ہماری نا کی گئی غلطی کا ہم سے بدلہ

لے گا۔۔۔"

صبر رکھو۔۔۔"

صبر ہی صبر ہے۔۔۔"دل ہی دل میں خود سے کہا

••••••••••••••••••••••

اسے رانا بیگم کی موت کا کافی گہرا صدمہ لگا تھا انکے ہوتے ہوئے اسے تھوڑی عزت ہی مل جاتی تھی مگر انکے جانے کے بعد اسکے مجازی خدا نے اسے دو کوڑی کا کر کر رکھ دیا تھا وہ صرف کمرے تک محدود ہو کر رہ گئی تھی یہاں تک کے اسکے بیٹے کی دیکھ بھال بھی ملازم کرنے لگے تھے حسن آراہ کی قسمت میں تو

صرف کمرے میں بیٹھ کر آنسوں بہانہ رہ گیا تھااور اسی
دوران رہی کسر کینسر نے پوری کر دی تھی جسکے بعد وہ
صرف بیڈ کی ہو کر رہ گئی تھی اور اسے اور بھی موقع
مل گیا تھا حسن آراہ سے جان چھڑوانے کا۔۔۔ "

••••••••••••••••••••••••

وہ بیڈ پر اوندھے منہ زبردستی آنکھیں موندیں پڑا تھا

جب اسکے فون پر حارس کالنگ چمکا اس بنا نمبر دیکھے

کال اٹھالی

ہیلو۔۔۔"

کہاں ہے بھائی۔۔۔"دوسری جانب سے چہکتی آواز

ابھری

بھاڑ میں۔۔۔"اسکے الٹے جواب پر حارس ہنس ہنس

کرلوٹ پاٹ ہو گیا

وہاں یقیناً شاپنگ مال تو ہونگے نہیں اس لیے تو ہماری اس حسین۔۔۔سی دنیا میں تشریف لے آ شاپنگ کے ساتھ ساتھ مزے بھی کریں گے اور تجھے تو ویسے بھی بن مانگے رب نواز رہا ہے ایک ہم ہیں صرف پاس سے گزرتے وقت خوشبو سونگھنی ہی نصیب ہوتی ہے۔۔" حارس کی بچارگی عروج پر تھی

بس اب رونے نا لگ جانا کیونکہ تمہارا قصور نہیں ہے اس میں اب تم بھی بیچارے کیا کر سکتے ہو شکل ہی ایسی ہے کہ دور سے لڑکی کو اندازہ ہو جاتا کتنا فلرٹی ہے

لڑکا۔۔۔"عماد نے بھی کسر نہیں چھوڑی تھی اسکے

زخم پر نمک چھڑکنے کی

کرلے بیٹا آۓ گا وقت ہمارا ابھی لیکن فلحال تو آجا

شاپنگ کریں گے دونوں بھائی مل کر۔۔۔"

یار مجھے نہیں پسند یہ سب۔۔۔"

اوۓ ڈرامے نا کر چپ چاپ آجا نہیں تو اٹھا کر لے

جاؤں گا پھر رہ جاۓ گی وہ حسن ملکہ بھی دیکھتی

۔۔"اس نے جس پر طنز کیا تھا اسے عماد بخوبی سمجھ گیا

تھا

یار موڈ خراب نا کرو آتا ہوں۔۔۔ "

یہ ہوئی ناں میرے بھائی والی بات چل آجا اب۔۔ "

فون بند کر کر وہ اٹھا اور چینج کرنے چلا گیا

تھوڑی ہی دیر بعد وہ ریڈی ہو کر باہر کی طرف آیا

گاڑی پورچ میں کھڑی تھی اسے دیکھ کر واچ مین نے

جلدی سے گیٹ کھولا اسکی گاڑی جیسے ہی گیٹ سے

باہر نکلی اسکے تعاقب میں دوسری گاڑی بھی نکلی جو

بائیں جانب کھڑی تھی وہ ڈی ایچ اے ایریا تھا جہاں

سب بڑے بڑے بینگلو تھے انہی میں ایک شاہ پیلس

بھی تھا جسکا اکلوتا وارث عماد شاہ تھا اور یہی بات کسی کو بہت چبھتی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اپنی زندگی میں میں نے بہت مشکلات دیکھی میں چھ سال کا تھا جب بابا کی ڈیتھ ہوئی، انکی ڈیتھ کے بعد ماما نے جیسے تیسے مجھے سمبھالا میری ضروریات پوری

کیں تو میرا ابھی فرض بنتا تھا کہ انکے لیے کچھ کروں

بہت چھوٹی عمر میں میں نے کام کرنا شروع کر دیا اور

گھر کو میں نے سمبھالا ساتھ اپنی پڑھائی بھی جاری

رکھی یونی پہنچا مجھے کسی لڑکی میں دلچسپی نہیں تھی مگر

جب اسے دیکھا تو جیسے سب بھول گیا صرف وہی نظر

آنے لگی ایک عجیب سا جادو کر دیا تھا اس نے وہ بہت

حسین تھی یونی کے سب لڑکے اسکے دیوانے تھے مجھ

سے بھی پیارے پیارے اس لیے میں چپ رہا یہ سمجھ

کر کہ میں اسکے لائک نہیں یا دوسری وجہ کہ میں اس

سے پاک صاف محبت کرنا چاہتا تھا ایک خاموش محبت بلکل خاموش اسکی آواز بس میرا رب سنتا تھا میرے لیے دن گزارنے مشکل ہو گئے وہ دن بہ دن مجھ پر اور میرے حواسوں پر حاوی ہونے لگی ایک رات میں جب سونے کیلئے لیٹا تو وہ بہت یاد آئی میں نے ٹھان لی کہ کل اسے جا کر بتا دوں گا مگر شاید میری قسمت میں نہیں تھا میں اسے پروپوز کرنے گیا اور مجھ سے پہلے کوئی اور اسے پروپوز کر رہا تھا ٹوٹے دل کے ساتھ میں واپس آگیا۔۔۔'

قرآت۔۔۔"بیا کی آواز اسے ہوش کی دنیا میں لائی

ہ۔۔ہاں" وہ ہکلائی

تم ٹھیک ہو ؟استفسار اُپوچھا

ہاں میں ٹھیک ہوں۔۔۔"چور نظروں سے جواب

دیا

چلو کھانا کھانے کا ٹائم کا ہو گیا۔۔۔"

بن گئی آپکی نیو ڈش"

ہاں۔۔۔"چہکتے ہوئے بولی

تھینک گاڈ۔۔۔"

آج بیا نے نیو ڈش بنائی تھی اور اس نیو ڈش کے چکر نے

دونوں کو بھوکا مار دیا تھا

آؤ ناں اب جلدی۔۔۔"

بیا کھاتے ہوئے خود ہی اپنی تعریف کئے جا رہی تھی

اسے خوش دیکھ کر قرآت کے دل کو جیسے سکون سا ملا

تھا

•••••••••••••••••••••

وہ دونوں پارک میں بینچ پر براجمان تھے عماد تو اپنے

فون میں بزی تھا البتہ حارس وہاں آتی جاتی لڑکیوں کو

تاڑنے میں مصروف تھا عماد ایک نظر اس پر ڈال کر

"کوئی حال نہیں" کہتا پھر سے فون میں گھس جاتا

اچھا اوئے ایک بات تو بتا۔۔۔"اب عماد کی طرف

مڑا

ھمم پوچھو۔۔۔"فون میں نظریں جمائے کہا

پہلے تو اپنی ماں سے نظر ہٹا" حارس کو جی بھر کر تاؤ آیا

اس پر کیونکہ وہ مسلسل فون میں گھسا ہوا تھا

ماں؟ استفسار یہ پوچھا

میرا مطلب فون سے یار۔۔۔" جھنجھلا کر کہا

اوہ اچھا۔۔۔" سمجھ آتے ہی اس نے فون رکھ دیا اور

اپنی توجہ حارس کی طرف مبذول کی

یہ زین العابدین تجھے کیوں گھور رہا تھا۔۔۔؟

کون زین؟

وہ اس چیکو کا بھائی۔۔۔"

اور چیکو کون" اسکے پہیلیاں بجھانے پر عماد جھنجھلا گیا

یار وہ میسنی عالیہ جو چپک رہی تھی تیرے ساتھ میں سمجھا تو نے اسے چھیڑ دیا تب ہی وہ گھور رہا ہے تجھے

۔۔۔"

وہ دونوں بہن بھائی ہیں؟

اور نہیں تو کیا چٹلا شکل ہی دونوں کی ملتی ہے۔۔۔"

عماد کسی سوچ میں پڑ گیا جسے دیکھ کر حارس کو کچھ اچنبھا ہوا

اوئے۔۔۔" چیخ کر کہا

کہیں تو سچ میں تو اس چڑیل کا نہیں سوچ رہا دیکھ میں

تیرا بیوہ مر جانا منظور کر لوں گا مگر اسکے شادی نہیں

کرنے دونگا سمجھا۔۔۔"

یار میں پاگل تھوڑی ہوں میں تو قرآت کا سوچ رہا تھا

۔۔۔"آخر منہ سے نکل ہی گیا

یہ قرآت کون ہے؟ سوالیہ پوچھا

بس ہے کوئی۔۔۔"اسکا نام آتے ہی اسکے چہرے پر

آئی چمک حارس نے نوٹ کرلی

اوئے ہوئے بھابی ہے ناں؟ چہک کر پوچھا

نہیں تو۔۔۔!!! مختصر جواب دیا

جھوٹ نہ بول اولاد ہے تو میری اور اولاد کا سب پتا ہوتا

ہے۔۔۔!!!

عماد نے آئی برو اسکی طرف اچکائی جیسے کہہ رہا ہو

"اچھا۔۔۔۔"

یار بتا ناں"

پتا نہیں یار وہ جب جب سامنے آتی ہے میں عجیب سا

ہو جاتا ہوں ہر وقت بس دل کرتا ہے وہ میرے

سامنے رہے میرے پاس رہے۔۔۔"

اوئے ہوئے محبت ہو گئی ہے ہیں۔۔۔۔ں "عماد نے

ایک کڑی نظر حارس پر ڈالی

اپنی چونچ بند کرو گے تم"

کروالے بیٹا سارا بتاؤں گا بھابی کو جو ظلم کرتا ہے تو

"۔۔۔

بتا دینا ابھی اٹھو مجھے کچھ کام ہے گھر پر پھر ملتے ہیں

"۔۔۔

دونوں گاڑی میں بیٹھے اور زن سے گاڑی اڑا لے گئے

•••••••••••••••••••••••

وہ وارڈروب سے کپڑے سلیکٹ کرنے میں گم تھی

جب شاہ ویز نے پیچھے سے آ کر اسکے گرد اپنے بازو

حمائل کر دیئے ایک پل کو تو کسمسائی مگر جلد ہی چہرے

پر سمائل لے آئی

آ گئے آج دیر کر دی میں نے کہا تھا جلدی آنا

۔۔۔"آتے ہی اسکے شروع ہو گئی

اوہ مائے ڈارلنگ بندہ پہلے تھوڑا پیار کرلیتا ہے پھر غصّہ

مگر نہیں۔۔۔" انہیں اچھا خاصا عالہ پر تاؤ آیا

پیار بھی ہو جائے گا مگر میں نے تمہیں بتایا تھا کہ آج

بہت امپورٹنٹ فنکشن ہے جس میں شہر کے ٹاپ

بزنس مین ہونگے تمہیں تو خیال نہیں ہے۔۔۔"

ہاں یاد تھا مجھے مگر میری بھی تو ایک امپورٹنٹ میٹنگ

تھی وہ بھی اٹینڈ کرنا ضروری تھی عالہ۔۔۔" شاہ ویز

کا رومانٹک موڈ خراب ہو گیا تھا جس پر عالہ کو تھوڑا

دکھ ہوا اور وہ خود اسکے قریب ہو گئی

اتنا سویٹ منہ نہ بنایا کرو مجھے پیار آتا ہے پھر۔۔۔" وارڈروب میں بند کر کے رکھ لو اس پیار کو جب کرنا ہی نہیں ہے۔۔۔"منہ بنا کر کہا

اچھا۔۔۔"بولتے ہوئے وہ ایک قدم اسکے قریب ہوئی وہ بھی سیدھے کھڑے ہو گئے

سچ میں رکھ لوں۔۔۔!!!وہ مزید قریب ہوئی

اب ایسا بھی نہیں کہا اسے کمر سے پکڑ کر خود کے قریب کیا دھیرے دھیرے اسکے چہرے کو ہاتھ کی انگلیوں کی پوروں سے چھوا

تم کس قدر حسین ہو تمہیں پتا ہے۔۔۔؟

نہیں تم بتادو!!!

تم اتنی حسین ہو اتنی کہ اچھے خاصے بندے کو پاگل کر سکتی ہو۔۔۔" پھر شہادت کی انگلی سے اسکے ہونٹوں کو چھوا

تمہیں پتا ہے عورت کی کونسی چیز مرد کو سب سے زیادہ اٹریکٹ کرتی ہے۔۔۔"

کونسی؟

یہ سرخ ہونٹ۔۔۔یہ سب سے زیادہ اٹریکٹ کرتے ہیں مرد کو۔۔۔"

مجھے نہیں پتا تھا۔۔۔"جھینپ کر بولی

توآج پتا چل گیاناں۔۔۔"

انکا رومانس چل ہی رہا تھا جب عماد کی گاڑی پورچ میں رکی وہ ہاتھ کی انگلی میں چابی گھماتا اندر داخل ہوا تھا ان دونوں کا کمرہ بیچ میں ہی آتا تھا عالیہ کی آواز نے اسکے قدم روک دیے

اب بس بھی کرو جانا بھی ہے ہمیں۔۔۔ !
ششششش۔۔۔!!!!

انکی آواز سیسے کی طرح اسکے کانوں میں انڈیل رہی تھی غصّے سے اسکی آنکھیں انگارا ہو رہی تھی لمبے لمبے ڈھینگ بھرتا اوپر اپنے کمرے میں چلا گیا اور جاتے ساتھ ہاتھ میں پکڑی چابی سامنے دیوار پر لگی اپنی بڑی سی تصویر پر دے ماری ساتھ ٹیبل پر پڑا اوا س سائیڈ شیشے پر دے مارا بیڈ کی چادر تہس نہس کر دی پورے

کمرے کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیا تھا اسکا بس نہیں چل رہا تھا

شاہ پیلس کی دیواروں کو توڑ ڈالتا

آ۔۔۔۔۔۔۔۔" غصّے سے دھاڑا

اب اسکی سانس پھولنے لگی تھی وہ بیڈ پر ڈھے سا گیا

زبردستی آنکھیں موندی آنسوں آنکھوں سے نکل کر

کان کی لو تک آگئے

ایسے ہی وہ آنکھیں موندیں پڑا تھا جب دروازے پر

ناک ہوئی اس نے کوئی جواب نہیں دیا ناک کرنے

والا خود ہی اندر آگیا

کمرے کی حالت دیکھ کر شاہ ویز کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھی غصّے سے سامنے پڑے اپنے بیٹے کو دیکھا

کیا ہے یہ سب۔۔۔؟ غصّیلے لہجے میں گویا ہوئے

باپ کی آواز سن کر سیدھا کھڑا ہو گیا نظریں زمین میں ہی گڑھی ہوئی تھی

وہ آکر اسکے روبرو کھڑے ہو گئے

میں نے کچھ پوچھا ہے تم سے۔۔۔؟

پتا نہیں"ہاتھ کی مٹھیاں غصّے سے بھینچی مگر مختصر

جواب دیا

تو کسے پتا ہے اپنی مرضی سے تم کچھ بھی کرو گے

۔۔۔"اب کی بار آواز بلند ہوئی

کیوں نہیں کر سکتا۔۔۔آپ اپنی مرضی سے اس بد

چلن عورت کے ساتھ کچھ بھی کریں اور میں یہ بھی نہ

کروں۔۔۔"زوردار تھپڑ اسکے گال پر پڑا تھا

پھر بھی نظریں زمین میں گاڑھے کھڑا رہا مٹھی کے

ساتھ دانت بھی بھینچے

ماں ہے وہ تمہاری۔۔۔"

نہیں ہے میری ماں۔۔۔"ان سے زیادہ تیز آواز میں

چیخا

کس قدر بدلحاظ ہو گئے ہو تم یہ سکھایا ہے میں نے

تمہیں"

ہنہ۔۔۔آپ نے سکھایا ہی کیا ہے بابا۔۔۔"تمسخر

اڑاتے ہوئے کہا

ہوش سمبھالتے ہی تو بے بی سیٹر کو خود کے قریب پایا

جو سکھایا اس نے سکھایا جب آپکی ضرورت پڑی تو

لندن کے بورڈنگ اسکول میں ڈال دیا سکھایا کس

وقت میں بابا بتائیں۔۔۔"

یہ سچ تھا شاہ ویز نے کبھی اسے ٹائم نہیں دیا تھا ایک بچے

کو جب سب سے زیادہ ماں باپ کی ضرورت ہوتی ہے

انکی کیئر انکے پیار کی ضرورت ہوتی ہے اس وقت تو

انہوں نے اسے خود سے دور کر دیا تھا پھر آج انکا شکوہ

کرنا بنتا نہیں تھا

تو اسکی سزا تم کب تک دو گے ہمیں۔۔۔؟

ہمیں۔۔۔؟تائید چاہی

مجھے اور اس تمہاری ماں کو۔۔۔"

ایک بات آج آپ سن لیں بابا وہ عورت نہ میری ماں تھی۔۔۔نہ ہے۔۔۔اور نہ کبھی بن سکتی ہے چاہے آپ مجھے شوٹ ہی کیوں ناں کر دیں۔۔۔"فیصلہ کن لہجے میں کہتا کمرے سے نکلنے ہی لگا تھا کہ دروازے میں کھڑی عالیہ پر نظر پڑی جسکے گال آنسوؤں سے تر تھے اور اس بات کا ثبوت بھی کہ وہ سب سن چکی ہے خونخوار نظر اس پر ڈالتا کمرے سے نکل گیا

شاہ ویز معذرت خواہ نظروں سے عالیہ کو دیکھنے لگا

••••••••••••••••••••••

لیکن شاید میری دعا کا اثر تھا کہ اس نے اس لڑکے کا

پرپوزل ریجیکٹ کر دیا تھا اگلے دن وہ خود میرے پاس

آئی اور مجھ سے کہا

تم فری ہو۔۔۔؟

ہاں!!!

میرے ساتھ پڑھو گے؟

ہاں کیوں نہیں۔۔۔"میری آنکھیں چمکیں

ساتھ پڑھتے ہوئے میں چور نگاہوں سے اسے بار بار دیکھ رہا تھا جسے وہ بھانپ گئی تھی

تم سنگل ہو۔۔۔؟

جی۔۔۔" میں نے مختصر سا جواب دیا

مجھے تم بہت پسند ہو شادی کرو گے مجھ سے۔۔۔؟

میرے دل کی دھڑکن پل بھر میں بے ربط ہوئی مجھے اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا اس لیے دوبارہ تائید چاہی

جی۔۔۔" میرے بھولے پن کی انتہا تھی

مجھے تم پسند ہو اور میں تم سے شادی کرنا چاہتی ہوں کیا تم کرو گے۔۔۔؟

وہ بولتے ہوئے بہت پیاری لگ رہی تھی

ہاں۔۔۔ہاں کیوں نہیں۔۔۔"میں تو اسی انتظار میں تھا ہاہاہاہا۔۔۔۔"

میں نے ماما کو بتایا اور وہ میرا رشتہ لے کر اسکے گھر گئیں میں بہت خوش تھا کچھ ہی دنوں میں ہماری شادی ہو گئی اور شادی کے کچھ دن بعد ماما کی طبیعت ناساز ہونے لگی اور آخر کار وہ دنیا سدھار گئیں مجھے بہت دکھ

تھا پہلے بابا پھر ماما میں اداس رہنے لگ گیا تھا مگر اس نے میرا ساتھ دیا میرا خیال رکھا اور میں جلد ہی اس غم سے باہر آگیا

صبح کے پانچ بج گئے تھے اسے نیند کا ایک جھونکا آیا مگر آنکھیں پتھرا گئی تھیں نہ کھل رہی تھیں نہ بند ہو پا رہی تھیں آخر میں ڈائری بند کر کر کمرے سے باہر آ گئی اور بیا کے روم کی جانب چلی گئی

بیا سامنے بیا جائے نماز پر بیٹھی تسبیح کرنے میں مگن تھی وہ جا کر بیا کی گود میں سر رکھے لیٹ گئی

قرآت میری جان۔۔۔" پیار سے اسکا سر سہلایا

کیا ہوا اتنی صبح اٹھ گئی وہ بھی خود سے۔۔۔"

ہاں وہ آنکھ کھل گئی بس۔۔۔" ہاتھ کی ہتھیلیوں سے

آنکھیں مسلتے جواب دیا

طبیعت ٹھیک ہے۔۔۔؟ فکر سے پوچھا

ہاں میں ٹھیک ہوں آپ بریکفاسٹ بنادیں یونی کا ٹائم

ہو جائے گا۔۔۔" کہہ کر وہ رکی نہیں چلی گئی وہ بیا کو

اپنی رات بھر سے جاگنے کی وجہ سے سوجی ہوئی

آنکھیں نہیں دکھانا چاہتی تھی

••••••••••••••••••••

کلاس کے بعد وہ لائبریری آکر بیٹھ گئی تھی سامنے کتاب کھلی تھی مگر دماغ بند تھا ایسے میں وہ کب اسکے قریب والی کرسی پر بیٹھا اسے پتا ہی نہیں چلا اسکے ڈر سے سب اٹھ کر لائبریری سے باہر نکل گئے

ہیلو میری جان۔۔۔"زین کی مخصوص آواز قرآت کے پرخچے اڑا گئی

اسے دیکھتے ہی اسکی بڑی بڑی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسوں گرنے شروع ہوگئے جو اسکے آگے ہی رکھے ہوتے تھے

ارے ارے۔۔۔یہ کیا ابھی تو میں نے کچھ کیا ہی نہیں اور تم رونا بھی شروع ہوگئی۔۔۔"

قرآت نے وہاں سے جانے میں آفیت جانی وہ جانے کیلیئے اٹھی مگر زین نے اسے کھینچ کر پھر سے بٹھا دیا

مم مجھ۔۔۔مجھے جج۔۔جانے دو پلیز۔۔" گڑگڑائی

اسکے گڑگڑانے پر زین اور اسکے دوستوں کا قہقہ بلند

ہوا

دیکھو تو اس جل پری کو کیسے گڑگڑا رہی ہے ہاہاہا

___"

قرآت کا دل چاہا پھوٹ کر رو دے

دیکھو میں زیادہ کچھ نہیں چاہتا تم سے تم نے جب سے

مجھے منع کیا تب سے تم میری ضد بن گئی ہو اور زین

العابدین کو تم جانتی نہیں ہو جب اپنی پر آجائے تو سب

کر گزرتا ہے___"

آج پھر اسکی قسمت عماد شاہ کے ہاتھوں ڈھلنی تھی وہ

وہاں بک بورو کرنے آیا تھا اور وہی اسے دیکھ لیا لاوا تو

اسکے اندر تھا ہی کل سے سارا زین العابدین پر پھٹ پڑا

اور اس بار صرف ایک چیخ نہیں بلکہ پوری درگت بنا

دی تھی اسکے دوست پھر ایک طرف ہو گئے تھے

کیونکہ وہ سب مالی حالات میں ان سے نیچے تھے اس

لیے کوئی بھی بیچ میں گھس کر پنگا نہیں لینا چاہتا تھا وہ تو

زین العابدین تھا بڑے باپ کی بگڑی اولاد مگر اب وہ

صحیح شخص کے ہاتھ لگا تھا عماد نے اس بار اچھا خاصا

سبق سیکھایا تھا جو کہ پوری یونی نے دیکھا تھا جسکے بعد اسکے خوف کا سایہ سب پر سے تقریباً ہٹ رہا تھا

آج آخری بار کہہ رہا ہوں۔۔۔دوبارہ اگر قرآت کے آس پاس بھی نظر آیا تو جو ٹانگیں میں نے ابھی تمہاری چلنے لائک چھوڑی ہیں ناں اگلی بار انہیں بھی توڑ کر تمہارے گھر پارسل کروادونگا سمجھے۔۔۔"کالر سے پکڑ کر سیدھا کھڑا کیا اور کندھے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

یہ اچھا نہیں کیا تم نے۔۔۔"زین گرایا

سٹوڈنٹ ہو اور سٹوڈنٹ سیکھتے ہوئے اچھے لگتے ہیں نہ

کہ سکھاتے ہوئے اب دفعہ ہو۔۔۔" ساتھ آئی برو

اچکائی

وہ غصّے سے باری باری دونوں کو دیکھ کر وہاں سے نکل

گیا

اب وہ قرآت کی طرف متوجہ تھا جو بچوں کی طرح

ہونٹ نکالے کھڑی تھی کچھ قدم چل کر وہ اس تک

پہنچا اور اسکی بڑی بڑی آنکھوں میں دیکھنے لگا

یہ ہونٹ نکالنے کے سوا بھی بیا نے تمہیں کچھ سکھایا

ہے۔۔۔"تڑخ کر بولا

وہ پھر بھی ایسے ہی اسے دیکھے گئ

ہاتھ دکھاؤ۔۔۔"

اسکا ہاتھ پکڑ کر دیکھا پچھلی بار جو نشان چھوٹا تھا وہ اب

نہیں تھا

رمال کی ضرورت ہے۔۔۔؟ چھیڑنے کے ساتھ طنز

بھی کیا

جی نہیں۔۔۔"وہ بھی آگے سے جھینپ کر بولی

چلو کچھ کھاتے ہیں۔۔۔" کہہ کر وہ جانے کیلئے مڑا

اسکی آواز پر رک گیا

جی۔۔۔؟ کھینچ کر کہا

عماد نے زور سے آنکھیں میچیں

کان کھلے ہیں یا بوائے فرینڈ کی سریلی آواز سے بند ہو

گئے۔۔۔" عماد کو اس پر اچھا خاصا تاؤ آیا

اوووو۔۔۔۔۔ں" وہ پھر شروع ہو گئی

عماد ہکا بکا اسے دیکھنے لگا کہ اس نے ایسا کیا کہہ دیا

آپ مجھے ڈانٹ رہے ہیں۔۔۔"

ڈانٹا کب میں نے۔۔۔؟

ابھی جو ڈانٹا۔۔۔!!!

اوہ مائی گاڈ تم سچ میں لڑکی ہی ہو ناں۔۔۔"

کیوں آپکو کوئی شک ہے؟ تڑخ کر پوچھا

ہے تب ہی پوچھا۔۔۔"

اوووو۔۔۔ں" پھر رونا شروع

عماد آس پاس سب سٹوڈنٹ کو دیکھنے لگا جو انہی کی

طرف متوجہ تھے انکے چہروں سے صاف پتا چل رہا تھا

کہ وہ اس خوبصورت کپل کو کتنا انجوائے کر رہے ہیں

ہر کوئی ندیدوں کی طرح دیکھ رہا تھا

سب دیکھ رہے ہیں۔۔۔"عماد نے دانت پیس کر کہا

آواز بس اتنی تھی جو صرف قرآت کو سنائی دے سکے

مگر وہ آگے سے تیز ہی بولی تھی

تو دیکھنے دیں۔۔۔"

اچھا۔۔ٹھیک ہے پھر دیکھنے دو"اس نے بولتے

ہوئے اسے گود میں اٹھالیا اور سب کے سامنے سے

لے گیا

چھچھ۔۔۔ چھو۔۔ چھوڑیں مجھے۔۔۔" اسکے اس عمل نے قرآت کی ہوائیاں اڑ وادی تھیں مگر عماد شاہ بھی اپنے نام کا ایک تھا اسکے اتنا مچلنے کے باوجود اسے کینٹین میں ہی اتار کر دم لیا

آپ بہت بد تمیز ہیں۔۔۔" یہی کہہ پائی

اس بد تمیز کا نام عماد شاہ ہے۔۔۔"

چنگیز خان۔۔۔ ہنہ۔۔۔"

القابات سے بعد میں نوازنا پہلے کھالو کچھ اتنی ہلکی ہو

کہ تھوڑی سی ہوا ہی اڑا لے جائے۔۔۔" اٹھاتے

وقت وہ یقیناً اسکے وزن کا اندازہ کر چکا تھا

آپکو اس سے کیا کھاؤں یا کھاؤں۔۔۔"

ہاں وہ تو تمہارے بوائے فرینڈ کو ہو گا ناں

۔۔۔" حساب وہ بھی اسی وقت پورا کر لیتا تھا

قرآت کا بس نہیں چلا وہ سامنے بیٹھے شخص کا سر پھوڑ

دے مگر جب سے اس نے زین کی دھلائی کرتے دیکھا

تھا اسکے بعد چپ ہو جانے میں آفیت جانی کہ کہیں وہ

اسکی بھی نہ کر دے "جلاد کہیں کا" دل میں لقب سے نوازا

•••••••••••••••••••••••

بیڈ پر پڑے پڑے اسکا وجود جیسے پتھر اسا گیا تھا کروٹ لیتے وقت درد کی وجہ سے اسکی آہ نکل رہی تھی نہ آنکھوں میں نیند تھی نہ جسم میں سکت وہ جیسے ناکارا سی ہو گئی تھی اس نے اپنی زندگی میں ہمیشہ دکھ دیکھے

تھے اور آخر میں بھی اسکی قسمت میں اندھیرا ہی لکھا گیا تھا

اس وقت کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا بس ایک روشن دان سے روشنی کی کچھ کرنیں اندر آرہی تھی یہ گھر کا پچھلا حصّہ تھا جہاں حسن آراہ کو رکھا گیا تھا کچھ ملازم آئید کئے گئے تھے اس پر اسکی دیکھ بھال کیلئے کافی دن سے وہ ایک ہی بیڈ پر پڑی تھی آج اسکا شدت سے دل چاہا باہر کے مناظر دیکھنے کا وہ تو بس ایک بہانہ تھا اصل میں تو اسے اپنے بیٹے کو دیکھنا تھا

اس نے بیڈ سے اٹھنے کی کوشش کی مگر ناکام ہو گئی پھر
سے کوشش کی اور پھر ناکام ہو گئی آخر میں ایک ماں کی
ممتا جیت گئی وہ گرتی پڑتی بیڈ سے اٹھی اور وہاں موجود
چیزوں کا سہارا لے کر دروازے تک آئی اسکی قسمت
اچھی تھی جو دروازا ابھی کھلا تھا حسن آراہ کی آنکھیں
چمکیں وہ آہستہ آہستہ باہر نکلی گارڈن کی ہریالی دیکھ کر
اسکے دل کو کچھ سکون ملا مگر پھر بھی آنکھیں کسی کو
دیکھنے کے لیے ترس رہی تھی تھوڑی دور آنے پر اسے
وہ نظر آ گیا

کیئر ٹیکر اسکے پیچھے پیچھے بھاگ رہی تھی اور وہ بچہ بھی جیسے قسم کھائے دوڑ رہا تھا کہ آج اس کیئر ٹیکر کو رلا کر رہے گا اور وہی ہوا تھا وہ وہی کھڑی ہو کر رونے لگ گئی تھی

حسن آراہ کی روح کو اندر تک ٹھنڈک محسوس ہوئی

اسکا دل چاہا وہ جا کر اسے اپنی ممتا بھری باہوں میں بھر لے لیکن اسکی قسمت میں ایسا نہیں تھا وہ تو بس دور سے ہی کھڑی آہیں بھر سکتی تھی

وہ دیکھنے میں مگن تھی تب ہی اسکی نظر اندر آنے

والے اپنے مجازی خدا پر پڑی

کہنے کو مجازی خدا تھا مگر کام ابلیسوں والے کئے تھے

اس نے حسن آراہ کے دردوں پر آخری چوٹ ماری

تھی

بس اتنی سی ہمت تھی اس میں وہ وہی کھڑے کھڑے

نیم تاریکی میں جا گری

••••••••••••••••••••••

وہ لیٹ نائٹ گھر آیا تھا اور گھر پر کوئی بھی نہیں تھا اسکی کسی کو دیکھنے کی تمنا بھی نہیں تھی آتے ہی اس نے اکبر کو کافی کا کہا اور خود کمرے میں چلا گیا جو سیکنڈ فلور پر تھا اسکا کمرہ پہلے جیسا کر دیا گیا تھا جاتے ہی اس نے چینج کیا بلیک پینٹ پر ڈارک براؤن ٹی شرٹ پہنی پیروں میں فلپ فلاپ اڑسے وہ باہر آیا اور لاؤنج میں صوفے پر بیٹھا ٹانگ ٹیبل پر رکھ کر ایل سی ڈی چلا لی اتنے میں اکبر کافی لے آیا اسکا موڈ پہلے سے قدرے بہتر تھا مگر کچھ دیر کیلیئے کیونکہ ان دونوں کی چہکتی آواز اسکے

کانوں میں پڑی تھی یقیناً وہ ویبینار اٹینڈ کر کر آچکے
تھے
عالہ کی پہلی نظر ہی عماد پر پڑی تھی وہ مسکرائی اور اسکے
قریب آکر صوفے پر بیٹھ گئی عماد کی نظر سامنے تھی
مگر ناک کے نتھنے برابر پھولے تھے اور تو اور غصّے سے
دانت بھینچے
عادی میری جان کچھ کھایا تم نے۔۔۔" اسکا پیار بھرا
لہجہ عماد کے اندر تک آگ لگا گیا

بنا کچھ کہے اٹھ کر جانے لگا مگر اپنے باپ کی آواز پر رکنا پڑا

کچھ پوچھا ہے تم سے تمہاری ماں نے۔۔۔"انکا لہجہ ہمیشہ کی طرح سخت تھا

میں کسی کو بتانے کا پابند نہیں ہوں بابا" ایک کڑی نظر عالہ پر ڈال کر کہا

اس بد تمیزی کی وجہ جان سکتا ہوں۔۔۔۔"شاہویز کا غصیلہ لہجہ دیکھ عالہ پہلے ہی درمیان میں بول پڑی

چھوڑیں ناں بچہ ہے آپ کیوں اسے ڈانٹے رہتے ہیں

سمجھ جائے گا ایک دن۔۔۔"

لسن ٹومی کیئر فلی مس عالہ میرے معاملے میں اپنایہ

اوپر سے دکھنے والا اور اندر سے کڑوا لہجہ خود تک محدود

رکھا کرو آئی سمجھ۔۔۔"انگلی اٹھا کر اسکی آنکھوں

میں دیکھتے ہوئے وارن کیا

اور یہ پڑا تھا زوردار تھپڑ اسکے دائیں گال پر

شرم آتی ہے تمہیں اپنی ماں سے ایسے بات کرتے ہوئے اسکے نرم لہجے کا اور کتنا فائدہ اٹھاؤ گے عادی ---"شاہ ویز چیخ کر بولے

نہیں ہے یہ میری ما.........ں ---"ڈائینگ ٹیبل پر پڑا جگ ہاتھ سے زمین پر دے مارا تھا اور اسکا یہ عمل دیکھ شاہ ویز اور عالہ دونوں دنگ رہ گئے تھے

دو دو سیڑھیاں چڑھتا اپنے کمرے میں چلا گیا

شاہ ویز نے معذرت خواہ نظروں سے عالیہ کی طرف دیکھا جہاں اداسی چھائی ہوئی تھی

••••••••••••••••••••

سیاہ فام عورت اس لڑکی کو کھینچ کر لے جا رہی تھی وہ لڑکی زبردستی اپنے پیروں کو زمین پر منجمند کر رہی تھی جو اس بات کا ثبوت تھا کہ وہ اس عورت کے

ساتھ نہیں جانا چاہتی اور وہ دور کھڑا چاہ کر بھی اسے روک نہیں پا رہا تھا

سیاہ فام عورت اس لڑکی کو کھینچ کر لے جا رہی تھی وہ لڑکی زبردستی اپنے پیروں کو زمین پر منجمند کر رہی تھی جو اس بات کا ثبوت تھا کہ وہ اس عورت کے ساتھ نہیں جانا چاہتی اور وہ دور کھڑا چاہ کر بھی اسے روک نہیں پا رہا تھا اس لڑکی کی آواز اسکے کانوں میں

گونجی اس نے اپنے کانوں پر دونوں ہاتھ رکھ کر آواز

روکنی چاہی مگر ناکام رہا اسکی آواز بہت بلند تھی اس

لڑکی کی آواز میں درد تھا جو اسے خود میں محسوس ہو رہا

تھا وہ اسے روکنا چاہتا تھا مگر عورت کی طاقت کے

آگے ہار رہا تھا اور تھوڑی ہی دیر بعد وہاں سبھی سفید

پھولوں میں آگ لگ گئی آگ کی تپش بہت زیادہ تھی

اسے اپنا وجود جھلستا ہوا محسوس ہوا اور زمین پر ڈھے گیا

پھر اسکی نظر سامنے بے حس پڑے وجود پر گئی یقیناً وہ

وہ سفید فام لڑکی تھی مگر اب وہاں وہ سیاہ فام عورت

غائب ہو چکی تھی اس نے اٹھنے کی کوشش کی مگر ناکام ہو گیا اس نے پھر کوشش کی اور اپنے وجود کو گھسیٹتے وہ اس تک لے کر گیا وہ سفید فام لڑکی بے ہوش پڑی تھی اس نے اٹھا کر اسے خود سے لگایا اسے خود کی سانس سینے میں اٹکتی محسوس ہو رہی تھی دم گھٹنے لگا تھا اور تھوڑی ہی دیر بعد اسے وہ تھوڑی سانس بھی آنی بند ہو گئی اور وہ اسی سفید فام لڑکی پر گر گیا۔

گرتے ہی اسکی آنکھ ایکدم کھلی چہرے پر پسینے کے قطرے چمکے اور لمبے لمبے سانس لینے لگا پھر سائیڈ ٹیبل پر رکھے جگ سے گلاس میں پانی انڈیل کر ایک ہی سانس میں پی گیا

تو وہ اسکا خواب تھا مگر کیسا خواب کون تھی وہ سفید فام لڑکی اور وہ سیاہ فام عورت وہ پھول وہ گارڈن وہ آگ اسے کچھ سمجھ نہ آیا آج تک ایک کانپتا وجود دکھائی دیتا تھا جو اسکی راتوں کی نیند حرام کر دیتا تھا اور اب یہ

کیا تھا یہ کیا سکون اور چین کی نیند عماد شاہ کی قسمت میں نہیں تھی

وہ بیڈ سے اٹھا سگریٹ اٹھائی جلائی اور کھڑکی پر جا کر کھڑا ہو گیا جہاں سے رات کے اس پہر کالا آسمان اسے صاف دکھائی دے رہا تھا وہاں کچھ تارے بھی تھے اور ایک چاند بھی مگر انکے پیچھے کچھ چھپا تھا کیا؟

انصاف کرنے والی ذات۔۔۔"

ہاں بے شک وہ بہتر انصاف کرنے پر قادر و مطلق تھا اور وہ چھپا نہیں تھا ان چاند تاروں کے پیچھے وہ تو ہر جگہ موجود تھا ان سے پیچھے بھی ان سے آگے بھی تو جب وہ انصاف کرنے پر قادر تھا تو کر کیوں نہیں رہا تھا اگر وہ یہاں یہ سمجھتا کہ اس نے یہ دنیا بنائی پھر اس میں ایک نظام بھی عائد کیا مکافات عمل کا اور یہ دنیا اسی مکافات عمل کا رد عمل ہے اسکی نظر ہر ایک کے اچھے اور برے عمل پر ہے وہ سب کو دیکھ رہا ہے اور آخرت

میں اچھے کو اچھا اور برے کو برا صلہ دینے پر بھی وہی قادر ہے اور جو اسکا نظام ہے مکافات عمل کا اسکی چکی چلتی بہت آہستہ ہے مگر پیستی بہت باریک ہے

••••••••••••••••••••••

السلام علیکم۔۔۔!!! حارس نے آتے ہی لاؤنج میں بیٹھی میگزین پڑھتی عالہ کو سلام کیا جسکے تیور اسے دیکھتے ہی بگڑ گئے تھے

وعلیکم السلام۔۔۔"مختصر سا جواب دیا

عادی کہاں ہے۔۔۔"مدعے کی بات پر آیا

سو رہا ہوگا کیوں۔۔۔"جواب کے ساتھ سوال بھی

کیا

نہیں بس ویسے ہی آج سنڈے تھا ناں تو سوچا کہیں

آؤٹنگ پر چلے جائیں تو بس اسی لیے۔۔۔"

تھوڑا دور رہا کرو اس سے میں نہیں چاہتی میرا بیٹا

خراب ہو۔۔۔"لہجہ سخت تھا حارث کو سمجھ نہیں آیا

اس لیے پوچھا

جی۔۔۔؟

جس طرح تم لڑکیوں کے پیچھے رہتے ہو میں نہیں چاہتی میرا بیٹا بھی بگڑ جائے۔۔۔"

جی ٹھیک ہے۔۔۔"کہہ کر واپس پلٹنے لگا تھا کہ اسکی آواز پر رک گیا

اب آ ہی گئے ہو تو مل لو۔۔۔"کہا ایسے جیسے احسان جتا رہی ہو

ھمم۔۔۔"

ایک کڑی نظر اس پر ڈال کر پھر سے میگزین میں نظریں جمالیں وہ بھی دو دو سیڑھیاں پھلانگتا اوپر چلا گیا

حارس اسکے نامدار شوہر کا بھتیجا تھا جو مالی حالات میں ان سے کم نہیں بلکہ بہت کم تھا اسی لیے عالہ اسے کچھ خاص پسند نہیں کرتی تھی اور یہی وجہ تھی جو وہ اسکے گھر بھی نہیں آتا تھا

اسکا گمان تھا کہ وہ سو رہا ہو گا مگر وہ شاور لے رہا تھا اسے

کمرے میں سے دھوئیں کی بو آئی جیسے ساری رات

سموکنگ کی گئی ہو وہ کچھ ٹھٹھکا پھر وہی بیڈ پر لیٹ گیا

تھوڑی ہی دیر میں وہ بھی باہر آگیا اور اسے ایسے پڑا

دیکھ آئی بر واچکی

تم۔۔۔"

نہیں میرے فرشتے۔۔۔" چڑھ کر بولا

تمہارے پاس بھی فرشتے ہیں۔۔۔"عماد بھی کم نہیں

تھا

پھر ساری رات نہیں سویا۔۔۔؟استفسار اًپوچھا

سویا تھا۔۔۔" مختصر جواب دیا

جھوٹ نہ بول۔۔۔" حارس اسکی حالت سے اچھی

طرح واقف تھا آخر دوستی بھی کسی چڑیا کا نام تھا

جھوٹ نہیں بول رہا سویا تھا مگر آنکھ کھل گئی۔۔۔"

پھر سے خواب آیا۔۔۔؟

نہیں وہ خواب نہیں۔۔۔'

تو پھر۔۔۔؟ اچنبھے سے پوچھا

پتا نہیں یار کوئی لڑکی تھی سفید کپڑوں میں بہت پیاری جگہ پر۔۔۔"

بھابی تھی۔۔۔؟ چہک کر پوچھا

عماد نے کڑی نظر سے اسے دیکھا

اچھا نہیں تھی۔۔۔" اسکے ایسے دیکھنے پر حارس دبک کر بیٹھ گیا کسی معصوم بچے کی طرح مگر یہ ڈرامہ کچھ دیر کا تھا کیونکہ چپ بیٹھنا وہ بھی حارس کیلئے قریباً کسی کبیرہ گناہ سے کم نہیں تھا

ویسے اسکا تو بتا۔۔۔"

کس کا۔؟ نہ سمجھی سے پوچھا

بھابی کا کیسی دکھتی ہے۔۔۔" اسکے پوچھنے پر وہ کسی سوچ میں پڑ گیا پھر آنکھیں بند کیں

بڑی بڑی آنکھیں۔۔۔ گھنی پلکیں۔۔۔ چھوٹا سا ناک ۔۔۔ غلابی ہونٹ۔۔۔ میرے سینے تک آتا قد "بتاتے ہوئے اسکا چہرہ کھل رہا تھا اور ایک دم وہ آنکھوں کے سامنے لہرائ تھی اسے یوں دیکھ کر حارس کو دلی سکون ملا تھا آج تک وہ اکیلا تھا اپنوں کے ہوتے ہوئے بھی اس نے کسی کو اپنا نہیں مانا تھا یہاں تک کے اپنے باپ کو بھی

اب آکر وہ کسی کی طرف بڑھ رہا تھا اور یقیناً وہی
خواب میں بھی تھی

اور اسکو بتائے گا کب۔۔۔؟ سوالیہ پوچھا
پتا نہیں وہ کیا کہے گی مانے بھی گی یا نہیں۔۔۔" اسکو
پتہ تھا حارس جتنا اس سے واقف تھا اسکا اندازہ غلط
کیسے ہو سکتا تھا
یار تجھ میں کوئی کمی نہیں ہے تو وہ کیوں منع کرے گی
بول کر تو دیکھ۔۔۔"

نہیں مجھے نہیں کہنا۔۔۔" کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا

کیوں نہیں کہے گا تو کہے گا میں نے دیکھا ہے تو جو اسکے

لیے فیل کرنے لگا ہے مطلب کہ تجھے محبت ہو گئی ہے

اس سے اور جس سے محبت ہو خوشیاں بھی اسی سے

جڑی ہوتی ہیں دیکھ تیرے خواب میں بھی آنے لگی

ہے لگتا بھابھی سے بھی ویٹ نہیں ہو رہا۔۔۔" کہہ کر

خود کی بات پر خود ہی ہنس دیا

پتا نہیں"

نمبر ہے اسکا۔۔۔؟ اچھل کر پوچھا

نہیں کیوں۔۔۔"

حارس ایک کڑی نظر اس پر ڈال کر رہ گیا مطلب تو

نے کو جا ہی رہنا ہے

•••••••••••••••••••••••

اسکی جب آنکھ کھلی تو وہ اسی گھپ اندھیرے سے جڑے کمرے میں تھی مطلب اسکے بے ہوش ہونے کے بعد اسے پھر اس کھائی میں دھکیل دیا گیا تھا اس نے اٹھنے کی کوشش کی مگر ناکام ہو گئی آنسوں پلکوں کی باڑ توڑ کر کان کی لو تک آ گئے تھے

وہ چند پل جس میں اس نے اپنے بیٹے کو بھاگتے دیکھا تھا وہی اسکی زندگی بن گئے تھے

کاش۔۔۔کاش میں تمہیں اپنی ممتا کی چھاؤں دے سکتی کاش میں تمہیں بتاتی ماں کیا ہوتی ہے کاش۔۔۔"

اس بے رحم دنیا میں صرف سگی ماں کے علاوہ کون تھا جو اسکو اصلی ممتا دکھاتا

اے میرے سوہنے رب مانتی ہوں تیرے ہر کیے گئے فیصلے میں ہمارے لئے کوئی بھلائی چھپی ہوتی ہے لیکن میرے صبر کا گڑھا ٹوٹ رہا ہے مجھے برداشت

کرنے کی سکت دے یا اس بے رحم دنیا سے رہائی

دے"

پڑے پڑے دل میں اپنے رب سے باتیں کرتے ہوئے اسکے پتھرائے وجود میں کچھ جنبش ہوئی ساتھ ہی درد کے مارے آہ نکلی جو تھا سب وہی تھا پوری زندگی تو مشکلات دیکھی آخر میں بھی اندھیرا ملا لیکن پھر بھی وہ شکر ادا کرتی اور رب سے اپنے صلے کی امید رکھتی

••••••••••••••••••••

کلاس کے دوران اسکی نظر مسلسل قرآت پر تھی وہ تو اپنی اسٹڈی میں مگن تھی اور وہ اسے دیکھنے میں اسے ایسے دیکھ کر عالیہ کا سوا سیر خون جل گیا اسکا دل کیا قرآت کو وہاں سے غائب کر دے مگر وہ نہیں کر سکتی تھی وہ تو کیا یونی میں سب اس سے نیچی نظر کر کر بات

کرتے تھے جب سے اسے عماد شاہ کی سپورٹ ملی تھی

خود پر جمی نظریں وہ بھانپ گئی تھی نظر اٹھا کر دیکھا وہ فورا نظریں پھیر گیا قرآت کو اپنا وہم لگا مگر پھر اسکی چور نظروں کو پکڑ لیا تھا عماد سٹپٹا کر رہ گیا اس نے آج تک کسی لڑکی کو منہ نہیں لگایا تھا ایک عورت کی وجہ سے اسے سب سے نفرت ہو گئی تھی مگر قرآت کی معصومیت اسکا دل جیت گئی تھی

کلاس میں تو وہ کچھ کر نہیں پائی مگر کلاس ختم ہوتے ہی

اسے جالیا وہ اسٹاف روم کی طرف جا رہا تھا

قرآت کے ایکدم سامنے آ کر کھڑے ہونے پر وہ

ٹھٹھکا

آئی بروا چکا کر اشارے سے پوچھا "کیا"

مجھے کیوں دیکھ رہے تھے۔۔۔؟ کلھے پر دونوں ہاتھ

رکھتے ہوئے پوچھا

اس عمل پر عماد کو اس پر بہت پیار آیا

میں نے کب دیکھا۔۔۔" صاف گویائی سے جھوٹ

بولا

آپ دیکھ رہے تھے میں نے خود دیکھا۔۔۔"

اچھا تو کیا ہوا اگر دیکھ لیا تو۔۔۔" بولتے ہوئے وہ اسکی

طرف بڑھا

ای۔۔ایس ایسے کک۔۔۔کوئی دیکھتا ہے

۔۔۔" اسے اپنے قریب آتا دیکھ وہ ہکلائی

تو کیسے دیکھتا ہے تم بتادو میں ویسے دیکھ لوں گا

۔۔۔"وہ اور پاس ہوتا اسکی ہوائیاں اڑا رہا تھا

مجھے نہیں پپ۔۔پتا۔۔۔"

تو کسے پتا ہے۔۔۔؟

وہ پیچھے دیوار سے جا ٹکرائی تھی وہ اسٹاف روم کی سائیڈ

تھے جہاں اس وقت سٹوڈنٹ بہت کم تھے اور ٹیچرز

بھی تو کوئی بھی انکو نہیں دیکھ رہا تھا

آ۔۔آپ۔۔آپ دور رہیں۔۔۔"

"کیوں۔۔۔"

"کیا کیوں میں نے کہا ناں۔۔۔"

"میں تو آؤں گا۔۔۔"

"کیوں آئیں گے آپ۔۔۔"

کیوں آ صرف تمہارا ابواے فرینڈ سکتا ہے ہاں۔۔۔؟

قرآت نے پھر بچوں کی طرح ہونٹ نکال لیے وہ

جب بھی اسے اسکا ابواے فرینڈ بناتا اسکا سیروں خون

جل جاتا مگر کچھ کر تو سکتی نہیں تھی تو بس ہونٹ نکال کر رہ جاتی اور اسکی یہی ادا عماد شاہ کو پسند آئی تھی

یہ ہونٹ ٹھیک کرو۔۔۔"

کیوں۔۔۔"تڑخ کر بولی

کرلو ورنہ۔۔۔"

ورنہ۔۔۔؟

ورنہ۔۔۔" کہتے ہوئے اپنا ایک ہاتھ اسکے پیچھے دیوار پر رکھا اور اسکے چہرے کے قریب ہوا انچ بھر کا فاصلہ تھا اسکے ہونٹ بیچ ہونے کے درمیان

اسکا بے حد قریب آنا قرآت کے وجود میں سرائیت

پیدا کر گیا

وہ اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے اسکی جھیل سی انکھوں

میں دیکھنے لگی

قرآت کی آنکھوں میں عرق اتر آیا تھا عماد کو جی بھر کر

پیار آیا اسکی معصومیت پر وہ مزید اسے تنگ نہیں کرنا

چاہتا تھا اس لیے جانے کا رستہ دے دیا وہ بھی موقع

ملتے ہی گم ہو گئی

یہ ورنہ تو میں تمہیں بتاؤں گا لیکن اس سے پہلے اپنے نکاح میں لاؤں گا مس بیا کی چہیتی۔۔۔" ایک شریر سی مسکراہٹ عماد کے لبوں پر آن ٹھہری اور اسے جاتے ہوئے دیکھنے لگا

••••••••••••••••••••••

یونی کے بعد وہ گھر کیلئے نکلا تھا وہی سے ایک بلیک مرسیڈیز اسکے تعاقب میں نکلی گاڑی سگنل پر رکی ساتھ وہ گاڑی بھی آرکی اسی وقت اس گاڑی کا شیشہ نیچے ہوا

عماد کو اندازہ بھی نہیں تھا کہ وہ اس وقت کسی کی

بندوق کا نشانہ بنا ہوا ہے بندوق کا نشانہ بلکل اسکی کن

پٹی پر تھا مگر قسمت اچھی تھی کہ اسی وقت ہری بتی

جل گئی اور وہ آگے نکل گیا

تب ان میں سے ایک کا فون بجا

ہیلو۔۔۔"

کام ہوا۔۔۔؟ دوسری طرف سے نسوانی آواز ابھری

نہیں بچ گیا۔۔۔"اسی بندے نے جواب دیا

کیسے۔۔۔"اس کیسے لفظ سے اندازہ ہو گیا تھا کہ مقابل کو کس قدر شدید غصّہ آیا تھا

مجھے اپنا کام پرفیکٹ چاہئے سنا تم نے۔۔۔"

"ہو جائے گا"۔۔۔۔

فون بند کرتے ہی اس نے ڈرائیور کو چلنے کا آرڈر دیا

گاڑی جیسے ہی سٹارٹ ہوئی

اسی وقت گاڑی کا ٹائر پھٹ گیا اور انکی گاڑی وہیں رہ گئی

سامنے والے کی قسمت بھی اسکی طرح ڈھیٹ تھی

•••••••••••••••••••••••

پھر ہمارے ہاں اللہ نے اپنی رحمت نازل کی ہمیں ایک بیٹی سے نوازا ہماری بہت اچھی زندگی گزر رہی تھی میں بہت خوش تھا اپنی قسمت پر ناز کرتے نہیں تھکتا تھا پھر کسی کی بہت بری نظر لگی اور میرا گھر جل گیا سب تہس نہس ہو گیا اسے میری محبت قید لگی

"قید" بہت دکھ ہوتا ہے جب آپ کسی کو بے پناہ
چاہیں اپنا آپ مار دیں اور آخر میں اس کا صلہ "قید
"لفظ سن کر ملے ۔۔۔" میں نے پھر بھی سب ٹھیک
کرنا چاہا مگر نظر بہت بری چیز ہوتی ہے یہ پتھر کو بھی
پھاڑ سکتی ہے میری زندگی بھی تباہ کر دی تھی جس سے
میں بہت محبت کرتا تھا دیکھ کر جیتا تھا وہی مجھے چھوڑ کر
چلی گئی اسکے بعد میں ایک زندہ چلتی پھرتی لاش بن کر
رہ گیا تھا مجھ سے میری بیٹی کی حالت بھی نہیں دیکھی
گئی لیکن میں اسکی جگہ کسی اور کو اپنی بیٹی کی ماں کا درجہ

نہیں دے سکتا تھا کیونکہ میں نے اسے صرف اس دنیا کیلئے نہیں بلکہ اس دنیا کیلئے بھی جو کبھی نہ ختم ہونے والی تھی مانگا تھا مجھے لگا اگر میں نے یہاں کسی کو اسکے بعد قبول کیا تو مجھے وہ آخرت میں نہیں ملے گی تو جیسے تیسے میں اپنی زندگی گزارنے لگا۔۔۔ "

اتنے غور سے وہ یہ سب پڑھ رہی تھی جیسے ایک ایک لفظ حفظ کر رہی ہو بلکل آس پاس سے بیگانہ ہو کر تب ہی اسکے موبائل فون کی سکرین چمکی

انجانا نمبر دیکھ کر وہ کچھ ٹھٹھکی

ہیلو۔۔"

کیسی ہو۔۔۔"مقابل نے اتنے آرام سے پوچھا جیسے

سالوں کی جان پہچان ہو

آپکو اس سے مطلب۔۔۔"تڑخ کر بولی

تم سے بعد میں بات کرونگا پہلے بیا کو فون دو۔۔۔"

کیوں اور تم کیسے جانتے ہو بیا کو۔۔۔؟ اچنبھے سے

پوچھا

تم نہیں آپ۔۔۔"

میری مرضی جو بھی کہوں۔۔۔"

یہ تو تڑاک اپنے بوائے فرینڈ کے ساتھ کرنا۔۔۔"

قرآت کی چھٹی حس جاگی اور سیکنڈ کے ہزارویں حصّے

میں وہ سمجھ گئی تھی یہ بلا جلاد خان کے سوا کوئی نہیں ہو

سکتی

آپکو میرا نمبر کیسے ملا۔۔۔"لائن پر آئی

ملنے کو تو خدا بھی مل سکتا ہے نمبر کیا چیز ہے مس بیا کی

چہیتی۔۔۔"

خدا کا ملنا مشکل تو نہیں ہے پروفیسر صاحب۔۔۔"

یہ بات تو ہے مگر وہ کسی کسی کو ملتا ہے سب کو نہیں

ـــــ"

کوشش کرنے سے بندہ کچھ بھی حاصل کر سکتا ہے

ـــــ"

ہاں جیسے تمہارا نمبر ـــــ" ساتھ عماد کی ہنسی سنائی دی

قرآت کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا کہ اس نے اسے

ہنستے سنا ہے

ہر وقت تو بڑی شکل بنا کر گھومتا ہے اب کونسا جوک

سنا دیا میں نے اسے جو ہنسا۔۔۔"قرآت نے دل ہی

دل میں کہا

تمہاری شکل جوکر سے کم ہے جو ہنسنے کیلئے بات کا کہنا

ضروری ہے۔۔۔"اسے سوچ میں پڑا دیکھ وہ بولا

قرآت کی بڑی آنکھیں مزید بڑی ہوئیں

بس بس زیادہ نہ کھولنا یہی عجیب لگ رہی ہیں باہر نکل

آئی تو آٹھواں عجوبہ لگو گی۔۔۔ "

قرآت کی آنکھیں جھٹ چھوٹی ہوئیں مگر منہ حیرت سے کھلا تھا کہ وہ کیسے بنا دیکھے صحیح تکے لگائے جا رہا تھا بنا پوچھے تو یہ بھی نہیں رہ سکتی تھی اس لیے پوچھ بیٹھی

آپکو کیسے پتا میں کیا سوچ رہی ہوں اور آنکھیں کتنی بڑی کی ہیں بتائیں بتائیں۔۔۔" بے صبری سے پوچھا

تمہارے دل اس لیے پتا چلا کیونکہ وہ مجھ سے کنیکٹڈ ہے رہی بات تمہاری آنکھوں کی تو کب یہ بڑی ہوتی ہیں اسکا اندازہ ان کچھ دنوں میں بخوبی ہو گیا ہے۔۔۔"

آگے کیا کہا پتا نہیں وہ تو پہلی بات پر اٹکی ہوئی تھی دل جڑنے والی پر

دل کیا میری تو روح تک تم سے جڑ چکی ہے مس بیا کی چہیتی۔۔۔" یہ بات وہ فون پر نہیں بولا تھا

بولیں۔۔۔" پھر پوچھا

بعد میں بات ہوتی۔۔۔" لائن ڈسکنیکٹ ہو چکی تھی اور وہ ہیلو کرتی رہ گئی

یہ انسان ہی ہے ناں۔۔۔" خود سے پوچھا

••••••••••••••••••••••••••••

مجھے چھوڑ دو تمہیں خدا کا واسطہ ہے مجھے جانے دو میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں پلیز۔۔۔ پلیز مجھے جانے دو۔۔۔" وہ شخص مسلسل گڑگڑائے جا رہا تھا مگر ونڈو سے باہر جھانکتی شخصیت پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا وہ لوگ چرتالیسویں مالا پر تھے جہاں سے کسی بھی عام آدمی کا نیچے دیکھ کر دل خوف سے لرز جاتا

اور اس بندے کو اسی بلڈنگ کی دیوار پر آدھا لٹکایا گیا تھا دو بندوں نے اسے بازؤں سے پکڑ رکھا تھا

یہ تو تمہیں نمک حرامی کرنے سے پہلے سوچنا چاہئے تھا کہ بغاوت کر کسکے ساتھ رہے ہو۔۔۔"آواز میں ایک روب تھا ساتھ بے رحمی بھی چھلک رہی تھی

مجھے معاف کر دیں آئندہ ایسا نہیں ہو گا پلیز مجھے ایک موقع دے دیں۔۔۔"وہ بندہ پھر گڑ گڑایا

میری سلطنت میں موقع نہیں موت دی جاتی ہے اور

تمہارے لیے بھی وہی قانون نافذ ہوتا ہے۔۔۔"چہرہ

ابھی بھی ونڈوسائیڈ تھا

میں نے آپکی اتنے سال خاطر ومدارت کی ہے اسکا کچھ

توصلادیں۔۔۔"

تمہارے بعد تمہارے بیوی بچوں کو تنہا نہیں کیا جائے

گا اور بتاؤ کیا چاہئے۔۔۔"مطلب موت اسکی پکی تھی

مقابل کا دل پتھر تھا اور پتھر پگھلتے نہیں ہیں اسکا اندازہ

مقابل کو دیکھ کر بخوبی لگایا جا سکتا تھا

"چھوڑ دو مجھے خدا کیلئے چھوڑ دو۔۔۔"

اسکی ایک انگلی کے اشارے پر اسے چھوڑ دیا گیا تھا

"باڈی ٹھکانے لگ جانی چاہئے۔۔۔"

••••••••••••••••••••

خوبصورت تو وہ پہلے سے ہی تھا مگر جب سے قرآت

سے محبت ہوئی تھی تب سے اس پر ایک الگ ہی رنگ

نمایاں ہونے لگا تھا وہ مسکرانے لگا تھا

ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھا بریکفاسٹ کرتے ہوئے بھی وہ یاد

آئی تھی اور وہ مسکرا دیا تھا جسے عالیہ نے فوری نوٹ کر

لیا

کیا بات ہے اکیلے اکیلے مسکرایا جارہا ہے

۔۔۔"خوشگوار لہجے میں پوچھا لیکن پھر بھی اسے غصّہ

آگیا

اسکی ناک کے نتھنے پھولے دیکھ عالہ کو چپ ہو جانا بہتر لگا

یونی چھوڑو اور بزنس جوائن کرو اب۔۔۔"شاہ ویز دھیمے لہجے میں گویا ہوئے

عماد نے نظر اٹھا کر انھیں دیکھا

بابا میں یہی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔" مختصر جواب دیا

کب تک تمہاری ماں اکیلے سمبھالے گی سب کچھ ۔۔۔"شاہ ویز کی طبیعت کچھ ناساز رہنے لگی تھی اکادکا

میٹنگس اٹینڈ کر لیتے تھے اسی لئے عالہ پورا بزنس سمبھال رہی تھی

ماں لفظ پھر اسکے اندر آگ لگا گیا

اگر وہ ٹیچنگ ہی کرنا چاہتا ہے تو کرنے دیں اسے میں نہیں چاہتی میرا بیٹا کوئی کام زبردستی کرے ۔۔۔"عماد کو ایک نظر دیکھتے ہوئے بولی

تمہارا پیار ایسے ہی بنا رہے۔۔۔"شاہ ویز یہ بات سن کر خوش ہوئے تھے

میں چلتا ہوں بابا۔۔۔" بنا اسے جواب دیے اپنے باپ کو اللہ حافظ کہتا نکل گیا

اسے جاتے دیکھ عالہ کے چہرے کے زاویے کچھ بدلے تھے

جیسے من چاہی چیز پالی ہو

•••••••••••••••••••••••

پورچ میں کھڑی گاڑی کی طرف بڑھا تب ہی سامنے

والی بلڈنگ سے کسی نے اس پر بندوق کا نشانہ باندھا جو

سیدھا عماد کے سینے پر تھا

وہ کھڑا کسی سے فون پر بات کر رہا تھا اور یقیناً دوسری

طرف حارس تھا جو بات پر بات کئے جا رہا تھا

اس سے پہلے کے گولی چلتی وہ گاڑی میں بیٹھ چکا تھا اور

اگلے کا نشانہ پھر چھوٹا تھا

اسکی گاڑی مین گیٹ سے باہر نکلی وہی سے ایک اور

گاڑی بھی اسکے تعاقب میں نکلی

راستے میں کہیں بھی سنسان سڑک نہیں آئی اس لیے

وہ صحیح سلامت یونی پہنچ گیا گاڑی پارکنگ ایریا میں

پارک کی وہ جیسے ہی گاڑی سے اترا سامنے وہ بینچ پر

بیٹھی بک پڑھ رہی تھی اسے دیکھتے ہی اسکی آنکھیں

چمکی اور وہ اسی کی جانب بڑھ گیا

بوائے فرینڈ کا ویٹ کر رہی ہو۔۔۔" اپنے مخصوص

لہجے میں گویا ہوا

اس بار ہونٹ نہیں نکالے تھے پچھلی بار کا ورنہ یاد تھا اسے بس دیکھ کر دل ہی دل میں بولی "بڑی ہی کوئی ڈھیٹ مخلوق ہے"

تمہارے گھر میں کون کون ہے۔۔۔"اسکے پاس بیٹھتے مختصر پوچھا

"بیا۔۔۔"

اور۔۔۔؟

"اور میں"

بس؟

ہاں۔۔۔"

بیا کون ہے ویسے۔۔۔؟

میری خالہ۔۔۔"

اور ماما بابا۔۔۔؟

وہ نہیں ہیں میں چار سال کی تھی جب وہ۔۔۔"بولتے بولتے رک گئی آنکھوں میں نمکین پانی اتر آیا

سوری۔۔۔"عماد کو لگا اسے نہیں پوچھنا چاہئے تھا اسے اداس دیکھ کر اسے بلکل اچھا نہیں لگا تھا

فرینڈشپ کروگی مجھ سے۔۔۔؟اسکی طرف بڑھایا گیا پہلا قدم

اپنی طرف اسکا بڑھا ہاتھ دیکھ قرآت ہڑبڑائی

نج۔۔جی۔۔۔؟

فرینڈشپ کا مطلب دوستی۔۔۔"

مجھے پتا ہے۔۔۔"قرآت چڑی

تو دوست۔۔۔"

قرآت نے پہلے ہاتھ کو پھر عماد کو دیکھا

کرلو یا بوائے فرینڈ نے منع کیا ہے۔۔۔"

وہ ہاتھ بڑھاتی بڑھاتی رکی اور منہ بنالیا

وہ میرا ابوائے فرینڈ نہیں ہے۔۔۔"

تو کون ہے۔۔۔؟

کوئی بھی نہیں۔۔۔"

تو مجھے بنالو۔۔۔"

قرآت نے بڑی بڑی آنکھیں کر کراسے دیکھا

مذاق کر رہا ہوں دوست تو بنا ہی سکتی ہو ناں

۔۔۔"آج یہ وہ عماد نہیں تھا جو اس سے لڑتا اور اسکا

سیر وں خون جلاتا آج اسکی آنکھوں میں کچھ اور ہی

تھا

آپکے گھر میں کون کون ہے۔۔۔؟ دوستی کے بعد اسکا

بھی تھوڑا ڈھیٹ کھلا اور دھیمے لہجے میں پوچھا

گھر میں ایک میں ہوں اور بابا باقی ملازم ہیں

۔۔۔" مختصر سا ہی جواب دیا

اور ماما۔۔۔؟

کلاس کا ٹائم ہو گیا چلو چلتے ہیں۔۔۔" بنا اسکی بات کا

جواب دیے اٹھ گیا قرآت کو لگا اسکی بھی۔۔۔۔

•••••••••••••••

تمہیں ایک کام دیا تھا تم سے وہ بھی نہیں ہوا ویسے تو

بڑا نام ہے تمہارا شہر بھر میں اور ایک بندہ نہیں ختم ہوا

تم سے۔۔۔" اسکا بس نہیں چل رہا تھا وہ اس بندے

کو ہی ختم کر دے

کوشش کر رہے ہیں آپکا کام ہو جائے گا گل خان اپنا

کام ادھورا نہیں چھوڑتا۔۔۔" یہ شہر کا جانا مانا گنڈا تھا

جسکے پاس اپنے آدمی تھے یہ آج تک ایسے کام بہت بار

کر چکا تھا اسکا خوف پولیس والوں کو بھی تھا تب ہی

کوئی اسکے خلاف بولتا نہیں تھا اور اس اسی کا فائدہ اٹھایا

ہو ہی جانا چاہئے تمہارا ہی فائدہ ہو گا۔۔۔" اسکی بات

کے پیچھے چھپی بات گل خان سمجھ گیا تھا اسی لیے اسکے

چہرے پر شیطانی مسکراہٹ رینگی

••••••••••••••••••••

محبت ایک عجیب شے ہے یہ مرتے انسان کو جینا بھی سکھاتی ہے اور جیتے انسان کو مار بھی دیتی ہے کسی کسی کیلئے اس محبت کا مطلب

م۔۔۔ موت

ح۔۔۔ ھلاکت

ب۔۔۔ بربادی

اور ت۔۔۔ تباہی بن جاتا ہے

محبت ہو تو اسکے بدلے محبت نہیں مانگتے بس اپنی کی گئی محبت میں مگن رہتے ہیں وہ ایک شعر یاد آگیا

محبت دے کے محبت لین

دی آس رکھی وے بھلیا

محبت وچ لالچ کیتا تے کی کیتا۔۔۔۔"

ایسا ہی کچھ میرے ساتھ بھی ہوا ایک طرف سوچوں

تو برباد ہو گیا اور دوسری طرف میں اپنی محبت میں

جیت گیا لیکن کبھی کبھی سوچتا ہوں میری محبت میں

کہاں کمی رہی جو وہ مجھ سے باغی ہو گئی بہر حال اس

بارے میں سوچ سوچ کر سر پھٹنے لگا ہے طبیعت بھی

کچھ ناسازی سی محسوس ہو رہی ہے اس لیے آج بس اتنا

ہی۔۔۔!

ختم۔۔۔آگے لفظ ہی نہیں تھے کیسے آ سکتے تھے لکھنے

والے کا سفر اس ڈائری کیساتھ یہی تک تھا

اسٹڈی ٹیبل ونڈو سائیڈ رکھا تھا جہاں سے باہر کا منظر

صاف دکھائی دے رہا تھا آج موسم بھی خوشگوار تھا

ہلکی ہلکی بوندا باندی ہو رہی تھی ننھے ننھے بارش کے

قطرے کیاری میں لگے پودوں کے ساتھ کھیل رہے

تھے وہ ان پر گرتے اور زمین بوس ہوتے اور ختم ہو جاتے

اسی طرح کچھ لوگوں کی زندگیاں بھی ختم ہو چکی تھی ان میں اسکے کچھ اپنے بھی تھے اسکی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب تر۔۔۔اسکے اندر ایک اتھل پتھل ہو رہی تھی ایک بہت کڑوا سچ اسے آج پتا چلا تھا وہ جو آج تک سمجھ رہی تھی ویسا نہیں تھا

وہ اٹھ کر بیا کے کمرے میں گئی جو آنکھیں موندیں پڑی تھی

بیا۔۔۔"دھیمی آواز میں پکارا

ھمم۔۔۔"

آپ جاگ رہے ہیں۔۔۔؟

ہاں ہاں آؤ۔۔۔"اسے دیکھ بیا سیدھی ہو بیٹھی

اسکا مرجھایا ہوا چہرہ دیکھ کر وہ کچھ پریشان ہوئی

کیا ہوا تم ٹھیک ہو۔۔۔؟ مختصر پوچھا

مجھے کچھ پوچھنا ہے۔۔۔"

پوچھو۔۔۔"

ماما کہاں ہیں۔۔۔"

بادل زور سے گرجے ساتھ بیا کا دل بھی دھڑکا

مجھے بتائیں بابا کیساتھ کیا ہوا تھا۔۔۔؟

قرآت میری جان یہ سب کیا پوچھ رہی ہو۔۔۔"

بیا بتائیں ناں۔۔۔"

اسکی ضد پر بیا کو بھی لگا تھا کہ اسے اب بتا دینا چاہیے

سب

بیا سے اسکا خالہ کا رشتہ تھا ماں باپ کے بچپن میں گزر

جانے کے بعد بیا نے ہی اسے پالا تھا قرآت کے لیے

اس نے شادی بھی نہیں کی تھی یہ سوچ کر کے پتا

نہیں وہ اسے قبول کرے گا یا نہیں کہیں وہ اسے اس

سے دور نا کر دے اور وہ ہر گز بھی اسے خود سے دور

نہیں کر سکتی تھی جب بھی ایسا کوئی خیال ذہن میں آتا

تو کسی کے لفظ یاد آجاتے تھے

وارڈ میں پڑے اس شخص کے الفاظ۔۔۔۔"

بی۔۔۔۔بیا۔۔۔۔۔۔مم مم مے میری بیٹی ک

۔۔۔۔۔۔"انکی سانسیں اکھڑ رہی تھی لفظ بھی

ٹھیک سے نہیں بول پا رہے تھے مگر اپنی بیٹی کے لیے

بولنا تھا انکو وہ نہیں چاہتے تھے وہ لوگوں میں در بدر بھٹکے وہ اسکو محفوظ ہاتھوں میں دینا چاہتے تھے اور اس وقت صرف وہی تھی جو اسے سمبھال سکتی تھی پوری ایمانداری سے۔۔۔۔"

بھائی آپکو کچھ نہیں ہوگا آپ۔۔۔آپ ٹھیک ہو جائیں گے آپکو ہونا پڑے گا اپنی بیٹی کے لیے آپکو ہونا ہی پڑے گا۔۔۔"ہمت تو اس میں بھی نہیں تھی

سامنے پڑے انسان کی بے بسی دیکھ کر اسکی ہمت بھی جواب دے رہی تھی۔۔۔

تت۔۔۔تت تم مم مر۔۔۔میری بیٹی ک۔۔کو

۔۔۔۔س۔۔ سم۔۔۔۔ سمبھا۔۔۔ل لو

۔۔۔۔گ۔۔۔گی ناہن۔۔۔۔ ہن

۔ہنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔"سانس مزید اکھڑ رہی تھی ڈاکٹرز پوری کوشش کر رہے تھے انکو بچانے کی مگر اب وہ خود بھی ہمّت ہار رہے تھے

میڈم آپ پلیز باہر جائیں۔۔۔۔پلیز" نرس نے اسے التجایا انداز میں کہا مگر اسکا ہاتھ انکے ہاتھ میں تھا

ہاں میں وعدہ کرتی ہوں میں اپنی آخری سانس تک قرآت کا خیال رکھوں گی اسے کبھی خود سے الگ نہیں کرونگی وعدہ ہے میرا۔۔۔۔۔۔۔۔۔" اسکے یہ الفاظ تھے کہ ہاتھوں کی گرفت کمزور ہونے لگی آنکھیں بند ہوگئی بچے ہوے آنسو سائیڈ آنکھوں سے بہہ کر کان کی لو تک آ گئے سامنے پڑا شخص ہمیشہ کی ابدی نیند سو

گیا چہرے پر ایک اطمینان تھا اپنی بیٹی کے لیے جو فکر تھی وہ اب ختم ہو چکی تھی۔۔۔۔"

یہ تم نے ٹھ۔۔۔ٹھیک نہیں کیا۔۔۔۔۔ نہیں کیا تم نے ٹھیک خدا تم سے اسکا حساب ضرور لے گا دیکھنا تم ۔۔۔۔۔"وہ دل ہی دل میں اسے بددعائیں دے رہی تھی جسکی وجہ سے آج سامنے پڑا شخص اس حالت میں مرا تھا۔۔۔۔"

آج ارحم اعجاز کو اس بے رحم دنیا سے رہائی مل گئی تھی

وہ اپنا معاملہ لے کر اپنے رب کی بارگاہ میں پیش ہو

نے چلا گیا تھا

باہر بادل برس رہے تھے اور اندر اسکی آنکھیں اسکی

خود کی ماں نے اپنا گھر اپنے ہاتھوں اجاڑ دیا عورت تو گھر

بنانے کیلئے ہوتی ہے تو یہ سیکھ دی ہے اسکی ماں نے

اسے کسی دوسری عورت کی باتوں میں آکر وہ اپنا گھر

اجاڑ بیٹھی تھی ایک مرد کی محبت کی مجرم تھی اسکی ماں

اسے کبھی نہ پتہ چلتا اگر اسے اپنے باپ کی ڈائری نہ ملتی جہاں اس نے اپنا سارا دکھ لفظوں کے سپرد کیا ہوا تھا آج اسے بے حد نفرت محسوس ہو رہی تھی اسکے لیے ماں لفظ کا مطلب ہی بدل چکا تھا

آج وہ عالہ کا نہیں سوچ رہا تھا آج اسکے خیالوں پر

قرآت چھائ ہوئی تھی وہ کب کیسے اسکی محبت میں اتنا

قید ہو گیا کیسے وہ معصوم لڑکی اسکے پتھر دل پر راج

کرنے لگی دن بہ دن اسکی محبت میں شدت آرہی تھی

وہ ہر وقت اسے سوچتا تھا اور سوچتے ہی چہرے پر

مسکراہٹ رکس کرنے لگتی تھی

اس وقت بھی کچھ ایسا ہی حال تھا بیڈ پر اوندھے منہ

پڑے اسی کو سوچ رہا تھا جب اسکے فون پر حارس

کالنگ چمکا

فون کان سے لگاتے ہی اسکی چہکتی آواز کان کی سماعتوں سے ٹکرائی

اسکی زندگی میں ایک سکون کی وجہ حارس بھی تھا جسے وہ اپنا سمجھتا تھا

کہاں ہے بھائی نظر ہی نہیں آرہا۔۔۔؟ حارس کا لہجہ ایسا تھا عماد کو لگا جیسے وہ قرآت کی یادوں میں ایک برس سے کھویا ہوا تھا

اپنی حسین دنیا میں۔۔۔ !

اوئے ہو۔۔۔۔ئے۔۔۔ کیا بات ہے میری جان بڑا

خوش لگ رہا ہے۔۔۔!

خوش تو ہوں میں اس نے اپنا رنگ ہی ایسا چڑھایا ہے

مجھ پر۔۔۔!اسکا اشارہ قرآت کی طرف تھا

میں صد۔۔۔۔قے یہی تو میں چاہتا تھا کہ خدا مجھے

میری اولاد کا سکھ دکھا دے۔۔۔ !

اولاد۔۔۔؟

ہاں ناں تیرا دکھ مجھے ہر وقت کھاتا ہے کہ پتہ نہیں کب اس بندے کو عقل آئے گی کب یہ انسان بنے گا

۔۔۔!!

اب بن تو رہا ہوں۔۔۔ !

کیا سچ میں۔۔۔؟ حارس چیخا

یار آرام سے۔۔۔!!

نہ بیٹا چل اس خوشی میں باہر چائے پیتے ہیں۔۔۔!!

اوکے آتا ہوں۔۔۔"

وارڈروب سے اپنا ٹریکنگ سوٹ نکال کر واش روم
میں گھس گیا اور اسکی یہ سب باتیں کمرے کے باہر
کھڑا کوئی سن رہا تھا جسکے چہرے پر اب شیطانی
مسکراہٹ تھی

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

پارک جانے والا راستہ تھوڑا سنسان تھا وہ جب سے
گھر سے نکلا تھا تب سے نوٹ کر رہا تھا کہ کوئی اسکا پیچھا

کر رہا ہے پہلے اس نے اگنور کر دیا تھا مگر وہ گاڑی ایکدم سے اسکے آگے آر کی عماد کی ناک کے نتھنے پھولے گاڑی سے باہر آیا

واٹ دا ہیل یہاں گاڑی کھڑی کرنے کی جگہ ہے ___"

اس گاڑی میں سے ایک بندہ باہر نکلا جو جسامت میں کافی لمبا چوڑا تھا اسکے پیچھے تین چار اور بھی آئے انکے ہاتھوں میں سٹک تھے اور ساتھ بیلٹ میں اٹکی بندوقیں

انہی کے پیچھے سے وہ چہرہ نکل آیا تھا جسے وہ حفظ کر چکا تھا

اوہ تو تم اب اپنے اوچھے ہتھکنڈے استعمال کرو گے ۔۔۔! زین کو دیکھتے ہی بولتے ہوئے ایک دل جلی مسکراہٹ اسکی طرف اچھالی

جو عین اسکے انگارہ دل پر پیٹرول کا کام کر گئی تھی

تجھ سے آج سارے حساب پورے کرنے تھے جو عزت تو نے مجھے ساری یونی کے آگے بخشی تھی وہی تجھے سود سمیت واپس کرنی تھی۔۔۔ !

میں صرف دیتا ہوں لینے کا ٹائم نہیں ہے رستہ دو اب تمہارے باپ کی سڑک نہیں ہے جو بیچ میں اپنی بارات سجائے بیٹھے ہو۔۔۔"

کیسے ہو عماد صاحب۔۔۔"اب وہ لمبا چوڑا آدمی بولا زین صاحب خود اپنے سسر کو بتائیں گے میرا حال یا میں بتاؤں۔۔۔"

خیر میں تو ایکدم پرفیکٹ لیکن تمہارا حال جاننے میں مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں جو بتانے تم یہاں آئے ہو۔۔۔"

ارے ارے کوئی بات نہیں عماد صاحب ہم خود بتائے

گا ہمارا حال کیسا ہے۔۔۔"

اچھا۔۔۔"عماد کی آئی بروا چکی

لیکن میرے پاس ٹائم نہیں ہے سننے کیلئے۔۔۔" کہہ

کر عماد گاڑی میں بیٹھنے کیلئے مڑ گیا تب ہی ان میں سے

ایک نے زور سے اسکے سر پر ڈنڈا مارا تھا

عماد کو ہر چیز گھومتی ہوئی محسوس ہوئی لیکن جلد ہی خود

کو سمبھال لیا

اس سے پہلے وہ اسکا چہرہ ٹھیک سے دیکھ پاتا ایک اور زوردار ضرب اسکے ماتھے پر لگی تھی۔

اور ماتھے سے خون کا پھوارہ چھوٹا تھا وہ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھا تھا دو بار لگنے سے اسکا سر گھوم گیا تھا وائٹ رنگ کی شرٹ آہستہ آہستہ سرخ رنگ میں تبدیل ہو رہی تھی

تب ہی ہوا میں گولی چلنے کی آواز گونجی تھی اور گولی سیدھا عماد شاہ کے سینے میں لگی تھی درد کی لہر اسکے چہرے پر لہرائی

ان میں سے ایک فون پر بولا

کام ہو چکا ہے۔۔۔"

گڈ۔۔۔ تمہارا ابھی کام ہو جائے گا۔۔۔"مقابل کے دل میں ٹھنڈک سی پڑی تھی اسکے لئے آج جشن کس اہتمام کیا جانا تھا

••••••••••••••••••••••

ہفتہ ہونے کو ہے وہ ہینڈ سم نظر نہیں آیا۔۔۔"وہ دونوں کلاس سے باہر نکل کر کینٹین کی طرف جا رہی تھیں جب فری بولی

پتا نہیں ہمیں کیا آئے یا نہ آئے۔۔۔"دل تو اسکا بھی تھا دیکھنے کا مگر بولی نہیں

ویسے آج کل تم زیادہ ہنستی بولتی نہیں ہو کیا ہوا گھر میں سب ٹھیک ہے۔۔۔"فری جو کافی دیر سے اسکا لڑکا منہ نوٹ کر رہی تھی آخر پوچھ لیا

ھمم سب ٹھیک ہے۔۔۔"

جیسے ہی کینٹین میں داخل ہوئی کسی سے بہت زور سے ٹکرائی اسے دیکھ کر اسکی سٹی گل ہو گئی تھی

زین اپنے ٹٹ پولیو کے ساتھ اپنا نچلا ہونٹ دانتوں میں دبائے للچائی نظروں سے اسے گھور رہا تھا

کہاں چلی۔۔۔"

بولتے ہوئے آہستہ آہستہ قرآت کی طرف قدم بڑھا رہا تھا

اسکارو نے جیسا منہ دیکھ کر اسے اور ڈرانے کا سوچا وہ یہاں وہاں نظر دوڑا رہی تھی جسے زین بخوبی سمجھ گیا

کیا ہوا اپنے ہیرو کو ڈھونڈ رہی ہو۔۔۔"

بولتے ہوئے وہ مزید اسکے قریب ہوا وہ پیچھے دیوار سے جا ٹکرائی وہاں کسی میں ہمّت نہیں تھی اسکی مدد کرتا کوئی

وہ اور بھی قریب ہوا اور قرآت کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے خود کے قریب کیا

ایک آنسوں آنکھوں کی باڑ توڑ کر گال پر آگیا تھا

مجھ۔۔۔مجھ۔۔۔جھے جا۔۔۔جانے۔۔دو پپ پپ ۔۔پل۔۔یز پلیز۔۔۔" رونا تو وہ پہلے ہی چاہتی تھی

اب بہانہ بھی مل گیا تھا

اسکے گڑگڑانے پر زین کا قہقہہ بلند ہوا تھا ساتھ اسکے

دوستوں کا بھی

دیکھو اس جل پری کو کیسے تڑپ رہی ہے۔۔۔"

زین چھوڑو اسے۔۔۔"ہمت کر کر فری آگے آئی

تھی

تم پیچھے رہو ورنہ۔۔۔"زین نے انگلی اٹھا کر وارن

کرنے والے انداز میں کہا

ورنہ میں پروفیسر کو بتادوں گی۔۔۔"اسکا بقیہ جملہ

فری نے اپنے سٹائل سے پورا کیا

"ہاہاہاہا۔۔۔

"یار سمجھاؤ اس بچی کو۔۔۔

فری کی دھمکی اس نے تبا کو کی طرح ہوا میں اڑا دی تھی

"بے بی۔۔۔

تمہیں ایسے تڑپتے دیکھ مجھے بلکل اچھا نہیں لگ رہا اچھا ہو گا تمہارے لیے مان جاؤ صرف ایک را۔۔۔" اسکا جملہ پورا ہونے سے پہلے پھر کڑک دار تھپڑ اسکے منہ پر نشان چھوڑ گیا تھا

غلیظ گھٹیا انسان تمہارے گھر میں ماں بہن نہیں ہے یا

تمہاری ماں نے تمہیں عورت کی عزت کرنا نہیں

سکھائی۔۔۔" کانپتے وجود کے ساتھ وہ اسکے سامنے

ڈٹ کھڑی ہوئی تھی

پچھلی بار اس سے خاطر و تواضح کروائ تھی اور آج

پوری یونی کے سامنے اسکے اس طرح پھنکارنے پر

زین دنگ رہ گیا تھا

اگر نہیں سکھائی تو آج اس تھپڑ کے بعد سیکھ جاؤگے

سمجھے تم۔۔۔ !

یہ تم نے اچھا نہیں کیا۔۔۔بہت مہنگا پڑے گا تمہیں یہ

تھپڑ۔۔۔"

تھا تو وہ بھی ڈھیٹ الٹرا پرو میکس ہر بار اپنی عزت کی

دھجیاں اڑوانے آجاتا

وہ وارن کرتا اپنے دوستوں کے ہمراہ وہاں سے نکل

گیا

واہ تم تو شیرنی نکلی یار۔۔۔"فری جو دنگ کھڑی تھی

چہکتی ہوئی بولی

قرآت کا وجود کانپنے لگا تھا

تم ٹھیک ہو۔۔۔"فری پریشان کن لہجے میں بولی

مم مجھے گھر جانا ہے۔۔۔۔"

اوکے۔۔۔"

••••••••••••••••••••••

کیا بات ہے کافی خوش لگ رہی ہو ہمیں بھی بتادو ہم بھی ہولیں خوش۔۔۔"عالہ کے چہرے کی چمک بتا رہی تھی کہ وہ آج کتنی خوش ہے

وہی بہروز ہاشمی جو اس دن اچھل رہا تھا اسکا قصہ ختم ہو گیا اب۔۔۔" عالہ آج زمین پر نہیں تھی وہ ہواؤں میں اڑ رہی تھی آج اس نے فتح حاصل کر لی تھی

واہ بھئی۔۔۔" عالہ کو خوش دیکھ انھیں بھی خوشی ہوئی تھی

تب ہی انکے موبائل پر حارس کالنگ چمکا

ہاں حارس بولو۔۔۔" اس سے ملنے والی خبر سے شاہ ویز کے چہرے کا رنگ یکسر تبدیل ہوا انکے نیچے سے

بیڈ زمین سب نکل گئی تھیں انھیں اپنا آپ بے جان محسوس ہوا

انکی یہ حالت دیکھ عالہ انکے قریب آئی

کیا ہوا سب ٹھیک ہے۔۔۔" فکر سے پوچھا

عماد۔۔۔" وہ بس اتنا ہی کہہ پائے

••••••••••••••••••••

بس اپنے وقت پر نکلنی تھی اور اسے ابھی گھر جانا تھا

اسی لیے سڑک پر کھڑی رکشہ کا ویٹ کرنے لگی تب

ہی ایک بلیک مرسیڈیز اسکے قریب آرکی

پہلے تو اسے کچھ سمجھ نہیں آیا پھر ایک بندہ گاڑی سے

اترا اور اسکا منہ دبوچ کر گاڑی میں بٹھا کر گاڑی زن

سے اڑا کر لے گیا

•••••••••••••••••••

یااللہ کہاں رہ گئی یہ لڑکی اب تک کیوں نہیں آئی

۔۔۔شام ہونے کو تھی اور قرآت ابھی تک گھر نہیں

آئی تھی بیا کو بھی فکر لاحق ہونے لگی تھی فری کو فون

کیا تو پتا چلا وہ صبح ہی گھر کیلئے نکل چکی تھی تب سے اور

بھی پریشان ہو گئی تھی

یااللہ میری بچی کی حفاظت کرنا وہ جہاں بھی ہو اسے

اپنے امان میں رکھنا۔۔۔"

کہاں جا سکتی ہے وہ ایسے بنا بتائے اسکی تو بس ایک

دوست تھی فری اسکے ساتھ بھی نہیں تھی تو کہاں گئی

تھی۔۔۔؟لڑکی ذات کے بارے میں اتنا پریشان ہونا

بجا تھا

••••••••••••••••••••

پورے تین دن بعد وہ ہوش میں آئ تھی آنکھ کھلی تو

وہ ایک کوٹھی تھی کچی دیواریں جن پر کچھ سوراخ تھے

ان سے آتی روشنی دن کے ہونے کی گواہی دے رہی

تھی پھر ایکدم سے دروازہ کھلا

وہ اندر آنے والی شخصیت کو پھٹی پھٹی نظروں سے

دیکھنے لگی وہ کوئی اور نہیں زین العابدین تھا وہ اس قدر

گھٹیا پن کرنے پر اتر آئے گا اس نے سوچا بھی نہیں

تھا

کیسا لگا میرا سرپرائز مائے گرل۔۔۔"

اسے دیکھتے ہی قرآت کا وجود کانپنے لگا اور آنسوں

مسلسل بہنے لگے وہ بھی شاک میں تھی کہ اس کے

ساتھ کیا ہو گیا

اب وقت ہے مزہ کرنے کا میری چھو۔۔۔ٹی سی

۔۔۔پیا۔۔۔ری سی قرآت کے ساتھ یار ویسے بڑا

تڑپایا ہے تم نے اپنے اس عاشق کو یہ ٹھیک نہیں کیا تم

نے۔۔۔"زین کا ایک ایک لفظ سیسے کی طرح چبھ رہا

تھا قرآت کو

تمہیں کیا ملے گا یہ سب کر کر تمہارے لیے لڑکیوں

کی کمی تو نہیں ہے۔۔۔"آنسوں مسلسل رواں تھے

آنکھوں سے

نہیں تمہارے لیے مجھے بھاری قیمت چکانی پڑی ہے

اس پروفیسر کے ہاتھوں وہ تو جا چکا اوپر۔۔۔"

اوپ۔۔۔اپ۔۔اوپر۔۔۔۔ مطلب۔۔۔۔"

ہاہاہاہاہا۔۔۔"اسکا شیطانی قہقہ قرآت میں ایک سور

پھونک رہا تھا

خدا کے پاس۔۔۔ "

اب وہ بے جان ہونے لگی تھی آنسوں تواتر آنکھوں

سے بہنے لگے مط۔۔۔مط۔۔ مطل۔۔ب" سمجھ

آنے کے باوجود بھی مطلب سمجھنا نہیں چاہ رہی تھی

مطلب یہ کہ میری جان وہ ختم ہو چکا اب تمہاری

باری اتنا مت گھبراؤ میری جان ساری عمر رکھنے کا میرا

بھی ارادہ نہیں ہے بس کچھ دن مزے۔۔۔"وہ بول

ہی رہا تھا کہ وہ چیخ پڑی

چپ کرو۔۔۔۔ تھوڑا تو خدا کا خوف کرو۔۔۔ہم

نے کیا بگاڑا ہے تمہارا کیوں ہمارے پیچھے پڑے ہو

۔۔۔"وہ کچھ اور بولتی اس سے پہلے زین نے اسے

بالوں سے دبوچ لیا

خوف کیا ہوتا ہے یہ میں تمہیں بتاؤں گا مس قرآت

العین تمہاری جس پارسائی کی وجہ سے میں اتنا ذلیل

ہوا ہوں ناں اب تم دیکھنا اسی کے کتنے پرخچے اڑاتا

ہوں میں۔۔۔"اسکے بال اتنی مضبوطی سے جکڑ رکھے

تھے کہ درد کے مارے اسکی آہ نکل رہی تھی

پپ۔۔۔پلیز۔۔۔پلیززز۔۔زین ایس۔۔ایسا مت

کرو پلیز۔۔۔"

وہ گڑگڑائی مگر اس پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا

اپنا حساب پورا کرونگا میں۔۔۔" ایک جھٹکے سے اسکے بال چھوڑے اور باہر نکل گیا

وہ وہی روتی رہ گئی

•••••••••••••••••

دھیرے دھیرے اسکی آنکھیں کھلی تھیں سامنے چھت نظر آئی آہستہ آہستہ آنکھیں کھلی تو اندازہ ہوا وہ

ہوسپیٹل میں تھا تھوڑی سی نظریں گھمائ سامنے شاہ

ویز عالہ اور حارس کھڑے دکھائی دیئے۔۔۔" اسے

ایک ہفتے بعد ہوش آیا تھا عماد نے اٹھنے کی کوشش کی

مگر ناکام ہو گیا اسکے جسم میں بلکل سکت نہیں تھی

اٹھنے کی حارس نے سہارا دے کر اسے بٹھایا

خون بہہ جانے کی وجہ سے اس میں کافی حد تک

کمزوری آگئ تھی جو آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے صاف

ظاہر کر رہے تھے

کس نے کیا یہ سب۔۔۔" شاہ ویز کا لہجہ سپاٹ تھا

وہ خاموش ترچھی نظروں سے زمین کو گھور رہا تھا اسکی
چپکی انکو غصّہ دلا رہی تھی

کچھ پوچھا ہے میں نے تم سے۔۔۔"اب کی بار آواز
بلند ہوئی
میں نے اسکا چہرہ نہیں دیکھا۔۔"جھوٹ بول کر ٹرخانا
چاہا۔۔۔

جس نے بھی کیا پتا تو میں کروالوں گا شاہ ویز کے بیٹے کو

مارا ہے کسی معمولی شخص کو نہیں نہ خون کے آنسوں

رلائے تو می۔۔۔۔ "

آپ اپنی پاور اپنے پاس رکھیں سمبھال کر۔۔۔؟ انکی

بات کاٹتے ہوئے بولا

تم۔۔۔" وہ مزید کچھ کہنے لگے تھے کہ وہ پھر بول پڑا

مجھے کچھ دیر اکیلا چھوڑ دیں۔۔۔!

عالہ عجیب نظروں سے عماد کو دیکھ رہی تھی

ٹھیک ہے ہو جاؤ تم ٹھیک پھر کرتے ہیں بات۔۔"

کہہ کر شاہ ویز اور عالہ باہر نکل گئے حارس اسکے پاس

جا کر بیٹھ گیا

تو نے سچ میں نہیں دیکھا ان لوگوں کو۔۔"بیٹھتے ہی

سوال داغا

پہلے تم بتاؤ مجھے یہاں کون لایا۔۔؟

جنت سے حوریں نازل ہوئی تھی۔۔۔"حارس کے

منہ بسور کر بولنے پر وہ اسے اپنی جھیل سی آنکھوں

کے ساتھ تکنے لگا

اور یقیناً تم نے ان پر بھی لائن ماری ہو گی۔۔۔! عماد بھی کم نہیں تھا

ایسی قسمت کہاں جو لائن مارنا بھی نصیب ہو

۔۔۔" حارس کی بیچارگی عروج پر تھی جسے دیکھ کر عماد کے چہرے پر ہلکی سی سمائل آئی

چل اب رٹو طوطے کی طرح سارا معاملہ رٹ دے کیوں کہ میں تیرا ابا نہیں ہوں جسے جھوٹ بول کر ٹرخا دے تو۔۔۔"

اسکے پوچھنے پر دھیرے دھیرے عماد نے سارا معاملہ اسکے غوش اتار دیا

کیا۔۔۔"ہارس سنتے ہی حیرت سے کھڑا ہوا

یار ایک انجان لڑکی کیلئے تو اس لوفر زین سے پنگا لے گیا۔۔۔"

انجان لفظ پر وہ روتا ہوا معصوم چہرہ سائے کی طرح اسکی نظروں کے سامنے لہرا گیا

تجھ سے کچھ پوچھا ہے میں نے بتانا پسند فرمائے گا

تو کیا کرتا وہ اسکے ساتھ غلط کرنے جا رہا تھا ہونے دیتا

غلط۔۔۔؟

تیری کونسی بیگم لگتی جو تیرا کلیجہ پھٹا جا رہا تھا اسکو

بچانے کیلئے۔۔۔"

یار انسانیت بھی کوئی چیز ہے۔۔۔"

او بھائی یہ انسانیت اپنی صحیح جگہ دکھا یہاں دکھانے کا

نتیجہ دیکھ لیا بیٹھ گیا ناں ہڈیاں تڑوا کر۔۔۔"

ہڈی ٹوٹی ہیں جان تو نہیں ناں گئی۔۔۔"

اسکی بات پر حارس مزید بگڑ گیا

کہے تو میں مار دیتا ہوں گولی۔۔۔"عماد نے تپ

چڑھانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی

ویسے۔۔۔ تیری بھابی کیلیئے ہڈیاں تڑوانا

It's not a big deal uh

know....."

بھا۔۔۔بی" بھابی لفظ پر حارس گش کھا کر مڑا تھا

عماد کے چہرے پر ایک عجیب سی سمائل تھی جو حارس

نے پہلی بار دیکھی تھی

مطلب یہ سارا بھابھی کی وجہ سے ہوا اوئے تھوڑا

خوف کر خدا کا جس لڑکی نے پہلی بار میں یہ حالت

کروا دی اگلی بار دنیا سدھروا دے گی۔۔۔"

اب تم حاجن بوانہ بنو۔۔۔"

ہیں۔۔۔۔ں" حارس کا حیرت کے مارے منہ کھلا

یہ نام کہاں سے سن آیا اب۔۔۔" وہ ایسے ہی نام سنتا

اور آکر حارس کو بول دیتا ورنہ وہ اب تک لندن میں

رہا تھا اور وہاں ایسے نام نہیں ہوتے تھے

پتا نہیں وہ میں باہر نکل رہا تھا تو سرونٹ کوارٹر سے آواز آرہی تھی وہیں سے سنا بس۔۔۔"

بولتے ہوئے وہ اپنی جھیل سی آنکھوں کو ایسے پٹپٹا رہا تھا کہ اس وقت اگر کوئی لڑکی پاس ہوتی تو یقیناً اسکی کیوٹنیس پر جان وار دیتی کچھ اس وقت اسکی ماتھے پر بندھی بینڈیج پر اسکے بکھرے بال ☺

خیر سے جتنے پیار سے تو حاجن بوا کو یاد کر رہا ہے ناں اس حسن ملکہ کے پاس تیرا رشتہ نہ لے آئے ۔۔۔" اپنی بات پر وہ خود ہی ہنس پڑا

عماد کی ایک گھوری سے اسکے دانت جھٹ سے
ہونٹوں کے پیچھے چھپے حارس چڑچڑا منہ بنا کر اسے
گھورنے لگا۔۔۔"
جیسے کہہ رہا ہو "کر لے بیٹا"

•••••••••••••••••••••••

ہوسپٹل سے ڈسچارج ہوئے اسے آج دوسرا دن تھا

شاہ ویز نے اسے سخت منع کیا تھا باہر نکلنے سے لیکن وہ

بے چین ہورہا تھا اسے قرآت کو دیکھنا تھا اس لیے بنا

بتائے گھر کے پچھلے دروازے سے نکل گیا

وہاں جاکر پتا چلا تھا کہ وہ کافی دنوں سے غیر حاضر ہے

پھر اس نے فری کو بلا کر پوچھا تھا

سر اسکی خالہ کا بھی فون آیا تھا وہ اس دن گھر کیلیئے نکلی

تھی بٹ گھر نہیں پہنچی تھی

فری سے اسکے گھر کا ایڈریس لے کر وہ اسکے گھر گیا تھا

دروازہ کھلا تھا وہ اندر داخل ہوا تھا گھر بلکل سن سپٹ

ہوئی پڑی تھی وہ تھوڑا آگے گیا

سامنے کمرے کا دروازہ کھلا تھا اور کوئی جائے نماز پر

بیٹھا عبادت میں مشغول تھا یقیناً وہ بیا تھی

وہ اندر کی جانب گیا

اسکے قدموں کی چاپ سن کر بیا نے نظر اٹھائی پہلے

اسے لگا تھا کہ قرآت ہے مگر وہ عماد تھا

بیا کی آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے یہ بات صاف طور پر واضح کر رہے تھے وہ کتنا روئی ہے اسکے بعد اسے پوچھنے کی ضرورت نہیں پڑی تھی

وہ وہی زمین پر بیٹھ گیا بیا اس اجنبی شخص کو دیکھ رہی تھی

قرآت۔۔۔" وہ بولنا شروع ہی ہوا تھا کہ بیا بول پڑی تمہیں پتا ہے میری بچی کہاں ہے۔۔۔؟

اسکی بات کے بعد اسکے پوچھنے کی ضرورت نہیں پڑی

ہاں۔۔۔وہ جہاں بھی ہے میں اسے لے کر آؤں گا

۔۔۔"

بیا کو دلاسہ دیتا وہ نکل گیا

•••••••••••••••••••

اس لڑکے نے قسم اٹھائی ہوئی ہے کہ مجھے سکون سے نہیں رہنے دے گا۔۔۔" شاہ ویز کو جب سے پتا چلا تھا کہ وہ اپنے کمرے میں نہیں ہے تب سے انکا پارہ ہائی ہوا پڑا تھا

تم پریشان کیوں ہو رہے ہو بچہ تو نہیں ہے ناں وہ اپنا اچھا برا جانتا ہے۔۔۔" عالیہ اسے دیکھ پریشان ہو رہی تھی

میرے دشمن مجھ تک رہیں تو بہتر ہے میں اپنے بیٹے پر ایک خروچ بھی برداشت نہیں کرونگا۔۔۔" انکا بس نہیں چل رہا تھا کہ عماد کو ایک کمرے میں بند کر کر رکھے انھیں اپنے بیٹے سے بے حد پیار تھا انکی زندگی کی جمع پونجی کا اکلوتا وارث انہوں نے آج تک بس کمانے

پر غور کیا تھا کبھی اسے باپ کا پیار نہیں دیا بس اسکا
فیوچر سیکیور کرنے کے چکر میں اسے خود سے دور کر
دیا

"ٹینشن لینے سے کچھ نہیں ہوگا ریلیکس۔۔۔ "

ضروری نہیں یہ سب آپکے دشمنوں نے کیا ہو" عالہ
کی بات پر وہ نہ سمجھی نظروں سے اسے دیکھنے لگے

••••••••••••••••••••

وہ یہاں وہاں نظر دوڑا رہی تھی کہ کہیں سے باہر نکلنے کا رستہ مل جائے مگر وہ پورا بند کمرہ تھا رو رو کر اس نے حال برا کر لیا تھا

یا اللہ تو نے ہر بار میری مدد کی ہے اس بار بھی تو ہی کوئی وصیلہ بنا دے اللہ جی پلیز۔۔۔۔۔۔۔ پلیز بچا لے

اس وقت اسے عماد شدت سے یاد آیا تھا تب کمرے کا دروازہ کھلا اور زین اندر آیا اسے دیکھتے ہی قرآت کی رنگت پھیکی پڑنے لگی تھی

وہ نشے میں دھت تھا بلکل قدم لڑکھڑا رہے تھے اور

انکے لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ وہ اسی کی طرف آ

رہا تھا اسے دیکھ کر قرآت پیچھے ہونے لگی

زز۔۔زین۔۔زین پلیز۔۔۔۔۔"اسکا اپنی طرف

بڑھتا ہاتھ دیکھ وہ گڑگڑانے لگی تھی

اس نے اسکا دوپٹہ اتار کر پھینک دیا تھا

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

قرآت نے آنکھیں زور سے بند کرلی

تھوڑی دیر میں اسے محسوس ہوا تھا کہ اس نے اسے

ہاتھ نہیں لگایا اس نے آنکھیں کھولی تو اسکی گردن عماد

کے ہاتھوں میں تھی زین کا چہرہ سرخ ہونے لگا تھا

چہرے پر رگیں ظاہر ہونے لگی تھی جس سے مقابل

کی طاقت کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا تھا

وہ پیچھے سے وار ہوا تھا جب وہ خود کو سمبھال نہیں پایا

تھا ورنہ وہ ایسے لوگوں کو ہینڈل کرنا جانتا تھا اس بار

پچھلی بار سے زیادہ بری حالت کی تھی

تجھے سمجھایا تھا کہ اسکے آس پاس بھی نظر نہ آنا لیکن

تجھے سمجھ نہیں آئی تھی کمینے۔۔۔۔"

ایک جنون سا سوار تھا عماد کے سر پر مار مار کر اسے ادھ

مرا بنا دیا تھا

کیوں تیری کک۔۔۔۔ کیا لگتی ہے و۔۔۔ہ کہیں تو

نے بھی تو مم میری طرح مز۔۔۔ے۔۔۔۔"لفظ منہ

میں رہ گیا تھا دوبارہ ایک زوردار مکہ منہ کر جبڑے پر پڑا تھا

زبان کو لگام دے زین ورنہ تیری یہ سانسیں چند رہ جائیں گی۔۔۔۔۔"

تو تو اپنی ماں کا نہ ہو سکا تو اس کا کک۔۔۔ کیا ہو گا ۔۔۔۔۔۔۔"

ہاتھ رک گیا تھا ماں لفظ پر یہ وہ کیا بول رہا تھا اسے کیسے پتہ

اسی پل قرآت نے پھٹی نظروں سے اسے دیکھا

مطلب اس نے جھوٹ بولا تھا کہ اسکی ماں نہیں ہے

مگر

"چھوڑ مجھے۔۔۔۔۔۔"

اسکے منہ کو کوور کر کر دو آدمی زبردستی لا رہے تھے

اسکے لاکھ ہاتھ پیر مارنے پر بھی نہ چھوڑا گیا مقابل

دونوں آدمیوں کی گرفت مضبوط تھی

"کون ہو میں نے کہا چھوڑو مجھے۔۔۔۔"

زین کا اس کو ور میں دم گھٹنے لگا تھا اور وہ مزے سے

چیئر پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھی منہ میں چوئینگم

چبا رہی تھی اس وقت عالہ کے چہرے پر ایک فاتحانہ

مسکراہٹ تھی اس نے بہروز ہاشمی سے بدلہ لینے کے

لئے اسکی کمزوری اسکے بیٹے زین العابدین کو کڈنیپ

کروالیا تھا

اب اسکا ارادہ بہروز کو ٹارچر کرنے کا تھا اور یہی اسکی

خصلت تھی ہار جیت میں وہ انسانوں کا سودا کرتی تھی

کتنے لوگ اسکے ایک اشارے پر زمین بوس کر دیے گئے تھے

یہ عالہ شاہ ویز کا ایک گھیناؤنا روپ تھا جو صرف عماد جانتا تھا اسکا موؤ کٹا وہ اپنے باپ کے سامنے نہیں لا پایا تھا کیونکہ وہ تو محبت میں پاگل تھے عورت کی محبت ہوتی ہی اندھی ہے اسکی چار اداؤں پر مرد اپنا آپ کھو بیٹھتا ہے

عماد شاہ ویز تو ایسے بزدلوں کی طرح اپنا بدلہ لے گا یونی کے سامنے تو تو ہیرو بنا پھرتا۔۔۔ "

ایک دم عالہ کا چلتا منہ بند ہوا اور مسکراہٹ غائب

اس نے عماد کا نام لیا کیا یہ اسے جانتا ہے

کھولو اسکا منہ۔۔۔ "

اسکے اشارے پر زین کو کھولا گیا پہلے تو اسے کچھ صاف نظر نہیں آیا سب دھندلا دھندلا سا تھا مگر جلدی ہی عالہ کا چہرہ دکھائی دیا جو اسکے لئے اجنبی تھا

تم نے ابھی کس کا نام لیا؟

تم کون ہو۔۔۔؟زین نے الٹا سوال داغہ

تم سے جو پوچھا صرف اسکا جواب۔۔۔۔'

وہ میری یونی میں پروفیسر ہے۔۔۔"مختصر جواب

تو ابھی کیوں لیا اسکا نام اسکے ساتھ کیسی دشمنی۔۔۔؟

عالہ کی بے چینی گھڑی کی سوئی کیساتھ بڑھ رہی تھی

زین نے اسکے پوچھنے پر سارا معاملہ عالہ کے گوش اتار

دیا تھا جسے سن کر ایک اطمینان۔اسکے چہرے پر چھا گیا

تھا

ویسے تو میں تمہارے باپ کا بدلہ تم سے لیتی لیکن اب تمہارے لئے ایک آفر ہے ایکسیپٹ کر لو تو تمہارا اور تمہارے باپ کا فائدہ ہو جائے گا۔۔۔"

اسکی بات زین کے ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکل رہی تھی مگر درمیان میں دماغ تھا وہی شاطر دماغ۔۔۔"

اسکی ڈیمانڈ پر زین کچھ ٹھٹھکا کہ کوئی ماں کیسے اپنے بیٹے کو مروا سکتی ہے لیکن اسکی تو ضد تھی اب عماد شاہ کی لاش دیکھنا

ڈیل ڈن ہو گئی تھی

کیوں لگا شاک ۔۔۔۔ہاہاہاہاہا

تیری ماں تجھے خود مروانا چاہتی ہے وہ آدمی بھی تیری ماں کے بھیجے ہوئے تھے اور قرآت کو بھی کڈنیپ کرواکر اسی نے میرے پاس بھیجا تھا

وہ کیا کہہ رہا تھا عماد کے اندر گرم خون گردش کرنے لگا تھا جو آنکھوں سے صاف واضح ہو رہا تھا وہ عالیہ کو بہت اچھے سے جانتا تھا مگر یہ صرف اسے لگا تھا

وہ عورت جو اسکی ماں ہونے کا دکھاوا کرتی تھی وہی اسکی جان کی دشمن تھی لیکن کیو۔۔۔۔۔ں کیوں ؟؟؟؟؟

اب عماد نے پہلے سے بھی زیادہ بری حالت اسکی بنا دی تھی زین کے منہ سے خون نکلنے لگا تھا ساتھ ماتھے سے بھی وہ بلکل بے سدہ ہو گیا تھا

قرآت پھٹی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی جو اندھا

دھند اسے مارے جا رہا تھا

اب وہ بے ہوش ہو چکا تھا

عماد نے ایک نظر قرآت کی طرف دیکھا وہ بھی اسے

ہی دیکھ رہی تھی کیا کچھ نہیں تھا اسکی آنکھوں میں وہ

سچ میں اسکا مسیحا تھا

ایک سیکنڈ نہیں لگا یا تھا وہ اس سے جا لگی تھی اور خوب

روئی تھی جتنا رو سکتی تھی ایک وجہ یہ کہ وہ صحیح

سلامت تھا دوسری یہ کہ آج پھر اس نے اسے بچایا تھا

عماد نے اپنے دونوں بازو اسکے گرد حائل کر دیے اور زور سے اسے اپنے سینے سے لگایا جیسے صرف وہی ایک اس وقت اسکے اندر ٹھاٹھیں مارتے اس آگ کے سمندر کو ٹھنڈا کر سکتی تھی

اچھا اب چپ بھی ہو جاؤ دیکھو تمہارے بوائے فرینڈ کو کتنی چوٹ آئی ہے۔۔۔" وہی ہمیشہ کی طرح زبردستی

چھیڑنے والا انداز کیا کیونکہ وہ مسلسل روئے۔جا رہی تھی

وہ اس سے الگ ہوئی اور اپنے نازک ہاتھوں سے اسکے سینے پر بوچھاڑ کر دی

آؤچ۔۔۔" درد کے مارے منہ سے نکلا مارتے وقت اسکا ہاتھ اسکی گولی والی جگہ لگا تھا اور وہاں خون بھی لگا تھا جو یقیناً اسے مارتے وقت اسکی گولی لگنے والی جگہ سے نکلا تھا مگر اس وقت وہ پاگل ہوا پڑا تھا

یہ خ۔۔خخ۔۔خون۔۔۔"اسکا دھیان اس خون پر گیا

اسکے بعد اسکے ماتھے پر بندھی بینڈج پر جسے دیکھ اسکی

بڑی بڑی آنکھیں مزید بڑی ہو گئیں

یہ کک۔۔کیا ہوا آپکو۔۔۔"

کچھ نہیں بس تھوڑی چوٹ آئ تھی

کیس۔۔۔ے؟

چوٹ کیسے آتی ہے۔۔۔"عماد نے تھوڑی سی اونچی

آواز میں کہا اسی سے قرآت پھر بچوں کی طرح ہونٹ

نکال کر کھڑی ہو گئ

جسے دیکھ کر عماد کے چہرے پر سمائل آئی

عماد نے دور پڑا اسکا دوپٹا اٹھایا اور اسکے سر پر ڈال دیا

تب اسے احساس ہوا کہ وہ کب سے ایسے ہی کھڑی تھی

چلو گھر چھوڑ دیتا ہوں تمہارے بیا انتظار کر رہی ہیں

۔۔۔" دھیمی آواز میں کہا

اسے گاڑی میں بٹھا کر زن سے اڑا لے گیا

اسے دیکھ کر بیا کی آنکھیں چمکی تھی اور اسے خود سے لگا لیا تھا

میری جان تم ٹھیک ہو ناں۔۔۔" اسکے چہرے اور کندھوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا

بیا میں ٹھیک ہوں بلکل۔۔۔"

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔۔۔" بیا شکر ادا کرتی عماد کی جانب متوجہ ہوئی

یہ پروفیسر ہیں بیا۔۔۔"وہ کچھ اور سمجھتی اس سے پہلے

قرآت بول پڑی

لیکن میرے لیے فرشتہ ہے۔۔۔"

شفقت بھرا ہاتھ عماد کے سر پر رکھا

اوکے میں چلتا ہوں ٹیک کیئر۔۔۔"کہہ کر وہ مڑا تھا

کہ بیا کی آواز پر رک گیا

بیٹا کچھ کھا کر جانا۔۔۔"

نہیں اس تکلف کی ضرورت نہیں ہے پھر کبھی

۔۔۔" بولتے ہوئے قرآت کی طرف دیکھا" مستقبل

میرا یہیں تو ہے" دل میں کہا

تکلف کی کیا بات تم کھانا کھا کر جانا میں ابھی بنا دیتی

ہوں۔۔۔" کہہ کر بیا کیچن میں چلی گئی اور وہ دونوں

وہی کھڑے رہے

مہمان کو بٹھایا جاتا ہے میرے خیال سے۔۔۔" عماد

نے طنز کیا

ہاں۔۔۔آئیں ناں۔۔۔"قرآت کو جی بھر کر
شرمندگی ہوئی

عماد اپنی نظریں دوڑاتا یہاں وہاں دیکھ رہا تھا ایسے گھر
میں وہ پہلی بار آیا تھا چھوٹا سا گھر تھا مگر سکون سے بھرا
یا شاید یہ سکون اسکے سامنے ہونے سے تھا وہ سامنے
صوفے پر بیٹھی اپنی کلائی میں پہنی ان دو تین چوڑیوں
سے کھیل رہی تھی وہ اپنی ایک ایک معصوم ادا سے
عماد شاہ کو پاگل کر رہی تھی وہ جس نے کسی لڑکی کو
آنکھ اٹھا کر دیکھا نہیں تھا اسکی باری وہ آنکھ جھکاتا نہیں

تھا اس نے زندگی میں ہمیشہ خود کو تنہا محسوس کیا تھا مگر قرآت العین کے آنے سے اسے لگا تھا جیسے ساری دنیا اسکی ہو گئی ہو اسکے پاس سب آ گیا ہو سب کچھ پا لیا ہو ـــــ"

کھانا کھاتے وقت بھی وہ چور نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا اسے ڈر نہیں تھا کوئی بس بیا کے خیال سے اطمینان کے ساتھ دیکھ نہیں پا رہا تھا اور اسکی حرکت بیا بخوبی نوٹ کر چکی تھی

••••••••••••••••••

تم سمجھتے کیا ہو اپنے آپ کو۔۔۔" آتے ہی شاہ ویز نے اسے آڑے ہاتھوں لیا

عماد شاہ۔۔۔" بھرپور ڈھیٹ انداز میں جواب دیا

شاہ ویز کی غصّیلی نظریں خود پر جمی دیکھ آئی بروا چکائی

اب جو ہوں وہ تو سمجھوں گا ناں بابا۔۔۔"

تمہیں پتا تھا باہر کتنا خطرہ ہے تم پھر بھی گئے۔۔۔"

تو آپکی بیگم کی چوڑیاں پہن کر بیٹھ جاؤں گھر پر کیونکہ آپ تھک انکو اسکی ضرورت نہیں۔۔۔" بولتے ہوئے ایک تیکھی نظر عالہ پر ڈالی جہاں اسکی ہار واضح تھی

"عا۔۔۔دی۔۔۔"

اچھا ٹھیک ہے نہیں لیتا میری بیگم بھی پہنتی ہے لینی ہونگی تو اسکی لے لوں گا۔۔۔"

تم کب سیریس ہو گے۔۔۔؟

میں پیشنٹ تو نہیں ہوں بابا۔۔۔"

میں نے زندگی کو لے کر کہا ہے۔۔۔" شاہ ویز اپنی

ڈھیٹ اولاد کی ڈھیٹائی سے بخوبی واقف تھے

اور کتنا سیریس ہوں یونی میں پروفیسر بن تو گیا باقی

رہی بات زندگی کو مزید سیریس لینے کی تو شادی کروا

دیں۔۔۔"

شاہ ویز سر پکڑ کر بیٹھ گئے وہ تو یہ بھی نہیں کہہ سکتے

تھے کہ انکی اولاد نکمی ہے وہ تو ہرگز بھی نہیں تھا بچپن

سے ہی دماغ تیز تھا تب ہی کلاسیں جمپ کرتا اتنی

جلدی پروفیسر بن گیا

آپ فکر نہیں کریں خطرے کو ہینڈل کرنا آتا ہے مجھے

۔۔۔" بولتے ہوئے پھر ایک کڑی نظر تھوڑی ہی دور

کھڑی عالہ پر ڈالی اور لمبے لمبے ڈھینگ بھرتا اوپر اپنے

کمرے میں چلا گیا

••••••••••••••••••••••

وہ چاروں آج پارک میں جمع تھے اور یہ سب حارس

کی بدولت ہوا تھا اسی کا اتنا فالتو دماغ چلتا تھا

واؤ کتنا اچھا ویو ہے یہ۔۔۔" فری آس پاس لگے

پھولوں کو دیکھتی ہوئی چہک کر بولی

نظر نہ لگا دینا۔۔" حارس تڑخ کر بولا وہ اور عماد تو

اکثر اس خوبصورت جگہ پر آتے تھے

میسنا کہیں کا۔۔" فری منہ ہی منہ میں بڑبڑائی

عماد کی نظر مسلسل قرآت پر تھی حارس اور فری کے

ہونے سے اسے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا قرآت بھی

بخوبی اسکی نظروں کو نوٹ کر رہی تھی

سو۔۔اب باری ہے میرے خوشبودار زائقے سے

بھرپور سینڈوچز کی۔۔۔"فری جو آتے ہوئے ساتھ

سینڈوچ بھی بنالائی تھی

سینڈوچ دیکھ کر سب سے پہلے حارس کی آنکھیں چمکی

اور وہی انکی طرف لپکا

واؤموٹی تمہیں بھی احساس ہے ہم غریبوں کا۔۔۔"

مو۔۔ٹی؟؟فری کا منہ کھلا وہ صحت میں تھوڑی

ٹھیک تھی تب ہی حارس کی بات لگی

تم نے مجھے موٹی کہا۔۔۔"

کیوں تمہارے علاوہ یہاں کوئی اور ہے۔۔۔؟

میں موٹی ہوں تو تم کیا ہو بندر۔۔۔ گوریلا۔۔۔ گدھا

۔۔۔"پورا زور لگا کر بولی

ہو گیا دل خوش یار یہ تم لڑکیوں کی ناں ایک عادت

ہوتی ہے سچ کو کبھی بھی ایکسیپٹ نہیں کرتی موٹی ہو تو

مان لو ناں۔۔۔"

تم لوگ بات کرو ہم تھوڑ۔۔۔ا۔۔۔"عماد نے انکی

بات کاٹ کر خود کی بات آڑائی وہ بھی ادھوری

ھمم۔۔۔" حارس اور فری یک زبان بولے اور انکے

ریکشن پر قرآت تھوڑی سٹپٹائ

ہاں۔۔ہاں جاؤ تم لوگ اس موٹی چھوٹی کو میں

سمبھالتا ہوں۔۔۔" حارس نے پھر فری کے چھوٹے

قد پر طنز کیا

موٹے چھوٹے ہو گے تم۔۔۔بد تمیز"

ہاں جی الٹرا پرو میکس۔۔۔الحمدللہ۔۔۔"

انکی نوک جھوک چل رہی تھی جب عماد نے اسے

اٹھنے کا اشارہ کیا وہ چپ کر کر اسکے مقابل چلنے لگی اسکا

سر عماد کے شولڈر تک آ رہا تھا جسے دیکھ عماد کے
چہرے پر شریر سی مسکراہٹ آئی
یہ کلر تم پر اچھا لگ رہا ہے۔۔۔"قرآت نے نارنجی
رنگ کا کرتا سلوار اوپر اوف وائٹ رنگ کا دوپٹا لے
رکھا تھا وہ رنگت میں عماد سے تھوڑی کم تھی عماد کا
رنگ دودھ کی طرح سفید تھا اور قرآت کا گندمی سا
مگر کیوٹنیس دونوں میں تھی عماد نین نقش میں پیارا تو
تھا ہی رہی سہی کسر ماتھے پر بکھرے بال کر دیتے تھے
اور اسی پر لڑکیاں مرتی تھیں

تھینک یو سر۔۔۔"

سر۔۔۔۔؟ عماد کو جھٹکا لگا اسکے سر کہنے پر

جی۔۔۔"

عماد نے فون نکالا اور دوسری طرف کر کر حارس کو کال کی کانوں میں بلوٹوتھ لگے تھے مطلب حارس نے فل پلاننگ کر کر اسے میدان میں اتارا تھا

یہ تو سر کہہ رہی ہے اب کیا کروں۔۔۔"

ڈانس۔۔۔" حارس چڑ کر بولا

واٹ۔۔۔"عماد کو وہ سیریس لگا

حارس: یار سر کہہ رہی ہے تو اس میں کیا ہے ٹیچر اور سٹوڈنٹ کا رومانس نہیں ہوتا کیا۔۔۔"

عماد: لیکن یہ چیپ لگے گا۔۔۔"

حارس: بیٹا تو کنوارا مرے گا مجھے لگ رہا ہے

عماد: تم اپنی بکواس بند کرو۔۔۔"

حارس: کر لے تو ظلم مجھ معصوم پر اللّٰہ پوچھے گا تجھے ۔۔۔"

عماد: تو میں جواب دے دونگا فلحال ابھی کا بتاؤ۔۔۔"

حارس: تو ایک کام کر۔۔۔"

عماد: بکو۔۔۔"

حارس: آنکھیں بند کر اور بول کیا تم میرے بچوں کی ماں بننا پسند کرو گی۔۔۔ کیس۔۔۔ا"

عماد: تمہیں آئی تھنک بلاک لسٹ میں رکھنا بہتر ہو گا۔۔۔"

حارس: بلاک لسٹ میں بعد میں رکھنا ابھی جو بول رہا ہوں وہ کر

وہ آہستہ آہستہ ساتھ ساتھ چل رہے تھے قرآت اپنی

ہی دھن میں چل رہی تھی تب ہی اسکے سینے سے

ٹکرائی وہ ایکدم سے اسکے آ کھڑا ہوا تھا

بے حد قریب سے اسکی آنکھوں میں جھانکنے لگا پہلے تو

وہ بھی دیکھ رہی تھی پھر جلد ہی نظریں جھکا گئی

بول۔۔۔مجھے تم سے کچھ کہنا ھے

مجھے تم سے کچھ کہنا ہے۔۔۔"عماد نے دھیمی آواز میں

بولنا شروع کیا

تم بہت پیاری ہو۔۔۔"

تم بہت پیاری ہو۔۔۔"

قرآت کو سمجھ نہیں آئی کہ ایکدم سے وہ اسکی تعریف

کیوں کرنے لگا تھا

تمہاری یہ آنکھیں۔۔۔ تمہارے یہ بال۔۔۔ تمہاری

یہ چھوٹی سی ناک۔۔۔ تمہارے یہ سرخ ہو

۔۔۔"ہونٹ۔۔۔اوئے یہ تو چیپ لگ رہا ہے

۔۔۔"دھیمی آواز میں حارس سے گویا ہوا

جی۔۔۔؟اسکے بڑبڑانے پر قرآت ٹھٹھکی

بیٹا جیسی تیری حرکتیں ہیں ناں اس سے مجھے پکا یقین ہو گیا ہے کہ تیرے نکاح کے چھواروں سے پہلے تیرے تیسرے کے چاول نصیب ہونگے مجھے۔۔۔" تمہاری تو۔۔۔" جوش سے بولتے وہ بھول گیا تھا کہ وہ اس وقت امتحان حال میں کھڑا ہے قرآت بڑی بڑی آنکھوں سے اسے دیکھ ہی رہی تھی اسکی عجیب حرکت وہ بخوبی نوٹ کر رہی تھی

میری بعد میں کرنا فلحال اپنی کر جوتے نہ پڑوا کر بیٹھ

جانا تو۔۔ کیا اچھا لگے گا سٹوڈنٹ سے جوتے کھاتے

ہوئے۔۔۔۔"

عماد کے پاس جواب اچھا تھا دینے کو مگر اب قرآت

اسی کی طرف متوجہ تھی اس لیے بول نہیں پایا

اب بول۔۔۔"

کیا تم میرے بچوں کی جنت بننا پسند کرو گی۔۔۔"

جی۔۔۔۔......ی؟ قرآت کی بڑی بڑی آنکھیں مزید

بڑی ہو گئیں

عماد جو حارس کے لفظ بول رہا تھا ایکدم منہ پر ہاتھ رکھ گیا ساتھ ہی اپنی جھیل سی آنکھیں پٹپٹائ

دوسری جانب حارس کا زوردار قہقہہ گونجا تھا عماد کا دل چاہا تھا جاکر اسکو شوٹ کر آئے

نن۔۔نن نہ نہیں مم مم میں۔۔میں نے نہیں کہا یہ ۔۔"

قرآت نے مزید آنکھیں پھیلائ مطلب "کہ اور کس نے کہا یہ"

نہیں۔۔مم میرا۔۔میرا مطلب کہا میں نے ہے بب

۔۔بٹ یہ فالتو دماغ سارا حارس کا ہے۔۔۔"عماد کو

سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اسے وہاں سے گم ہو جانا

چاہیے

قرآت کی ہنسی چھوٹی عماد ہکا بکا اسے دیکھنے لگا تھوڑی ہی

دیر میں حارس اور فری ایک درخت کے پیچھے سے

قہقہہ لگاتے ہوئے نکلے

عماد کبھی قرآت کو تو کبھی ان دونوں کو دیکھتا

میری اولاد واقعی بہت معصوم ہے۔۔۔ہاہاہا" حارس

عماد کے کندھے پر دھپ لگاتے ہوئے بولا اور عماد پھر

بھی نا سمجھی سے انکو تک رہا تھا

سر کہوں یا جیجو۔۔۔"فری نے ٹکڑا لگایا

مطلب۔۔۔"نا سمجھی سے پوچھا

مطلب یہ کہ مس قرآت کو آلریڈی پتا ہے ہم تو آپکو

کنفیوز کر رہے تھے۔۔۔"

عماد نے جھٹ قرآت کی طرف دیکھا جو چہرے پر

شریر مسکراہٹ لیے اسی کی جانب متوجہ تھی حارس

عماد کی نیچر سے اچھی طرح واقف تھا کہ وہ نہیں کہہ

پائے گا اسی لیے وہ خود ہی قرآت کو پہلے سمجھا چکا تھا اور

ساتھ ہی اپنے سچے دوست ہونے کا پروف بھی دے

چکا تھا

ہم تو تجھے چیک کر رہے تھے بٹ تو فیل ہو گیا۔۔۔"

حارس کے بچے۔۔۔"عماد حارس کی طرف لپکا تو وہ

وہاں سے بھاگ گیا قرآت اور فری دونوں کھڑی ہنستی

رہی تھی اور انکی نوک جھوک بھی انجوائے کر رہی

تھیں حارس آکر قرآت کی آڑ میں کھڑا ہو گیا سکو

پکڑنے کے چکر میں عماد قرآت کے قریب ہوا اسکی

بڑی بڑی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ حارس کو بھی

بھول گیا

میں صدقے۔۔۔" حارس نے نظر اتارنے کی

ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا

صرف دیکھتا ہی رہے گا یا پروپوز بھی کرے گا۔۔۔"

عماد نے باری باری حارس کو پھر قرآت کو دیکھا اور پھر

گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھا قرآت کے دل کی

دھڑکن بے ترتیب ہوئی عنقریب کے دل دھڑکنا ہی

بھول جاتا یہ احساس شاید ایسا ہی ہوتا ہے

مس بیا کی چہیتی ول یو میری می۔۔۔"

یس۔۔۔"

حارس کی سٹی ہوا میں گونجی تھی وہ وہی بھنگڑا ڈالنا

شروع ہو گیا تھا ساتھ فری بھی شامل ہو گئی تھی عماد کا

دل باغ باغ ہو گیا تھا بس نہیں چل رہا تھا کہ اسے گلے

لگا لے وہ عماد شاہ تھا جو سوچتا تھا وہ کر گزرتا تھا اس نے

ویسا ہی کیا جیسا اسکے دل نے کہا اس نے قرآت کو زور

سے ہگ کرلیا

تھینکس فار کمنگ ان مائے لائف ۔۔۔ "پرو پوز

کرتے وقت دنیا انگوٹھی پہناتی ہے اور عماد شاہ

چوڑیاں لایا تھا جسے دیکھ قرآت بے حد خوش ہوئی تھی

اس نے خود اپنے مردانہ ہاتھوں سے اسکے نازک

ہاتھوں میں پہنائ تھی

••••••••••••••••••••••••

میرے داماد کی پسند تو اچھی ہے۔۔۔" کھانا کھاتے وقت وہ چوڑیوں کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی تب ہی بیا نے اسے چھیڑا

جج۔۔۔ج۔۔۔جی" وہ ہڑبڑا گئی

بیا ہنسنے لگی یقیناً وہ سب کچھ جانتی تھی اور یہ بھی حارس کا کیا دھرا تھا عماد تو پہلی نظر میں ہی بیا کو پسند آ گیا تھا اس لیے انہوں نے جھٹ ہاں کر دی تھی

قرآت شرم سے نظریں جھکا گئی

سوری بیا میں آپکا ٹرسٹ نہیں توڑنا چاہتی تھی وہ می

۔۔۔"بیا نے بیچ میں اسکی بات کاٹ دی

میری جان تم نے میرا ٹرسٹ نہیں توڑا ہاں لڑکیوں کو

اس چیز کا خیال ہونا چاہیے کہ انکے گھر والے ان پر

یقین کر کرا نہیں باہر جانے کی اجازت دیتے ہیں تو انکا

بھی فرض بنتا ہے کہ وہ سر جھکا کر چلیں تمہیں پتا ہے

جو عورت معاشرے میں سر جھکا کر چلتی ہے اسکے

باپ اور بھائی اسی معاشرے میں سر اٹھا کر چلتے ہیں یہ

لڑکی کے اپنے ہاتھ میں ہوتا ہے کہ وہ اپنے باپ بھائی

کیلئے باعث فخر بنتی ہے یا باعث ذلت اس چیز کیلئے

مردوں کو قصوروار ٹھہرانا سراسر غلط ہے اگر عورت

کی نظر جھکی ہوگی تو مرد کے دل میں اللہ پاک خود

عزت ڈال دیتے ہیں تم نے وہی کیا جو لڑکیوں کو کرنا

چاہئے اپنی عزت نفس کی حفاظت کی اور صحیح وقت

آنے پر صحیح شخص کا انتخاب کیا

💕💕💕💕💕💕💕💕💕💕💕

💕

بہروز کے ساتھ معاملہ سولو ہوا۔۔۔؟وہ گارڈن میں صوفے پر بیٹھے شام کا اخبار پڑھنے میں محو تھے جب ایکدم اچانک سامنے عالہ اور بہروز کی بزنس سے متعلق ان بھن آئی اسی لیے سامنے بیٹھی عالہ سے استفسار اُپوچھا

وہ گود میں لیپ ٹاپ لیے کچھ کام کر رہی تھی

ہاں کافی حد تک تم فکر نہیں کرو۔۔۔"بیٹا اتنا بڑا ہونے کے بعد بھی وہ اپنے شوہر کو تم ہی کہہ کر

مخاطب کرتی تھی یہ سارا شاہ ویز کی دی گئی چھوٹ کا
نتیجہ تھا اور وہ جب شاہ ویز کو تم کہہ کر مخاطب کرتی
تب شاہ ویز کو اس پر اور بھی پیار آتا وہ ابھی بھی چہرے
پر سمائل لیے اسے ہی دیکھ رہے تھے تب ہی گیٹ کھلا
اور گاڑی اندر آئی جو یقیناً انکے اکلوتے صاحب زادے
کی تھی گاڑی پورچ میں رکی آنکھوں پر سے گلاسز
اتارتے وہ گاڑی سے اترا اندر جانے لگا تھا تب ہی شاہ
ویز نے آواز دے کر اسے بلایا آج اسکے چہرے پر
ناگواریت نہیں تھی اور یہی بات عالہ کیلئے تعجب

کرنے کیلئے کافی تھی لیکن عالیہ پر نظر پڑتے ہی اسکی

آئی بر واچکی

کہاں سے آ رہے ہو۔۔۔" استفسار اً پوچھا

اپنی بیگم سے مل کر۔۔۔" مختصر جواب دیا

بیگم۔۔۔؟ شاہ ویز کو حیرت ہوئی کیونکہ وہ اسکی عادت

سے اچھی طرح واقف تھے کہ وہ عورتوں سے کتنا چڑتا

ہے

جی بیگم آپ کیوں حیران ہو رہے بابا میرے خیال

سے آپکو خوش ہونا چاہیے آپکی بہو ڈھونڈ لی میں نے

۔۔۔" کہا ایسے جیسے بہت بڑا تیر مارا ہو لیکن ایک

طرف سے تو اسکے لیے ایسا ہی کچھ تھا

لیکن کون ہے کہاں سے ہے کچھ بتاؤ گے۔۔۔؟ اب

کی بار سوال عالیہ کی طرف سے آیا تھا وہ صرف یہ جانتی

تھی کہ کوئی لڑکی ہے جسے اس نے خود کڈنیپ کروایا

تھا مگر اسکے بارے میں جاننے کی کوشش نہیں کی

تھی

تمہیں بتانے میں انٹرسٹ نہیں ہے مجھے۔۔۔" وہی

ہمیشہ کی طرح تلخ لہجہ

شاہ ویز غصّیلی نظروں سے اسے گھورنے لگے مگر آگے بھی ڈھیٹ ابن ڈھیٹ تھا تو کیا کہہ سکتے تھے

ماں ہوں تمہاری اتنا تو حق ہے ہی میرا۔۔۔ "

مجھے افسوس ہے کہ میری بیگم کی ساس نہیں ہے ۔۔۔" گھما کر مگر طنز ایکدم ٹکا کر کیا

مطلب تمہارے سدھرنے کی آس چھوڑ دینی چاہئے مجھے۔۔۔" شاہ ویز سرد لہجے میں گویا ہوئے

چھوڑنا تو کچھ اور بھی چاہئے آپکو بابا مگر افسوس

۔۔۔۔" کہہ کر ایک کڑی نظر عالہ پر ڈال کر اندر کی

جانب چلا گیا

عالہ کے دل میں باقی نہیں رہی تھی اتنا تو بہروز نے

نہیں تپایا تھا جتنی آگ وہ لگا جاتا تھا اپنے لفظوں سے

•••••••••••••••

اپنے پتھرائے وجود میں ہلکی سی جنبش دی درد کے

مارے اسکے منہ سے آہ نکل گئی کمرے میں آتی

چھیروں سے روشنی اسکے چہرے پر پڑ رہی تھی باقی سارا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا

••••••••••••••••••••

چلو میں تمہیں ڈراپ کر دیتا ہوں تمہارے گھر ۔۔۔"وہ باقی لڑکیوں کے ساتھ بس کا ویٹ کر رہی تھی تب ہی وہ پیچھے سے آ کر بولا

سب لڑکیاں ندیدی نظروں سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھیں اور سب سے تیکھی نظر عالیہ کی تھی جسکی شکل سے ہی پتہ چل رہا تھا کہ وہ اندر سے کتنا جل چکی ہے اسکی لاکھ کوشش کے باوجود جو اس نے زین العابدین کے ساتھ مل کر کی تھیں ان میں یہ بھی شامل تھی مگر خود کو چھپا رکھا تھا

قرات ایک دم سٹپٹائی جب عماد نے اسکا ہاتھ پکڑا اور گاڑی کی طرف لے گیا

سونگ پسند ہیں تمہیں۔۔۔؟ بیٹھتے ہی پوچھا

اتنے خاص نہیں۔۔۔" مختصر جواب دیا

اوکے آج میری پسند کا سنو۔۔۔" کہہ کر اس نے سونگ چلایا اور ایک شریر سی مسکراہٹ اسکی طرف اچھالی

ہنستا رہتا ہوں تجھ سے مل کر کیوں آج کل ۔۔۔"

بدلے بدلے ہیں میرے تیور کیوں ۔۔۔۔۔۔۔ آج کل ۔۔۔"

آنکھیں میری ہر جگہ ۔۔۔۔"

ڈھونڈیں تجھے بے وجہ ۔۔۔"

یہ میں ہوں یا کوئی اور ہے میری طرح ۔۔۔۔۔"

کیسے ہوا ۔۔۔"

کیسے ہوا ۔۔۔"

تو اتنا ضروری ۔۔۔۔"

کیسے ہوا۔۔"

کیسے ہوا۔۔"

کیسے ہوا۔۔"

تو اتنا ضروری۔۔۔"

کیسے ہوا۔۔"

ایک جگہ پر عماد نے گاڑی روکی اور دروازہ کھول کر باہر نکل آیا قرآت کو اسکے اس عمل پر تعجب ہوا وہ پیچھے پیچھے اسکے نیچے اتر آئ

کیا ہوا آپ ٹھیک ہیں۔۔۔" مختصر پوچھا

عماد نے ایک نظر اسے دیکھا اور خود سے لگا لیا

تم نہیں جانتی تم میرے لیے کیا بن گئی ہو

آئی لو یو ریئلی لو یو قرآت۔۔۔" بولتے ہوئے عماد کا

لہجہ رندھ سا گیا

قرآت نے ایک سمائل کی جسکا مطلب تھا اسے پتا ہے

کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے سچی محبتوں کو خود اللہ

پاک دل میں ڈال دیتے ہیں اور اسکا دل بھی عماد کیلئے

مطمئن تھا

عماد نے اپنے لب اسکی پیشانی پر رکھ دی ئے

میں بارش کی بولی سمجھتا نہیں تھا۔۔۔"

ہواؤں ۔سے میں یوں الجھتا نہیں تھا۔۔۔"

ہے سینے میں دل بھی کہاں تھی مجھے یہ خبر۔۔۔"

کہیں پے ہوں راتیں۔۔۔"

کہیں پے سویرے۔۔۔۔"

آوارگی ہی رہی ساتھ میرے۔۔۔"

ٹھہر جا ٹھہر جا۔۔۔ کہتی ہے یہ تیری نظر۔۔۔"

کیا حال ہو گیا ہے یہ میرا۔۔۔"

آنکھیں میری ہر جگہ۔۔۔۔"

ڈھونڈیں تجھے بے وجہ۔۔۔"

یہ میں ہوں یا کوئی اور ہے میری طرح۔۔۔۔۔"

کیسے ہوا۔۔۔"

کیسے ہوا۔۔"

تو اتنا ضروری۔۔۔"

کیسے ہوا۔۔"

سارے رستے اس نے ڈرائیونگ کے دوران قرآت کا ہاتھ تھام کر رکھا تھا گھر آتے ہی اس نے قرآت کی جانب دیکھا جیسے کہہ رہا ہو "چھوڑ دوں؟"

آپ بھی آجائیں اندر ریا سے مل لیں وہ خوش ہو نگی آپ سے مل کر۔۔۔"اس نے رسمن اندر آنے کا کہا تھا مگر عماد شاہ کو تو بہانہ چاہیے تھا اسے مزید اپنی نظروں کے سامنے رکھنے کا اس لیے وہ جھٹ مان گیا مگر اس سے پہلے وہ تھوڑا شریر ہوا

"یار ویسے ایک بات کا دکھ ہے۔۔۔"

کس بات کا۔۔۔"بے چینی سے پوچھا

یہی کے ہم اب ایک ساتھ ہیں اور انشاءللہ بہت جلد ایک بھی ہو جائیں گے اس بات کا پتا اگر تمہارے بوائے فرینڈ کو لگ گیا تو۔۔۔ کیا ہو گا بچارے کا۔۔۔"انداز چھیڑنے والا تھا

قرآت کو پتا تھا کہ وہ بس چھیڑتا ہے مگر پھر بھی اس نام سے اسکے اندر باقی نہیں رہتی تھی اسکا بس چلتا وہ عماد کا سر پھوڑ دیتی کچھ کام صرف خیالوں میں کئے جا سکتے تھے اور یہ عظیم الشان کام بھی قرآت کے خیالوں

تک ہی محدود تھا اسکے سامنے تو وہ بس ہونٹ نکال کر رہ جاتی

عماد نے بازو سے پکڑ کر اسے خود کی طرف کھینچا اور اسکی بڑی بڑی آنکھوں میں جھانکنے لگا

ایک بار مسسز عماد شاہ بن جاؤ پھر بتاؤں گا ہونٹ نکالنے کا نتیجہ ۔۔۔"شریر لہجے میں کہتا قرآت کی بڑی بڑی آنکھیں مزید بڑی کروا رہا تھا

فلحال اندر چلو بیا سے پوچھتا ہوں یہ ہونٹ نکالنے کے علاوہ کیا کیا سکھایا ہے میری بیگم کو۔۔۔" اسکی رونی شکل دیکھ عماد کو ہنسی آئی تھی تب ہی بات ختم کی اور دونوں گاڑی سے اتر کر اندر چلے گئے

بیا عماد کو دیکھ کر بے حد خوش ہوئی تھی پیار سے اسکا سر پچکارا اور ساتھ ہی نظر بھی اتاری وہ دونوں ساتھ میں میڈ فار ایچ ادھر والا کپل لگ رہے تھے

بیا اپنے داماد کیلئے کچھ بنانے کچن میں چلی گئی انھیں نیو ڈشز بنانے کا شوک تو تھا ہی اور اب تو بہانہ مل گیا تھا اس دوران قرآت عماد کو اپنا چھوٹا سا گھر دکھانے لگی

سسرال کا سکون آخر کار ہو ہی گیا نصیب مجھے ۔۔۔" کہتے ہوئے عماد کا قہقہہ گونجا جو پہلی بار قرآت نے سنا تھا ورنہ وہ سمائل ہی کرتا تھا بس قرآت بڑی بڑی آنکھیں کئے اسے دیکھنے لگی

کیا۔۔۔" آئی بروا چکا کر پوچھا

کک۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔" کہتے ہوئے ساتھ میں نفی

میں سر ہلا گئی اسکی یہ حرکت بھی عماد کو بے حد کیوٹ

لگی تھی

تب ہی عماد کی نظر دیوار پر لگی تصویر پر گئی پل بھر میں

اسکا دماغ گھوما اور دیکھتے ہی دیکھتے آنکھوں میں خون اتر

آیا

••••••••••••••••••

امیروں کی ایک حسین رات تھی شاہ ولا کے پچھلے حصّے میں چاروں طرف جگمگاتی لائٹیں ہر طرف حسینا ئیں اپنا حسن بکھیرتی ویٹرز ہاتھوں میں ٹرے لیے ہر ایک کے پاس جا کر ڈرنکس سرو کر رہے تھے یہاں سب معروف بزنس مین جمع تھے ڈی جے بھی عروج پر تھا ان میں ایک وہ تھی

بلیک ساڑھی ہاف بازوؤں والی ریڈ بلاؤس سے آدھی

جھانکتی ہوئی گوری کمر کانوں میں لٹکتے گولڈن جھمکے

سموکی آئیز ہونٹوں پر ریڈ ڈارک لپسٹک بالوں کا جوڑا

ہاتھوں میں گولڈ کے کنگن اس وقت وہ شاہ ولا میں

موجود لوگوں پر قیامت ڈھا رہی تھی اسکی اداؤں کا ہر

کوئی دیوانہ ہو رہا تھا اور یہی تو اسے چاہیے تھا شاہ ویز

اتنے فخر سے سب کو اپنی بیوی سے ملوا رہا تھا

ہلو ایورے ون۔۔۔۔۔"

میٹ مائے وائف مسسز عالہ۔۔۔۔۔۔۔۔ شاہ ویز"

ہر طرف ایک شور برپا ہونے لگا تھا ہر کوئی اسکی قسمت
کی داد دے رہا تھا وہ اس قدر حسین تھی

پارٹی اسی زور و شور سے چلتی رہی ڈی جے کی آواز
اسکے کانوں میں گونج رہی تھی اسے تکلیف ہو رہی
تھی آنسوں آنکھوں کی باڑ توڑتے کانوں کے اوپر
بالوں میں جزب ہو رہے تھے پوری زندگی میں آج

اسے سب سے زیادہ تکلیف ہو رہی تھی جیسے تیسے آواز
نکالی اور چیخی

وجود کانپنے لگا تھا اس چھ سالہ بچے کی نظر اس تڑپتے
وجود پر تھی آنکھوں سے خاموش آنسوں بہنے لگے وہ
اسکی مدد کرنا چاہتا تھا مگر نہیں کر پا رہا تھا اسکی درد
بھری آواز اسکے کانوں میں پڑ رہی تھی
اس نے قدم اٹھایا اور مدد کیلیئے آگے بڑھنا چاہا تب ہی
کسی نے پیچھے سے اسکا منہ دبوچ لیا مقابل کی گرفت

مضبوط تھی وہ بچہ کچھ دیر مچلا پھر خود کو چھڑا کر باہر کی

طرف بھاگ گیا باہر آکر اسے کہیں اپنا کوئی نظر نہیں

آیا سب پرائے تھے سب کے بیچ سے ہوتا وہ بچہ شاہ ویز

تک جا پہنچا مگر شاہ ویز نے اس پر کوئی دھیان نہیں دیا

وہ بس اپنی بیوی کا انٹرو کروانے میں مصروف تھا اس

وقت اس چھوٹے بچے کو اپنے باپ سے انتہا کی نفرت

محسوس ہو رہی تھی

••••••••••••••••••

یہ تصویر۔۔۔؟ بمشکل گھٹی گھٹی آواز میں پوچھا

یہ میرے ماما بابا ہیں۔۔۔ارحم اور ماحہ "

ہواؤں کا رخ بدلا تھا بادل گرجے تھے بجلی کڑکی تھی

جو سیدھا اس گھر میں کھڑے عماد شاہ پر گری تھی اسے

اپنی سانس بند ہوتی محسوس ہوئی آنکھیں لال ہو گئی

تھیں اسے لگا تھا اسکا وجود بے جان ہونے لگا تھا اسے
ایک پل بھی وہاں رکنا گوارا نہ ہوا اپنا کچھ کھے لمبے لمبے
ڈھینگ بھرتا وہاں سے نکل گیا

قرآت اسے پوچھتی رہ گئی لیکن اس نے کوئی جواب نہ
دیا اسے ایسے جاتا دیکھ بیا بھی باہر نکل آئی فکر سے پوچھا
مگر جواب قرآت کے پاس بھی نہیں تھا وہ خود اسکے
اس عمل سے حیران تھی

••••••••••••••••••••••

کمرے کا دروازہ پٹ سے کھلا تھا وہ اپنے ہی دھن میں بیٹھی نیل پالش لگانے میں مگن تھی آتے ہی عماد نے اسے بازو سے پکڑ کر سیدھا کھڑا کر دیا تھا عالہ کے ساتھ اسکا رویہ سرد تو تھا ہی مگر آج اسکی انگارا آنکھیں کچھ اور کہہ رہی تھیں اسکی بازو پر گرفت بہت مضبوط تھی

"کیا کر رہے ہو عادی چھوڑو درد ہو رہا ہے مجھے۔۔۔"

کون ہو تم۔۔۔"عماد کے لفظوں سے بھی آگ برس رہی تھی

عالہ اسکے عمل سے پریشان اسے دیکھ رہی تھی

بول۔۔۔۔و۔۔۔"وہ پھر سے دھاڑا

"کیا مطلب ہے تمہارا اماں ہوں تمہاری۔۔"

شٹ۔۔۔ا۔۔۔پ شٹ اپ"اسکا دھاڑنا عالہ کا دل دہلا گیا

"کیا بد تمیزی ہے یہ چھو۔۔ڑو۔۔۔"

شاہ ویز بھی اس وقت گھر نہیں تھے عالہ کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی وہ اسکے سرد رویے کی عادی تھی مگر آج

اور کتنے روپ دکھانے ہیں تم نے۔۔۔؟

کیا مطلب ہے تمہارا۔۔؟

کیوں اب سمجھ نہیں آرہے مطلب۔۔۔؟

عادی اپنی حد پار کر رہے ہو تم اپنی ما۔۔۔۔؟

ایک بار اگر اور منہ سے یہ لفظ نکالا تو جان لے لونگا تمہاری۔۔۔؟ عالہ کی بازو پر گفت مضبوط کی

آ۔۔۔ہ۔۔۔؟ یہ کیا جانوروں والا بیہو ہے تمہارا

۔۔۔۔"

جانوروں سے بھی بدتر کام تم نے کیا ہے جسکو کڈنیپ

کروایا تھا پتہ ہے وہ کون تھی پتہ۔۔۔۔ہ۔۔۔۔۔ے

"اسکا بازو چھوڑ کر سائیڈ پڑا ٹیبل واس زمین پر دے

مارا تھا

بیٹی تھی وہ تمہاری قرآت العین عرف عینی۔۔۔"

آج آسمان پر گرجتی بجلی زمین پر ان لوگوں کے دلوں

پر گر رہی تھی عالہ بے جان ہونے لگی تھی جیسے کسی

نے اس میں سور پھونک دیا ہو یہ کیا ہوا تھا وہ بائیس
سال پیچھے ایک پل میں چلی گئی تھی
اب کیا کہوں تمہیں۔۔۔عالیہ یا پھر۔۔۔۔ما۔۔۔حہ
"

•••••••••••••••••••••

مجھے آپ سے ڈائیورس چاہیے۔۔۔"

ارحم کو لگا تھا جیسے کسی نے اس پر پہاڑ توڑ دیا ہو وہ بے خیالی سے اسے تکنے لگا اسے لگا اس نے غلط سنا ہے اسے خود کے کانوں پر یقین نہیں آیا پھر پوچھا

آپ۔۔۔آپ مذاق کر رہے ہیں ناں۔۔۔؟یقین دہانی چاہی

ہنہ مذاق اس حد تک نہیں ہوتا میری جان۔۔۔"

یار آپ پاگل پن کیوں کر رہے ہیں طلاق ۔۔۔میں تو یہ نام بھی نہیں لینا چاہتا۔۔۔"

بٹ میں طلاق ہی چاہتی ہوں۔۔۔"

یار پاگل ہو گئے ہیں کیا۔۔۔؟ارحم کو ایک دم غصّہ آیا تھا

اس نے غصّے میں پاس پڑا ٹیبل پر فلاور واس زمین پر دے مارا تھا ماحہ ایک پل کو ڈر گئی لیکن وہ دکھانا نہیں چاہتی تھی

ہاں۔۔۔"وہ بھی تقریباً پھٹ پڑی تھی

ہاں چاہیے مجھے طلاق آپ سے ابھی اور اسی وقت

۔۔۔"

آپکا دماغ خراب ہو گیا ہے اتنی سی بات پر طلاق کون

مانگتا ہے۔۔۔"

اتنی سی بات سیریسلی ارحم۔۔۔؟

اتنے دنوں سے میں نوٹ کر رہی ہوں آپ کس

طرح مجھ سے بات کرتے ہیں کیسے رات کو چپ کر کر

آکر لیٹ جاتے ہیں کیسے کھانے پر اگنور کرتے ہیں کیسے میرے سامنے رابی کے کھانے کی تعریف کرتے ہیں کیسے مجھے جلانے کی کوشش کرتے ہیں سب پتا ہے مجھے۔۔۔"

وہ کیا بول رہی تھی اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی ارحم کو تو بس اسکا لہجہ نظر آ رہا تھا

اب اور نہیں فارغ کریں مجھے۔۔۔۔۔ نہیں رہن

۔۔"اسکے لفظ منہ میں رہ گئے تھے

میں ارحم ایجاز اپنے پورے ہوش و حواس میں ماحہ

سکندر کو۔۔۔

طلاق دیتا ہوں

طلاق دیتا ہوں

طلاق دیتا ہوں

آنسوں آنکھوں سے روڑک کر گال پر آ گئے تھے اور
وہ جو طلاق چاہتی تھی ملنے پر عجیب سی سرائیت اسکے
جسم میں دوڑ گئی تھی ساکت کھڑی بنا پلک جھپکائے
اسکو تکتی رہی آنسوں تو اسکی آنکھ سے بھی نکلے تھے
مگر صاف کر کر اپنا بیگ پیک کرنے لگی اور اپنا سفید
آنچل لہراتی گھر سے نکل گئی پیچھے سے ماں لفظ بھی
نہیں سنا

کمرے میں کھڑا ارحم جیسے جم سا گیا ہو اسکے علاوہ کیا کرتا وہ اسکے سامنے اسکی محبت باغی ہو چکی تھی اب اسکو قید بھی نہیں رکھا جا سکتا تھا

سڑک پر کھڑے اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کہاں جائے تب ہی کسی کو کال کی

ہیلو طانیہ۔۔۔مجھے تمہاری ہیلپ چاہیے"

کیسی ہیلپ۔۔۔؟

مجھے آج رات تمہارے گھر رہنے کیلئے جگہ مل سکتی ہے۔۔۔؟

یار میرے ہز بینڈ کو پسند نہیں ہے۔۔۔"ہری جھنڈی دکھائی

ٹھیک ہے مجھے دل سے فون بند کر دیا تب ہی اپنے باس کا خیال آیا اور اسے کال کی اور جھٹ اسے فلیٹ مل گیا تھا اپنی آزادی کی آڑ میں وہ کچھ نہیں دیکھ رہی تھی نہ اپنا شوہر نہ اپنی بیٹی صرف آزادی اور آزادی کی آڑ میں اسے کیا ملنے والا تھا وہ نہیں جانتی تھی

ٹیرس پر چائے کا مگ لیے وہ باہر کا منظر دیکھ رہی تھی

تب دروازے پر ناک ہوئی

اس نے دروازہ کھولا تو سامنے شاہ ویز کھڑے تھے

"اسکا باس"

سر آپ آئیں نہ اندر۔۔۔"

شاہ ویز نے ایک نظر پورے فلیٹ کو دیکھا اور جا کر

صوفے پر براجمان ہو گئے ماحہ کو پتا تھا کہ وہ کافی پیتے

ہیں اس لیے وہ خود پہلے ہی کافی کا مگ تیار کر کر لے آئی

شاہ ویز نے مگ پکڑتے ہوئے ایک نظر اسے دیکھا

بڑی بڑی آنکھیں تیکھا سا ناک غلابی ہونٹ سیاہ پوری کمر تک آتے بال وہ بلا کی خوبصورت تھی جب بھی وہ سامنے آتی شاہ ویز کا نظریں جھکانا مشکل ہو جاتا

تمہیں کسی چیز کی ضرورت تو نہیں ۔۔۔؟ مختصر پوچھا

وہ سامنے چائے کے مگ پر نظریں جمائے بیٹھی تھی

نہیں ۔۔۔" نظر اٹھا کر جواب دیا

اسکے چہرے پر اداسی تھی لیکن ترس کھانے والی

تم چاہو تو اپنے دل کی باتیں مجھ سے شیئر کر سکتی ہو

۔۔۔"

ماحہ نے ایک نظر اس خوبرو بندے کو دیکھا اور دیکھتے ہی دیکھتے سکی آنکھوں میں پانی آگیا شاہ ویز اٹھ کر اسکے پاس بیٹھ گئے اور ہمدردانہ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا

سب مذاہب میں واحد اسلام ہے جس نے عورت کو گھر کی چار دیواری میں رکھتے ہوئے بھی مکمل طور پر آزاد رکھا ہے اگر وہ ماں ہے تو اسکی زمے داری اسکے بیٹے کو دی گئی اگر بیوی ہے تو شوہر کو اگر بہن ہے تو

بھائی کو اور اگر بیٹی ہے تو باپ کو۔۔ مگر یہاں ہماری غلطی یہ کے ہم نے کبھی ان حدود کو جانا ہی نہیں کبھی سمجھا نہیں کہ ہم آزاد کس طرح ہیں اور جو عورت آزادی کا سوچ کر ان حدود کو پار کر کر بھاگتی ہے تو وہ قبر کی چار دیواری تک بھاگتی رہتی ہے اور ماحہ کو نہیں پتا تھا کہ اس نے جو قدم باہر نکالا ہے اسکا انجام کیا ہو سکتا ہے آج وہ اپنے محرم کو چھوڑ کر نا محرم کو اپنا سمجھ رہی تھی اور یہی اسکی سب سے بڑی غلطی تھی

شاہ ویز نے اسے وہ سب عیش و آرام دیا جسکی وہ طلب

گار تھی ان سب کی آڑ میں وہ یہ بھول گئی تھی کہ وہ

پہلے سے شادی شدہ ہے اور ایک بچے کا باپ بھی اسکے

باوجود اس نے ایک عورت ہو کر دوسری عورت کے

حق پر ڈاکا ڈالا تھا

••••••••••••••••••••

اس نے اپنا پورا کمرہ تہس نہس کر دیا تھا عماد شاہ کا بس

نہیں چل رہا تھا ساری دنیا تہس نہس کر ڈالے

آ۔۔۔۔۔۔۔ہ" زور سے دھاڑا تھا

کیوں۔۔۔ کیوں۔۔۔۔" بولتے بولتے اسکا جسم بے جان ہونے لگا تھا وہ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھا بالوں کو ہاتھ کی انگلیوں میں پھنسائے پھر سے دھاڑا

حارس اسی وقت اسکے گھر آیا تھا کمرے اور اسکی یہ حالت دیکھ وہ خاصا پریشان ہوا اور جھٹ سے عماد کی طرف لپکا

عادی۔۔۔ عادی کیا ہوا یہ۔۔ یہ سب کیا ہے میرے بھائی۔۔۔"

حارس کو دیکھتے ہی وہ اسکے گلے لگ کر رویا اور بہت

زیادہ رویا

کیوں۔۔۔ کیوں میرے ساتھ ہوتا ہے سب کیوں

ہیری

کیو۔۔۔ں۔۔۔"

ہوا کیا ہے میری جان بتا تو صحیح۔۔۔" حارس نے اسکی

یہ حالت پہلی بار دیکھی تھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ

ایسا کیا ہوا تھا

بتانا۔۔۔ں" اسے ایسے ہی روتا دیکھ حارس نے پھر

پوچھا

بھابھی سے جھگڑا ہوا۔۔۔؟

عالہ سے جھگڑا ہوا۔۔۔۔؟

چاچو نے کچھ کہا کچھ تو بتاناں۔۔۔مجھے ٹینشن ہو رہی

ہے میرے بھائی بتا دے۔۔۔"

قق۔۔قق۔۔قرآت عالہ کی بب۔۔۔بیٹی ہے

۔۔۔"

کیا۔۔۔۔" سب سے بڑا جھٹکا تو اب لگا تھا حارس کو

قرآت عالہ کی بیٹی کیا کہہ رہا ہے پاگل تو نہیں ہو گیا

کہاں عالہ اور کہاں قرآت۔۔۔"

یہ عالہ نہیں ہے اس کا اصل نام ماحہ سکندر ہے۔۔۔وہ

قاتل ہے قتل کیا ہے اس نے میری ماں کا۔۔۔"

ریلکس ہو جا۔۔۔"

کیس.....ے" وہ دھاڑا

میں نے صرف ایک کو ہی تو اپنا سمجھا تھا وہ بھی اسکی

۔۔۔بب۔۔بیٹی"

تو یہ کیوں دیکھ رہا ہے کہ وہ اسکی بیٹی ہے اس میں

قرآت کا کیا قصور۔۔۔"

عماد حارس کو دیکھنے لگا اسکی آنکھوں میں بہت کچھ تھا

جسے حارس فوراً سمجھ گیا تھا

دیکھ تو ایسا نہیں کرے گا قرآت بہت اچھی لڑکی ہے

اسکا قصور نہیں ہے کہ اس نے ماجہ کی کوک سے جنم

لیا ہے۔۔۔"

اسے چھوڑنے کیلئے اتنا کافی ہے کہ وہ میری ماں کی

قاتل کی بیٹی ہے۔۔۔اب اسے جب جب دیکھوں گا

مجھے وہ قاتل یاد آئے گی۔۔"عماد کا لہجہ سرد اور
آنکھیں لال سرخ تھیں

کیو۔۔۔ں۔۔کیوں چھوڑے گا تو اسے اس بیچاری کا
کیا قصور اسے کیوں اسکے نہ کئے گئے گناہ کی سزا دے گا

بول۔۔۔۔"اس بار حارث چیخا تھا
لیکن میں چاہ کر بھی اسے قبول نہیں کر سکتا۔۔۔"
کہتے ہوئے وہ اٹھا اور الماری سے کپڑے نکال کر بیگ
میں ڈالنے لگا

کیا کر رہا ہے۔۔۔" حارس اسکی طرف لپکا اور اسکے ہاتھ پکڑ لیئے

یہاں میں اب ایک پل نہیں رک سکتا۔۔۔"

پاگل ہو گیا ہے کیا۔۔۔" حارس نے اسے کندھے سے پکڑ کر جھٹکا

دیکھ نفرت کی آڑ میں تو اپنی محبت بھول رہا ہے یہ صحیح نہیں ہے میرے بھائی۔۔۔ما۔۔ن جا"

عماد کی آنکھوں سے اسکے ٹوٹے دل کو حارس بخوبی دیکھ سکتا تھا

عماد نے نظروں سے ہی اسے ایسے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو

"جانے دو اب اور برداشت نہیں ہے"

جا۔۔۔ جانا ہے ناں تجھے جا۔۔۔ لیکن یاد رکھنا عماد شاہ

جس نے تیرے ساتھ جینے کے خواب دیکھے ہیں ناں

اس معصوم کے خواب کچل کر تو خوش نہیں رہے گا

اسکی آہ لگے گی تجھے۔۔۔۔ لگے گی تجھے۔۔۔" کہہ کر

حارس رکا نہیں تھا

شاہ ویز اسی وقت گھر آئے تھے اور انکے آتے ہی عالیہ

نے سارا معاملہ انکے گوش گزار دیا شاک انہیں بھی لگا

تھا وہ عماد کے روم میں اس سے بات کرنے آئے تھے

مگر آج یہ وہ عماد نہیں تھا آج وہ ٹوٹا ہوا کانچ تھا اور ٹوٹا

ہوا کانچ چبھے نا ایسا کبھی نہیں ہوا

عادی۔۔۔"آتے ہی انہوں نے پیار سے اسے پکارا

مگر اس نے شعلہ بار نگاہوں سے اپنے باپ کو دیکھا

شاہ ویز اسکی نظروں سے سمجھ چکے تھے

•••••••••••••••••••

اس نے بہت کوشش کی اپنے باپ کو بتانے کی مگر وہ
آج ساری دنیا کے سامنے ماحہ کو عالہ شاہ ویز ہونے کا
اعلان کر رہے تھے اس دوران انہوں نے اپنے بیٹے کو
بھی نظر انداز کر دیا تھا

اس چھ سالہ بچے کو وہاں کوئی ایسا نظر نہ آیا جو اسکی ماں
کی مدد کرتا وہ دوڑتا ہوا اندر کی جانب گیا وہ کانپتے پیر
اسی طرح کانپ رہے تھے ایک آخری چیخ حسن آراہ
کے منہ سے نکلی کانپتے پیر رکے آواز بند ہوئی ساتھ
جان بھی نکل گئی تھی وجود بے جان ہو گیا تھا دور کھڑا

چھ سالہ عماد اپنی ماں کو تڑپ کر مرتے دیکھتا رہا اسے اس وقت اپنے باپ سے شدید نفرت ہو رہی تھی سب سے زیادہ اس عورت سے جسکی وجہ سے آج اسکی ماں اس حالت میں مری تھی اس عورت کی وجہ عماد شاہ کو دنیا کی باقی عورتوں سے بھی نفرت ہو گئی تھی

••••••••••••••••••••••

وہ فل سپیڈ سے گاڑی چلاتے ائیر پورٹ کی جانب

رواں تھا تب ہی ایک گاڑی اسکے سامنے آکر رکی جسے

دیکھ عماد کا خون کھول اٹھا تھا اسے لگا تھا کہ اب بھی

وہی زین اس سے پنگا لینے آگیا ہے لیکن آج وہ اپنے

ساتھ گن لے کر بھی نکلا تھا اور آج وہ اسکا بھی قصّہ

تمام کرنے والا تھا تب ہی دیکھتے دیکھتے گاڑی سے اتر کر

بندوق تان دی

لیکن اسکا ہاتھ بے جان ہونے لگا تھا سامنے سے حارس

نکلا تھا اور اسی کے ساتھ قرآت یقیناً وہ اسے سب بتا

کرلایا تھا جو اسکی صورت سے صاف ظاہر ہو رہا تھا وہ

بلکل بے سدھ اسکے سامنے آ کھڑی ہوئی تھی آنکھوں

سے آنسوں رواں تھے

آہستہ آہستہ بوجھل قدموں سے وہ اس تک آئی اسے

دیکھ عماد پلک جھپکنا بھول گیا تھا

پاس آکر عماد کے ہاتھ میں پکڑی گن خود کے ماتھے پر

رکھ لی

چلائیں گولی۔۔۔"اسکا یہ جملہ عماد میں عجیب سی

سرائیت پیدا کر گیا

زندہ لاش تو میری ماں نے بنا دیا باقی صرف لاش آپ

بنا دیں۔۔۔"

ایک آنسوں کا قطرہ عماد کی آنکھوں کی باڑ توڑ کر باہر

نکلا تھا وہ دونوں ایک دوسرے کے مدمقابل کھڑے

ایک دوسرے کی دھڑکن سن سکتے تھے

وہ بھی تو ٹوٹا ہوا تھا تو کیسے اس وقت اسے دلاسہ دیتا

ایک جھٹکے سے ہاتھ پیچھے کیا

اسے کیوں لائے ہو۔۔۔؟

تیرا دماغ ٹھکانے لگانے کیلئے تجھے وہ دکھانے کیلئے جو تو اپنی نفرت کی آڑ میں دیکھ نہیں پا رہا۔۔۔"

عماد نے قرآت کی طرف دیکھا جسکی آنکھوں میں نمکین پانی جمع تھا

وہ بھی ٹوٹی ہوئی تھی صدمہ اسے بھی لگا تھا کہ جس ماں کو وہ مرا ہوا سمجھ رہی تھی وہ اس طرح نکل آئے گی

جاؤ تم اور اسے بھی لے جاؤ۔۔'' کہہ کر عماد مڑا تو

قرآت نے بے ساختہ اسکا ہاتھ تھام لیا جیسے کہہ رہی ہو

کہ نہ جاؤ

عماد نے بنا مڑے اسکا ہاتھ جھٹک دیا اور چلا گیا

قرآت وہی زمین پر بیٹھ روتے روتے بیٹھ گئی حارس

نے کندھوں سے تھام کر اسے اٹھایا اور معذرت خواہ

نظروں سے قرآت کی طرف دیکھا

میں نے بھائی بن کر فرض نبھانے کی کوشش کی لیکن ناکام ہو گیا یم سوری قرآت۔۔۔"ایک شفقت بھرا ہاتھ اسکے سر پر رکھتے ہوئے کہا

•••••••••••••••••••

میرے پیسے کب بھیج رہی ہو۔۔۔"ونڈو سے باہر جھانکتی کان سے فون لگائے ہاتھ میں کافی کا مگ اور چہرے پر ناگواریت لیے وہ اسکی بات سن رہی تھی

کس بات کے پیسے گل خان میرا کام تو ہوا ہی نہیں

۔۔۔" سرد آواز میں گویا ہوئی

ہم نے پوری کوشش کی تھی اب اسکی قسمت اچھی

تھی کہ وہ بچ گیا۔۔۔ ورنہ گل خان کے وار سے آج

تک کوئی نہیں بچ پایا۔۔۔"

زیادہ شوخ مت ہو گل خان میرا کام کر دیتے تو شاید تم

آج عیش میں ہوتے۔۔۔"

میڈم گل خان کو دھوکہ دو گی تو انجام بہت برا بگھتو گی

۔۔۔"

عالیہ شاہ ویز نے تم جیسے بہت دیکھے ہیں گل خان بہتر ہو گا کہ تم اپنی یہ گل خانی کہیں اور جا کر جھاڑو میں نے تمہیں عماد شاہ کو جان سے ختم کرنے کا کہا تھا اور امید بھی تم سے یہی کی تھی مگر تم میری امید پر پورا نہیں اترے۔۔۔"

اب یہ گل خان تم کو اپنی گل خانی دکائے گا عالیہ بی ۔۔۔"کہہ کر عالیہ نے فون ایک جھٹکے سے بند کر دیا

جاہل لوگ پتا نہیں کہاں سے ٹکرا جاتے ہیں

۔۔۔"فون صوفے پر پٹخ کر کافی کی ایک سپ لی

تم بچے ہوا بھی میری جان میں نے تو تمہارے باپ کو
آسانی سے اپنے جال میں پھنسا لیا تھا تو تم بھی تو اسی کی
اولاد ہو ہاں یہ بات میں بھی مانتی ہوں کہ تم اپنے باپ
جتنے بے وقوف نہیں ہو اس لیے تمہارا امر ناضروری
ہے۔۔۔" چہرے پر شیطانی مسکراہٹ رینگی کافی کی
ایک سپ اور لی ساتھ ہی فون اٹھایا
سچ جان لینے کے بعد بھی اسے رتی برابر فرق نہیں پڑا
تھا بس اپنی بیٹی کے لئے تھوڑی سی ہمدردی محسوس کی
اور کسی کو کال کی

میرا کام کہاں تک ہوا۔۔۔؟

بہت جلد ہو جائے گا میڈم۔۔۔"

•••••••••••••••••••••••

وہ جب سے آئی تھی زار و قطار روئے جا رہی تھی بیا
اسے دلاسہ کیا دیتی جب سے انہیں پتا چلا تھا کہ انکی
بہن زندہ ہے ان پر ایک قیامت سی ٹوٹ گئی تھی پہلے

تو وہ اپنے شوہر کو کھا گئی تھی اور اب اٹھارہ سال بعد

اپنی بیٹی کا گھر اجاڑنے آگئی

بیا میرا کیا قصور ہے ان سب میں انہوں نے مجھے کیوں

سزا دی کیوں بیا کیوں۔۔۔" گلے سے لگ کر روتے

ہوئے بولی

میری جان تم رو نہیں۔۔۔"

بے شک وہ انکی سگی بہن تھی مگر آج قرآت کو اس

طرح روتے دیکھ انکے دل سے ماحہ کیلئے جی بھر کر بد

دعائیں نکل رہی تھیں

وہ۔۔و۔۔وہ چلے گئے بب۔۔بیا وہ چلے گئے

۔۔۔"اب اسکی ہچکیاں چھٹنے لگی تھی آنکھوں کے

پپوٹے سوج چکے تھے

ماں تو دنیا کی عظ۔۔۔عظ۔۔ عظیم۔۔ عظیم عورت

ہوتی۔۔۔ہوتی ہے ناں۔۔۔ہے ناں بیا۔۔"

ہاں میری جان۔۔"

تو میری ماں کیوں نہیں ہے۔۔۔۔۔۔کیوں

۔۔۔"دھاڑی

بس قرآت۔۔۔میری جان چپ ہو جاؤ۔۔"

پپ۔۔پپ پہ پہلے پہلے میں نے۔۔انکی وجہ۔۔سے

۔۔بب۔۔ بابا۔۔ بابا کو کھ۔۔ کھو دیااو۔۔اوراوراب

اب۔۔۔"ہچکیوں میں پہلے سے زیادہ اضافہ ہو گیا تھا

میں میں۔۔ بات کروں گی عماد سے وہ پاگل پن کر رہا

ہے۔۔۔ تمہارا کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔"

نن۔۔ نہیں آپ کوئی بات۔۔۔ نہیں کریں۔۔گے

انکو جانا تھا چلے گئے۔۔۔"

وہ پھر سے گلے لگ کر زارو قطار روئی

••••••••••••••••••••••

شاہ ویز کو جب سے پتا چلا تھا کہ عماد واپس لندن چلا گیا ہے وہ بھی واپس نا آنے کے ارادے سے تب سے انکی طبیعت پہلے سے زیادہ بگڑ گئی تھی بس ایک ہی رٹ لگائی ہوئی تھی کہ انہیں اپنا بیٹا دیکھنا ہے لیکن انکی قسمت میں نہیں تھا آخر کو انہیں ایک موت کی ہچکی نے آلیا انہوں نے آج تک جو بھی کیا اسکا بدلہ انہیں اس صورت میں ملا کہ آخری وقت میں اپنے بیٹے کی

چاہ میں آنکھیں پتھرا گئی تھیں اور جنازے میں اسکا کندھا تک نصیب نہیں ہوا تھا

عماد کو جیسے ہی پتا چلا تھا وہ اگلی ہی فلائٹ پکڑ کر پاکستان آگیا تھا انہوں نے چاہے جو بھی کیا ہو جتنے بھی گناہ کئے ہوں مگر وہ عماد شاہ کا باپ تھا وہ چاہ کر بھی ان سے منہ نہیں موڑ سکتا تھا اس نے کسی کو ظاہر نہیں کروایا تھا مگر وہ اندر سے ٹوٹ گیا تھا

مگر وہ واپس چلا گیا تھا سب کچھ چھوڑ کر وہ کسی صورت یہ سب ایکسیپٹ نہیں کر پا رہا تھا دل تو تھا اسکا ابھی مگر کیا کرتا اب دل کی نہیں دماغ کی سننے لگا تھا

....

گاڑی کے ٹائر چرچرانے کی آواز گلی میں گونجی تھی ہر ایک کی نظر اس پر تھی وہ سب کے لئے بلکل انجان تھی آج تک کسی نے اسے نہیں دیکھا تھا یہاں اور تو

اور اتنی بڑی گاڑی میں آج تک اس محلے میں کوئی

نہیں آیا تھا

قدم زمین پر رکھتے ہی اس نے ارد گرد کے لوگوں کو

دیکھا اور دیکھتے ہی ناک کے نتھنے پھولے تھے انہی

جیسے لوگوں میں سے اٹھ کر گئی تھی وہ بھی مگر آج اس

دولت نے اسے ان سب میں موتبر بنا دیا تھا گارڈ کے

ہمراہ وہ ایک دروازے کے سامنے رکی گارڈ نے

دروازہ کھٹکھٹایا

بیا جو گھر کے معمولی کپڑوں میں تھی نے دروازہ کھولا سامنے سے کھڑی شخصیت کو دیکھ بیا کے پیروں تلے زمین نکل گئی تھی

اٹھارہ سال بعد وہ چہرہ نظر آیا تھا جو بلکل بدل گیا تھا چہرے پر بلیک گلاسز لگائے بلیک ساڑی جس پر وائٹ نغوں کا کام بڑے نفیس انداز میں کیا گیا تھا گلے میں ڈائمنڈ کا نیکلیس پہنے کانوں میں چھوٹی چھوٹی بوندیاں دودھ جیسے ہاتھوں میں وہی ڈائمنڈ کے کڑھے اسکی دودھیالی رنگت پر بلیک کلر اشں کر رہا تھا

آنکھوں پر سے گلاسز اتارے

رابی۔۔۔" چہکتی آواز میں بولی اور اسکی طرف لپکی

گلے لگتے ہوئے اسکی آنکھیں بھی نم ہو گئی تھی

بیا کو سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ کیسا ریکٹ کرے وہ تو

بت بنی بس اسے دیکھ رہی تھی

کیسی ہو رابی۔۔"خود سے الگ کرتی اسکے چہرے پر

پیار سے ہاتھ رکھتی بولی

کون ہے بیا۔۔۔؟ پیچھے سے قرآت کی آواز آئی تھی

جسکے ہاتھ میں پانی کا جگ تھا اور ماحہ کو دیکھتے ہی زمین پر

جا گرا تھا

آنکھوں سے آنسوں رواں ہو گئے تھے وہ بھی وہی

ساکت ہو گئی تھی بیا نے جلدی سے جا کر قرآت کو

کندھوں سے تھاما کیونکہ وہ اس حالت میں نہیں تھی

کہ اس وقت وہ اس قیامت سے گزرے ماحہ کا چہرہ

دیکھتے ہی سب ذہن میں گھوم گیا اپنے باپ کی ڈائری کا

ایک ایک لفظ جو اس نے حفظ کیا تھا اور اس کے بعد جو

سچ بیانے بتایا تھا ان سب کے بعد اسے اس ماں لفظ سے نفرت ہو گئی تھی

عینی میری جان۔۔۔"قرآت کو طرف دیکھتے ہی ماحہ اسکی جانب لپکی

لیکن اسکو خود کے قریب آتا دیکھ قرآت دو قدم پیچھے ہوئی

اسکی اس حرکت پر ماحہ ٹھٹھکی

بیٹا۔۔۔ماما" ماحہ نے خود کی طرف اشارہ کرتے پیار سے کہا

مگر شاید بھول گئی تھی وہ چار سالہ عینی نہیں تھی اب وہ

بائیس سال کی قرآت العین تھی وہ یتیم لڑکی جسکے

باپ کو اسکی ماں نے قتل کیا اور خود کو اس آزادی کی

آڑ میں اور رہی سھی کسر اب اسکے اور عماد کے بیچ آ کر

پوری ہو گئی تھی

بیا۔۔۔آپ سے کتنی دفعہ کہا ہے کہ کسی کو بھی ایسے

منہ اٹھا کر اندر نا آنے دیا کریں۔۔۔"

یہ پڑا تھا تمانچہ اپنی ہی بیٹی کے ہاتھوں

ماحہ کو لگا تھا کسی نے اسے زندہ زمین میں درگور کر دیا ہو اتنا سب پاس ہو کر بھی ایک پل کیلئے اسے اپنا آپ خالی لگا

بیٹا میں ماما ہوں۔۔۔ "

کون ماما کسکی ماما۔۔۔؟

عینی۔۔۔۔؟

کیا عینی۔۔۔وہ عورت جس نے میرے باپ کو مار دیا وہ عورت جس نے کسی اور کی محبت پر ڈاکہ ڈالا وہ

عورت جس نے اس بے مطلب آزادی کی آڑ میں کتنوں کی زندگی کو ختم کردیا تھا
ایک قاتل عورت میری ماں نہیں ہو سکتی آئی آپکو سمجھ؟

💕💕💕💕💕💕💕💕

ہر طرف سفید پھول جن میں سامنے گرین پتوں سے ایک پیارا سا گول دائرہ بنا ہوا تھا ہر طرف اڑتی تتلیاں ماحول کو مزید خوشگوار بنا رہی تھی نیچے نرم گھاس پر

اپنے پیر جماتی وہ اسی کی طرف دیکھتے الٹے پاؤں پیچھے
کی جانب حرکت کر رہی تھی چہرے پر دل چھو لینے
والی مسکراہٹ تھی وہ سفید لباس میں کسی حور سے کم
نہیں لگ رہی تھی کھلے کمر کی پشت تک آتے بال ایک
جھٹکے سے اسکے منہ پر مار کر ہنستی ہوئی تب ہی اس نے
ہاتھ سے پکڑ کر خود کی جانب کھینچا بے حد قریب سے
وہ اور بھی پیاری تھی اسے لگ رہا تھا جیسے وہ اپنا آپ کھو
دے گا اس میں اسکی انگلی پکڑ کر اسے گول گھمایا اور
گھماتے ہوئے وہ اسکی بازو پر آ گری تھی اسکی جھیل

آنکھیں بے حد خوبصورت تھی چھوٹی سی ناک پنک
ہونٹ سیدھی ہو کر اسکے گال سے گال ٹچ کرتی پیچھے
مڑ گئی تب ہی اسکے سامنے ایک سیاہ فام عورت آ کھڑی
ہوئی جس نے اس لڑکی کو کلائی سے پکڑ کر کھینچنا
شروع کیا وہ لڑکی اپنے پیروں کو زبردستی زمین پر جما
رہی تھی جو ثبوت تھا اس بات کا کہ وہ اسکے ساتھ نہیں
جانا چاہتی اور وہ دور کھڑا صرف یہ سب دیکھ رہا تھا
دیکھتے ہی دیکھتے اسکے قریب آگ لگ گئی تھی جس کی
تپش اس تک آ رہی تھی اسکے جسم میں کچھ ہلچل ہوئی

سامنے کھڑی لڑکی مدد مانگنے کی نیت سے اسے دیکھ رہی تھی جیسے ایک وہی اسکا مسیحا ہو Last

لیکن وہ چاہ کر بھی اسکی طرف قدم نہیں بڑھا پا رہا تھا جیسے کسی دوسری طاقت نے اسکے قدموں کو جکڑ دیا ہو وہ سیاہ فام عورت اس لڑکی کو بے دردی سے کھینچ کر لے جا رہی تھی کہ اتنی ہی دیر میں اسکے گرد پھولوں

میں لگی آگ نے اسے اپنی لپیٹ میں لے لیا اب وہ خود تکلیف میں تھا جیسے ہی جیسے آگ اسکے جسم کو جھلساتی گئی ویسے ویسے اسے اپنی سانسیں ختم ہوتی محسوس ہوئی اسے اب سانس آنا بند ہو گیا تھا

اور اتنی ہی دیر میں وہ اسکی آنکھ ایک دم کھلی تھی یہ کیا تھا۔۔۔؟کون تھی وہ لڑکی۔۔۔؟وہ عورت ۔۔۔؟وہ پھول۔۔۔؟وہ آگ۔۔۔؟اس نے پیشانی پر آئے پسینے کے قطرے صاف کئے اس وقت رات کے تین بج رہے تھے اور وہ شدید تیز بخار میں تپتے

اس ڈرائو نے خواب میں دبا ہوا تھا بخار اب اسکے دماغ

پر چڑھنے لگا تھا بے چینی بڑھنے لگی تھی پھر نہ جانے

کیسے خیال آیا اور دبے بوجھل قدموں سے واشروم

میں گیا منہ پر پانی کے قطرے ڈالے اور خود بہ خود

وضو کرنے لگا حلانکہ کے اس نے کبھی نماز نہیں پڑھی

تھی ہمیشہ اپنے ساتھ اور اپنی ماں کے ساتھ ہونے

والے ظلم کا اپنے رب سے غلہ ہی کیا تھا مگر آج وہ کیسے

خود اسکے سامنے سر بسجود ہونے جا رہا تھا اور کیوں

؟۔۔۔

یونی سے گھر جانے کے لئے اس وقت وہ رکشہ کا انتظار
کر رہی تھی لیکن آج قسمت بھی اتنی بری تھی کہ کوئی
رکشہ والا نظر نہیں آ رہا تھا تب ہی اس نے خود سے
تھوڑی آگے چلنے کا فیصلہ کیا کہ شاید کوئی مل جائے
تب ہی وہاں ایک بلیک مرسیٹیز آ کھڑی ہوئی اور پلک
جھپکتے ہی اسے گاڑی میں بٹھا لیا گیا

دو نفل پڑھ کر وہ وہی بیٹھ گیا دعا کیلئے اٹھنے والے
ہاتھوں کو دیکھا تو خود میں شرم آگئی کتنے سال اپنی
جوانی کے اس رب کی نافرمانی میں گزار دیے آج کس
منہ سے اس سے مانگنے آئے۔اور کیا مانگنے آئے ہو
اب تو باپ کی ہدایت مانگتا تو وہ تو جا چکے تھے تو پھر کیا
مانگنے آئے ہو عماد شاہ

تمہیں شرم نہیں آتی کیا تمہاری روح نہیں کانپی اس وقت جس وقت اپنے اسی رب کو بے انصاف کہا تھا ۔۔۔؟

نہیں۔۔۔!!!

کیا تمہیں نہیں پتہ وہ اپنے بندوں سے ستر ماؤں سے بھی زیادہ پیار کرنے والا ہے کیا تم اس سے زیادہ اپنی ماں کے قریب تھے۔۔۔؟

نہیں۔۔۔!!!

تو تم کیا ہو ایک گندے پانی کے قطرے سے جنم لینے

والے کیا تمہیں اس سے زیادہ انصاف کا پتہ ہے؟ آج

تمہارا آخری وقت ہے تو تم اپنے رب کی طرف لوٹ

آنا چاہتے ہو۔۔؟

نہیں نہیں نہی۔۔۔ں۔۔۔!!!!!

یہ اسکے ضمیر کو آواز تھی جو اسے جھنجھوڑ رہی تھی

مجھے معاف کر دے میرے رب اے اللہ میں بھٹک

گیا تھا گمراھی کے اندھیرے میں چلا گیا تھا اپنی ماں

کے ساتھ ہونے والی ناانصافی کی آڑ میں میں تیری نا فرمانی کر بیٹھا بھول گیا تھا کہ تو بہتر سے بھی بہتر کارساز ہے میرے مولا مجھے معاف کر دے میں نے بہت کچھ غلط کہا تھا آج میں سب پر شرمندہ ہوں ___"

اور بے شک میرا اللہ بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

وہ تو اسی سال کے گناہوں پر صرف آنکھوں میں اترنے والی نمی پر معاف کر دیتا ہے تم ایک لفظ توبہ کا بول کر تو دیکھو

تم ایک قدم اسکی طرف بڑھاؤ وہ دس قدم تمہاری طرف بڑھائے گا

تم ایک بار کہو یا اللہ۔۔۔وہ دس دفعہ کہے گا بول میرے بندے۔۔۔"

اتنی محبت میرے اللہ اتنی محبت۔۔۔؟ آج اس اللہ لفظ سے اسکا دل بھاری ہونے لگا تھا

زار و قطار روتے ہوئے اس پر بے ہوشی طاری ہونے لگی تھی اور وہ ایک نیم تاریکی میں جا گرا تھا

آج اسے بے ہوش نہیں کیا گیا تھا بس اسکے آنکھوں پر ایک پٹی تھی جو باندھی گئی تھی اور جیسے ہی وہ کھولی گئی اسے اپنے آس پاس اتنا عالی شان گھر دیکھ کر تعجب ہوا ایسی جگہ کون اسے لا سکتا تھا اور کیوں اب توزین بھی

نہیں تھا جو یہ سب کرتا اسے تو عماد ڈھکا نے لگا چکا تھا پھر کون۔۔۔؟ لیکن اصل جھٹکا تو اس شخصیت کو اپنے سامنے پا کر لگا تھا

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

وہ بوجھل قدموں سے گھر کی طرف رواں تھی اس سوچوں کے بھنڈار کے ساتھ

زندگی کہاں سے کہاں لے آئی تھی کاش اسے اپنے باپ کی وہ ڈائری نہ ملتی کاش اسے عماد سے محبت نہ ہوتی کاش ماحہ واپس نہ آتی کاش کا۔۔۔۔ش وہ اس دنیا میں ہی نہ آتی کتنی مشکل ہے یہ زندگی جس میں اپنی ہی ماں باپ کو ایسے دیکھنا پڑے ایسی صورت میں تو بندہ خودکشی کر لے لیکن وہ حرام تھی کرتی کیا وہ ۔۔۔۔"

اور آج رہی سہی کسر ماحہ نے نیا سوشہ چھوڑ کر کر دی گئی تھی اسکے جملے قرآت کے دماغ میں گھوم رہے تھے اسکے الفاظ۔۔۔۔!

وہ کہاں سے آگئی تھی مطلب اسے اس نے کڈنیپ کروایا تھا مگر کیوں۔۔۔؟

یہ تو اب وہی بتا سکتی تھی

کسی ہو عینی میری جان۔۔۔؟

اسکا اتنا میٹھا لہجہ قرآت کو چبھا تھا

مجھے یہاں کیوں لایا گیا ہے۔۔۔؟ سیدھا سوال داغہ

کیا مطلب تمہیں خوشی نہیں ہوئی اپنی ماں سے مل

کر۔۔۔؟

ماں۔۔۔؟ کونسی ماں مس عالہ۔۔۔ میری ماں تو

اٹھارہ سال پہلے ایک بہت برے حادثے میں مر گئی

تھی۔۔۔!! ایک اور تمانچہ جو عالہ عرف ماحہ کو پڑا

تھا

کیا تمہیں اس حادثے کی وجہ پتا ہے۔۔۔؟

کسی

وجہ۔۔۔؟

عینی تم وہ دیکھ رہی ہو جو تمہیں دکھایا جارہا ہے مگر اسکی وجہ تمہیں نہیں بتائی گئی۔۔۔میں بتاتی ہوں

جس عورت کو آج تم اپنا سب کچھ مان رہی ہو وہی تمہارے ماں باپ کی زندگی اجاڑنے کی وجہ ہے

۔۔۔!

قرآت نے عجیب نظروں سے اسے دیکھا جسکا اشارہ شاید بیا کی طرف تھا وہی تو تھی اسکا سب کچھ

ہاں رابی ہی وجہ ہے۔۔۔!!

مزید کتنا جھوٹ بولنا ہے آپکو۔۔۔؟

یہ جھوٹ نہیں ہے اسی نے ہماری ہستی زندگی میں
آگ لگائی تھی ہمارے بیچ آئی تھی میرے آفس جانے
کے بعد اس نے تمہارے بابا کے ساتھ چک۔۔۔!
بس کریں بسسسسسسسس۔۔۔"قرآت چیخی
اور کتنا گرنا چاہتی ہیں آپ میری بیا کے خلاف ایک
لفظ نہیں آئی سمجھ آپکو ورنہ میں یہ بھی بھول جاؤں گی
کہ آپ مجھ سے عمر میں بڑی ہیں۔۔۔!
عینی۔۔۔!

قرآت نام ہے میرا یعنی صرف میرے بابا کو حق تھا

کہنے کا۔۔۔"

قرآت۔۔"اب عالہ نے اسے صحیح نام سے پکارا

مجھ پر نہیں یقین تو جاؤ پوچھ لو اپنی بیا سے وہ بتائے گی

تمہیں شاید اس پر آجائے تمہیں یقین۔۔۔ ""

یہ ایک نئ چال تھی اسکی اپنی ہی بہن کے خلاف مگر وہ

نہیں جانتی تھی کہ اس چال کی دلدل میں اتنا دھنسنے

کے بعد وہ نکل پائے گی یا نہیں

وہ اپنے منہ سے بھی کہہ دیں تو بھی نہیں مانوں گی

---" یہ بات وہ کہہ تو آئی تھی مگر پھر بھی کسی کشمکش

میں مبتلا تھی

💕💕💕💕💕💕💕💕💕

اس میں ہمت نہیں تھی کہ بیا سے یہ بات پوچھے لیکن

لاکھ ہمت جھٹلا کر اس نے پوچھ ہی لیا تھا اور اسکا سوال

رابی کے پیروں تلے زمین نکلوا گیا تھا

یہ کیا کہا تھا قرآت نے اسے لگا جیسے وہ غلط سن رہی ہے
مگر قرآت نے پھر سے ماحہ کے الفاظ دوہرائے

بیا کیا بابا کے ساتھ آپکا آفیئر تھا۔۔۔؟
رابی کے پاس الفاظ نہیں تھے اسے چپکی لگ گئی تھی وہ
سکتے کے عالم میں قرآت کو تک رہی تھی

آج ایک عورت بیوی کے روپ میں
ماں کے روپ میں
اور ایک بہن کے روپ میں پوری طرح گرچکی تھی

"۔۔۔

تمہیں اپنی بیا پر یقین ہے۔۔۔؟

ہاں۔۔۔!

تو اسے جواب کیوں نہیں دیا۔۔۔؟

میں نے دیا جواب مگر انکا خود پر اعتماد مجھے چپ کروا گیا

بیا وہ اتنے یقین سے کہہ رہی تھیں۔۔۔"

بیا پیچھے بیڈ پر ڈھے سی گئی تھی اس میں اب کھڑے
رہنے کی ہمت بھی نہیں تھی اور اسے ایسے دیکھ قرآت
اسکی طرف لپکی

بیا آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟

وہ کیسے ایسا کہہ سکتی ہے کیا اسے ذرا خوف خدا نہیں ہے

۔۔۔؟

کہتے ہوئے آنسوں گال پر رڑک گئے مطلب انکی

زندگی میں جو کچھ بھی ہوا تھا اسکا زمہ دار رابی کو ٹھہرا

دیا گیا تھا اور تب وہ دونوں گلے لگ کر خوب روئی

تھیں

💕💕💕💕💕💕💕💕💕

کافی کا مگ لئے وہ ٹیرس پر کھڑا باہر کے مناظر سے لطف اندوز ہو رہا تھا تب ہی حارس کا خیال آیا اور فون نکال کر اسے کال کی مگر سامنے سے اسکا مصروف انداز میں بات کرنا اسے سوچ میں ڈال گیا

کیا بات ہے لگتا ہے بڑے بزنس چلنے لگ گئے تمہارے جس میں خاصہ مصروف ہو گئے ہو۔۔۔"

ایک طرف سے یہ سوال بھی تھا

نہیں یار بہن کی شادی ہے اور تجھے تو پتہ ہے اس میں کتنی مصروفیات ہوتی ہیں۔۔۔"

بہن کی شادی۔۔۔؟ مطل۔۔۔ب۔۔۔! مطلب لفظ کھینچا

اوئے خوف کر خدا کا میرے ابا جی اس عمر میں یہ کارنامہ تو سر انجام دینے سے رہے! اسکا یہ مطلب سمجھتے ہی حارس بول پڑا

تو پھر۔۔۔؟ تیری کونسی بہن ٹپک پڑی۔۔۔؟

قرآت۔۔۔"

یہ کافی کا مگ ہاتھ سے چھوٹا تھا اور زمین بوس ہو گیا تھا

قرآت کی شادی۔۔۔؟

ہاں تجھے کیوں جھٹکا لگا اوا چھا تجھے صدمہ لگا کے تجھے

انوائٹ نہیں کیا ہے ناں۔۔۔؟

فکر نہ کر تیرا بھائی تیرے لئے بریانی ضرور بھجوائے گا

آخر کو تیری بھی کچھ لگتی تھی۔۔۔۔"اب کی بار

حارس نے تھی پر زور دیا

تم پاگل ہو گئے اسکی شادی کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔؟

ایسے۔۔۔

قبول ہے

قبول ہے

قبول ہے

ایسے ہو گی اسکی شادی۔۔۔" حارس کا الٹا جواب عماد کو تپ چڑھا گیا

شٹ اپ۔۔۔" عماد کا یہ لفظ حارس کی بتیسی اندر کروا گیا

اسکی شادی نہیں ہو سکتی۔۔۔ "

کیوں نہیں ہو سکتی۔۔۔؟ کنوارہ صرف تو مرے گا لیکن اسکا بھائی ابھی زندہ ہے۔۔۔"

تو تمہیں میں گولی مار دونگا۔۔۔"عماد نے فٹ جواب دیا

چل گولی مارنے کے بہانے سے تو بھی بریانی کھالینا ہاہاہاہا۔۔۔"حارس کا زوردار قہقہہ سن کر عماد نے فون کان سے ہٹا کر ایک تیکھی نظر سے دیکھا اور پھر سے کان سے لگایا

بیٹا تو اب بریانی کی جگہ گولی ہی کھائے گا۔۔۔"

چل دیکھتے ہیں۔۔۔"

وہ جائے نماز پر بیٹھی اپنی عبادت میں محو تھی تب ہی کسی نے آکر اسے بازوؤں سے تھاما نظر اسکی تب اٹھی جب مقابل کی خوبصورت مردانہ آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی

اپنے بوائے فرینڈ کو مانگ رہی ہو دعا میں۔۔۔" ہمیشہ

کی طرح وہ اپنے شریر لہجے میں گویا ہوا

قرآت نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا اور اسی وقت اسکی

آنکھوں سے پٹ پٹ آنسوں نکلنے شروع ہو گئے اور

وہی عماد کو پاگل کر دینے والا ہونٹ نکالنے کا انداز عماد

کو اسکا اس طرح لاڈ دکھانا بے حد پسند تھا

سوری۔۔۔" عماد نے اسے خود سے لگاتے ہوئے کہا

آپ بہت برے ہیں بہت زیادہ۔۔۔" وہ پھر لاڈ

اٹھوانے والے انداز میں بولی تھی

تمہارے بوائے فرینڈ سے بھی زیادہ۔۔۔؟ پھر سے

چھیڑا

ہاں اس سے بھی زیادہ۔۔۔"

سوری میری جان تم سے دور جا کر میں بھی خوش نہیں رہ پایا یار تم نہیں جانتی تم میرے لیے کیا ہو تم نے مجھے مکمل کیا ہے مجھے کسی اپنے کا احساس کروایا ہے میں نے اپنوں کے ہوتے ہوئے بھی خود کو ہمیشہ اکیلا پایا ہے لیکن تم سے پتا نہیں کیوں روح کا رشتہ سا جڑ گیا ہے

میں نے تمہیں ہرٹ کیا آئی ایم سوری۔۔۔'' کہتے

ہوئے اسکی آنکھیں بھی نم ہو گئی تھیں

لیکن میں اسی کی بیٹی ہوں جس سے آپکو بے۔۔۔'' وہ

بول رہی تھی کہ عماد نے اسکی بات کاٹ دی

ششش۔۔۔۔۔ مجھ سے غلطی ہو گئی میں نفرت کی آڑ

میں اپنی محبت کو روند رہا تھا لیکن تمہاری محبت اور

دعاؤں میں بہت اثر ہے یہ مجھے واپس لے آئیں

۔۔۔مجھے تم سے محبت نہیں عشق ہے وہ عشق جسکے

لیے کسی شرط کا ہونا ضروری نہیں ہے میرا عشق "

بے شرط عشق " ہے

وہ پھر سے اسکے سینے سے لگ گئی تھی

بریانی کب کھانے کو ملے گی اب۔۔۔ "پیچھے سے

حارس کی شرارتی آواز ابھری

تمہارے تیسرے پر۔۔۔ "عماد نے چوٹ کی

یہ کس نے سکھایا تجھے۔۔۔؟ حارس نے منہ بناتے

ہوئے کہا

تم نے ہی تو سکھایا تھا۔۔۔" وہ عماد تھا باتوں کو ذہن نشین کر کر رکھتا تھا

میں نے کب سکھایا اوئے۔۔۔" حارس اچھل کر بولا

کہا تو تھا تم نے میرے تیسرے کے چاول پہلے ملیں گے چھواروں سے۔۔۔"

نکمی اولاد مزہ نہ صواد۔۔۔" حارس نے جس سٹائل میں منہ بنا کر کہا اسے دیکھ قرآت اور عماد خوب ہنسے

تین دن بعد کا نکاح طے پایا گیا تھا اور یہ سب حارس کے جھوٹ کی بدولت ہوا تھا

•••••••••••••••••••••••

میڈم شاہ ویز صاحب کا سارا بزنس آپکے نام ٹرانسفر ہو چکا ہے اب عماد شاہ کو اس میں سے پھوٹی کوڑی بھی نہیں مل سکتی۔۔۔" سامنے سے ملنے والی نیوز سن کر عالہ عرف ماحہ کا دل باغ باغ ہو گیا تھا وہ خوشی سے اچھلی

فائنلی میں کامیاب ہو گئی مجھے وہ سب مل گیا جسکی مجھے بچپن سے خواہش تھی مل تو مجھے اٹھارہ سال پہلے ہی گیا

تھا مگر آج۔۔۔آج یہ سب پوری طرح میرا ہو چکا ہے میرا۔۔۔" وہ خوشی سے گول گول گھومی ٹیبل پر پڑے نوٹس ہوا میں اچھال دئے

آج وہ ہواؤں میں اڑ رہی تھی

اب تو تمہیں بھی مروانے کی ضرورت نہیں ہے عماد شاہ تمہارا باپ میرے رستے سے ہٹ چکا ہے اور اب تم۔۔۔تم ہو کر بھی کچھ نہیں کر پاؤ گے۔۔۔" شیطانی قہقہہ گونجا

شاہ ویز کی موت کا اسے رتی بھر بھی فرق نہیں پڑا تھا دولت شہرت کی آگ نے اسے اندھا کر دیا تھا مگر وہ بھول گئی تھی کہ آگ ہمیشہ جلایا کرتی ہے وہ اب تھک چکی تھی آج اسے سکون کی نیند سونی تھی اٹھارہ سال سے ساری دولت ہتیانے کے چکر میں سکون سے سو بھی نہیں پاتی تھی مگر آج سے اسکے لیے امن ہی امن تھا

مینیجر کو جانے کا کہہ کر وہ باہر نکلی تھی پارکنگ ایریا

تک آتے ہوئے بیچ رستے میں ایک بائیک اسکے سامنے

آ کھڑی ہوئی

اور اس پر بیٹھے ایک نوجوان لڑکے نے اسکے منہ پر

تیزاب پھینک دیا تھا وہ تڑپ کر چیخی درد کی انتہا نہیں

تھی آس پاس کے لوگ جمع ہو گئے تھے

••••••••••••••••••••••

وہ میرر کے سامنے کھڑی پنک لپسٹک لگانے میں مگن

تھی تب ہی پیچھے سے عماد نے آکر اسکے گرد اپنے بازو

حمائل کر دیئے

اور ندیدی نظروں سے اسے شیشے میں دیکھنے لگا آج

انکے نکاح کا چھٹا دن تھا نکاح کر کر وہ اسے الگ فلیٹ پر

لے آیا تھا

کیا دیکھ رہے ہیں۔۔۔؟ قرآت نے دھیمی آواز میں

پوچھا

سوچ رہا ہوں تمہارا بوائے فرینڈ کیا دیکھ کر فدا ہوا تھا تم پر۔۔۔" اسکی اس بات پر قرآت نے پھر سے بچوں کی طرح ہونٹ نکال لئے

لیکن وہ بھول گئی تھی کہ اب وہ عماد کے نکاح میں تھی اسکی اس حرکت کا انجام کیا ہو سکتا تھا اور وہی ہوا تھا عماد نے اپنے دہکتے لب اسکے لبوں پر رکھ دیے تھے اور اسے کمر سے پکڑ کر خود کے بے حد قریب کیا تھا اب وہ اسکی اس حرکت پر یہی کرتا تھا اور اس بار تو قرآت کے ہونٹوں سے خون نکلنے لگا تھا جسے دیکھ اسکی بڑی

آنکھیں مزید بڑی ہو گئی اور عماد کا قہقہہ کمرے میں گونجا

وہ ہنس ہی رہا تھا کہ اسکے سیل فون کی سکرین جگمگائی کال اٹینڈ کی سامنے سے ملنے والی خبر سے اسکا موڈ خراب ہو گیا تھا چہرے پر ناگواریت ابھری

قرآت نے اشاروں میں پوچھا اس نے فون بند کر کر بس اتنا کہا کہ ہوسپٹل جانا ہے قرآت نے جلدی سے بیڈ پر پڑا دوپٹا اٹھایا اور اسکے ہمراہ نکل گئی

عالیہ کا چہرہ پوری طرح جھلس چکا تھا جان بچ گئی تھی وہی کافی تھی وہاں سب موجود تھے حارس، فری، بیا ــــــ"

اسے اپنی ماں اس حال میں ملے گی اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا اس نے جو کچھ بھی کیا مگر ماں سے ہمدردی ہونے کے تحت اسکی آنکھوں میں عرق اتر آیا تھا تب ہی اسکا جی متلا یا اور وہ بھاگتی ہوئی ہوسپٹل کے واشروم میں گھس گئی عماد پریشانی سے اسکے پیچھے پیچھے گیا

حارس یہ سب نوٹ کر رہا تھا

عماد اسے کندھوں سے تھامے واپس لا رہا تھا انکے

آتے ہی حارس چیخ پڑا

مبارکاں اوئے مبارکاں۔۔۔"

کس چیز کی۔۔۔"فری نے بے چین ہوتے ہوئے

پوچھا

اپنا عادی باپ بن گیا بلے بلے۔۔۔"کہتے ہی ساتھ

بھنگڑا ڈالنے لگا

ہی۔۔۔۔ں"فری کا حیرت سے منہ کھلا

عماد سر آپ نے بتایا بھی نہیں کم از کم ہم اپنے پیسوں سے ہی مٹھائی لے کر کھا لیتے۔۔۔"فری نے منہ بناتے ہوئے کہا

عماد نے تیکھی نظروں سے حارس کو دیکھا

موٹی ابھی صرف ٹریلر دکھا ہے فلم نو ماہ بعد ریلیز ہو گی۔۔۔"اسکی بات سمجھ آتے ہی وہاں موجود سب کا قہقہہ گونجا تھا قرآت نے شرم کے مارے سر جھکا لیا

حارس کے بچے۔۔۔"عماد اسکی طرف لپکا مگر حارس

وہاں سے بھاگ گیا

کرلے تو ظلم لیکن میں سچ کہہ رہا ہوں اپنے بھتیجا

بھتیجی کے ساتھ مل کر بدلہ لونگا یاد رکھنا

۔۔۔"بھاگتے ہوئے ساتھ وہ ہنس بھی رہا تھا وہ کبھی بیا

کے تو کبھی فری کی آڑ میں چھپ رہا تھا وہاں سب انکی

نوک جھوک پر دل کھول کر ہنسے

آج سب ٹھیک ہو گیا تھا ماحہ کو اسکے کئے کی سزا مل گئی

تھی اسے جس خوبصورتی پر ہمیشہ سے غرور تھا آج وہ

کہیں کھو گئی تھی اب تو پیسہ بھی کسی کام کا نہیں رہا تھا

قرآت کو دل سے اپنی ماں کے ساتھ ہمدردی سی

محسوس ہو رہی تھی اس کی وجہ سے عماد نے اسے

معاف کر دیا تھا وہ اپنے سارے جرم قبول کر چکی تھی

یہ تھا مکافات عمل اللہ پاک ظالموں کی رسی ڈھیلی

چھوڑ تا رہتا ہے پھر جب ایکدم سے کھینچتا ہے تو ان

لوگوں کو باقیوں کیلیئے عبرت کا نشان بنا دیتا ہے وہ سب

دیکھتا ہے ذرے ذرے کی حرکت سے واقف ہوتا ہے

وہ تو سیاہ رات میں جنگل میں کھڑے گھنے درختوں کے

نیچے سیاہ پہاڑ پر چلنے والی سیاہ چیونٹی کے قدموں کی بھی
تعداد سے باخبر رہتا ہے اسکے قدموں کی چاپ تک کو
سن لیتا ہے پھر کیسے نہ وہ مظلوم کی آہوں کو سنتا وہ کہتا
ہے پکار و مجھے میں تمہاری پکار سنوں گا اسکی تو نظر ہر
ایک کے اچھے اور برے عمل پر ہوتی ہے کوئی کوئی
اسے اتنا پسند آتا ہے کہ وہ اسے آزماتا ہے پھر جب وہ
بندہ اسکی آزمائش پر پورا اترتا ہے تو وہ اسے اپنے
انعامات سے نوازتا ہے اور جو اس سے باغی ہو جاتا ہے
پھر اسکے لیے بھی اس نے اپنا ایک خاص عذاب تیار کر

رکھا ہے اس لیے ہمیں اپنے ہر عمل کو اچھا بنانے کا
سوچنا چاہئے اور کسی کے ساتھ برا کرنے سے پہلے یہ
سوچنا چاہئے کہ یہ ہم تک پلٹ کر ضرور آئے گا

THE END